رہنمائے اساتذہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

حصّہ دوم

اس رہنمائے اساتذہ میں کیا موجود ہے۔۔۔!!!

عمومی معاونتی ومعلوماتی مواد:

- اساتذہ کے لئے عمومی تدریسی ہدایات
- قرآنِ حکیم۔۔۔(تلاوت کی اہمیت، معلومات، تجوید، فہم قرآن)
- رہنمائے اساتذہ سے بھرپور استفادہ کے لئے چند اہم ہدایات
- مطالعۂ قرآنِ حکیم کے حصول کا طریقہ کار اور درخواست فارم
- اسباق کی منصوبہ بندی(Lesson Planning)
- معروف علماء کرام اور ماہرینِ تعلیم کے تاثرات
- جائزہ فارم(Course Coverage Form)
- مطالعۂ قرآنِ حکیم کے مکمل نصاب کی تفصیل

خصوصی تدریسی وتربیتی مواد:

- آیت بہ آیت سوالاً جواباً تشریحی نکات
- ربطِ سورت
- سائنسی تحقیق اور تاریخی پس منظر
- قرآن حکیم کی آیات اور احادیث مبارکہ کے ذریعہ وضاحت
- یومیہ اسباق کا طریقۂ تدریس
- مشقوں کے جوابات
- قرآنِ حکیم کے علمی، عملی اور فکری پہلو
- مقاصدِ مطالعہ
- عملی سرگرمیاں
- آیات کا شانِ نزول

"رہنمائے اساتذہ برائے مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات:

- حصّہ اوّل .... طبع اوّل تا پنجم – ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۸ء – کل تعداد: ۲۷۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء – تعداد: ۵۰۰۰
- حصّہ دوم .... طبع اوّل تا چہارم – ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۹ء – کل تعداد: ۹۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء – تعداد: ۵۰۰۰
- حصّہ سوم .... طبع اوّل تا سوم – ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۹ء – کل تعداد: ۶۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء – تعداد: ۴۰۰۰
- حصّہ چہارم .... طبع اوّل تا دوم – ۲۰۱۸ء تا ۲۰۱۹ء – کل تعداد: ۴۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء – تعداد: ۱۰۰۰
- حصّہ پنجم .... طبع اوّل – جولائی ۲۰۱۹ء – کل تعداد: ۳۰۰۰

زیرِ اہتمام .... شعبہ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

پتہ .... ۶۳ / ۳، بلاک نمبر ۳، دہلی مرکنٹائل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی،

پوسٹ کوڈ ۷۴۸۰۰، کراچی، پاکستان

فون نمبر .... ۳۴۳۰۴۴۵۰، ۳۴۳۰۴۴۵۱ (۲۱-۹۲+)

موبائل نمبر ۰۳۳۵-۳۳۹۹۹۲۹

ای میل .... tif1430@gmail.com /info@tif.edu.pk

ویب سائٹ .... www.tif.edu.pk

عرضِ ناشر

اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے بارے میں چند معروف علماء کرام اور ماہرین تعلیم کے تاثرات سے اقتباسات

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل بحرین)

اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیمات اور واقعات آسان زبان اور اسلوب میں پیش کرنا ہے، کتاب کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اس مقصد میں کامیاب ہے، اور بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں مفید معلومات آسانی کے ساتھ فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بچوں کیلئے نافع بنائے۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

ان کتابوں میں منتخب انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سوانح کو دل نشین اور سہل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ طلبہ میں اصلاحِ نفس (Self-Reform) اور احتسابِ ذات (Self-Accountability) کا شعور پیدا کرنے کے لئے "ہم نے کیا سمجھا؟" کے عنوان سے خود اپنا جائزہ لینے کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بحیثیتِ مجموعی یہ ایک قابلِ قدر اور قابلِ تحسین کاوش ہے۔ یہ سارا سلسلہ ادارے کے مؤسسین کے اخلاص اور دینی جذبے کا مظہر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کاوش کو ماجور فرمائے، اِس کے فیض کو دوام اور قبولِ عام نصیب فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب (چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، چیف خطیب خیبر پختونخوا)

عموماً قرآن کا ترجمہ، تفسیر لکھنا یا بیان کرنا اپنی حساسیت (Sensitivity) کے باوجود نسبتاً آسان کام ہے، لیکن اس سے کورس کی کتاب بنانا اور ٹیکسٹ بُک کی شکل دینا بڑا دل گردے کا اور کٹھن کام ہے اور یہی مشکل کام دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے انجام دیا ہے کہ پورے قرآن کو مختلف سیریز میں تقسیم کر کے طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اسے مرتب کیا ہے اور پھر اسے نصاب کی کتاب بنا کر اسکولوں کے طلبہ کے لئے انتہائی آسان کر دیا گیا ہے۔

اس لئے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ نصاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ اس کے تیار کرنے میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء اور مفسرین کرام کی کاوشوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے اور یوں اسے تمام مکاتبِ فکر کے لئے قابل قبول بنا دیا گیا ہے۔ اس نصاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی فرقہ واریت یا کسی قسم کی عصبیت کی بُو تک نہیں پائی جاتی بلکہ قرآن کی آفاقی دعوت کو محور بنایا گیا ہے۔ اس سے یہ اُمید پیدا ہوگئی ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں اس نصاب کو پڑھ کر ہر قسم کے لسانی، گروہی، نسلی، قومی، علاقائی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر خالص قرآن و سنت کے ذریعے اپنے آفاقی دین "اسلام" کا فہم حاصل کر سکیں گے۔ گویا یہ نصاب فرقوں اور گروہوں میں تقسیم اس اُمت کو ایک بار پھر واحد بنانے کے لئے واحد اُمید کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ، وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبدالعزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)

یہ نصاب سلیس اور سہل ہے۔ چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے نہایت مفید اور آسان ہے۔ بعض آیات کے ساتھ دیئے ہوئے نقشہ جات کی وجہ سے طلبہ کے لئے انتہائی دلچسپ ہے۔ طلبہ کی ذہنی استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہستی پاک قرآنِ کریم کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس عمدہ کاوش کو دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں باعث نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد محسن نقوی صاحب (ماہر تعلیم)

الحمد للہ! زیر نظر سلسلۂ کتب ہمارے برادرانِ دینی علماء و فضلاء نے ترتیب دیا ہے۔ جدید اسلوب کے ذریعہ قرآنِ مجید کے مختلف مقامات کا مطالعہ، اس کی زبان و بیان کی تشریح، حلّ مطالب، تمرینات، شگفتہ بیانی نیز تعقید سے پاک اسلوب اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلۂ کتب کے مصنفین، مرتبین، حسن افزائی کے ذمہ دار حضرات اور ناشرین کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور طالبانِ قرآن کو اس سلسلۂ کتب سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا محمد سیف البر سکر گاہی صاحب (فاضل وفاق المدارس العربیہ، مرکزی ناظم اعلیٰ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)

دی علم فاؤنڈیشن نے اکابرین کی تفاسیر وتراجم کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر اسکولز کے طلبہ کیلئے جو نصاب ترتیب دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسباق کا حاصل، تمارین اور گھریلو سر گرمیاں وغیرہ متعلمین و متعلمات کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی ان شاء اللہ۔ امید واثق ہے کہ یہ نصاب فہمِ قرآن حکیم کیلئے انتہائی موثر کردار ادا کریگا۔ اس میں سب سے زیادہ خاص بات یہ ہے کہ جملہ نصاب میں ان اُمور اور تشریحات کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے جن میں عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کا یہ ذہن بنے گا کہ ہمارا دین اختلافات کا مجموعہ نہیں ہے اس طرح قربتوں کو فروغ ملے گا اور جو فاصلے بلکہ خلیجیں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ ذمہ داران کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی)

اس کتاب میں بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہو گی ان شاء اللہ۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور)

قرآنِ کریم ہی مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح و بہبود کا واحد ضامن ہے۔ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ جس قوم کو یہ کتاب عطا کی گئی وہی آج اس کتاب سے بیگانہ اور انجان نظر آتی ہے۔ دین بیزاری اور مغربیت کی چکا چوند کے اس دور میں بعض اہلِ دل ایسے بھی ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سہل سے سہل انداز میں ڈھال کر گھر گھر پہنچانے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہی باہمت لوگوں میں دی علم فاؤنڈیشن کے اصحاب بھی ہیں۔ جنہوں نے ماشاء اللہ علماء کرام کی زیر نگرانی سکول اور کالج کی درس گاہوں کے لئے انتہائی آسان اور جدید طرزِ تدریس سے ہم آہنگ مطالعہ ٔ قرآنِ حکیم کا نصاب تشکیل دیا ہے۔ مجموعی طور پر نصاب اپنی ترتیب اور انتخابِ مضامین کے لحاظ سے بہترین ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کے تمام رفقاء کار اس خدمت کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ ﷻ ان حضرات کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کو تادیر ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جسٹس دوست محمد خان صاحب (جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان)

"مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا نصاب اسلامی اقدار کی نشو نما میں گراں قدر خدمت ہے جو قابل ستائش ہے کیونکہ قرآنی علوم اوج ثریا اور دل بینا عطا کرتے ہیں۔ دی علم فاونڈیشن کی طرف سے یہ کوشش دوسرے تدریسی اداروں کو بھی رہنمائی مہیا کرے گی۔ اس کا مطالعہ جاں گداز ہے۔ بصارت کے ساتھ بصیرت کو اجاگر کرنے والا ہے تاکہ قوم کے معماروں کا مستقبل تاریکی سے پرے رہے۔ اللہ آپ کو سلامت اور خوش رکھے۔

مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ، انچارج فیصل مسجد اسلام آباد)

دی علم فاؤنڈیشن کا مرتب کردہ نصاب مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات پاکستان کے لاکھوں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے علم و عمل، کردار واخلاق اور فکری نشوونما کے لئے سنگ میل کا کام دے گا۔ جس کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی اخلاق قدروں اور گم کردہ قائدانہ مقام سے آشنا ہوں گے بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مؤثر اور مفید ثابت ہونگے، مطالعۂ قرآن حکیم کورس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ ورانہ سوچ سے بلند تر اور اتحاد امت کا ترجمان ہے۔

ونگ کمانڈر ڈاکٹر مولانا ضمیر اختر خان صاحب (ڈائریکٹر شعبہ امورِ دینیہ۔ پاکستان فضائیہ، فاضل علوم اسلامیہ)

دی علم فاؤنڈیشن نے عصری تعلیمی اداروں کے لئے مطالعۂ قرآن حکیم کا نصاب ترتیب دے کر ملت اسلامیہ پاکستان کی خاص طور پر اور امت مسلمہ کی عام طور پر خدمت کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کا بڑا کارنامہ (Herculean Task) پورے قرآن مجید فرقان حمید پر محیط ان کتب کی ترتیب و تدوین ہے۔

Prof. Dr. Masoom Yasinzai (Rector International Islamic University-Islamabad)

Its very impressive work on Quranic teachings 'Mutalae Quran-e- Hakeem'.I am greatly impressed by the ILM Foundation approach for introducing Quranic teaching with the help of stories of prophets and from the grass root level. Surely, ILM Foundation work will make a sustainable impact on the lives of future generations in their personal lives as practicing Muslims and in the society at large.

دی سیٹیزن فاؤنڈیشن (شعبۂ نصاب)

مختلف رنگوں کا استعمال بچوں کے لئے بہت interactive ہے اور قرآن فہمی میں معاون ہے۔ اس کتاب کی مشقیں بہت اچھی ہیں۔ اس نصاب میں کوئی ایسا مواد نہیں جس سے طلباء و طالبات میں انتہاپسندی پیدا ہو رہی ہو۔ نصابِ قرآن بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی بہت معاون ہے۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھی کاوش ہے یقیناً اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

مفتی محمد قمر الحسن صاحب (استاد الحدیث جامعہ حمادیہ، شرعیہ ایڈوائزر ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

طلبا و طالبات میں اسلامی کردار و تشخص اور ایمانی جذبہ و قوت پیدا کرنے کے لئے اس میں جو محنت کی گئی ہے اس کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے آفرین کے الفاظ نکل گئے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کا مقصد اور جاندار خلاصہ کا پیش کرنا بڑا مفید ہے۔ "علم و عمل کی باتیں" کے عنوان قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایت سے آگاہی دلانے کا طریقہ بھی نہایت مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو دین کی اشاعت اور جذبہ ایمانی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

قاری سید علی عابد نقوی صاحب (اعزازی مشیر اسلامی نظریاتی کونسل، منتظم اعلیٰ امامیہ دار التجوید، بین الاقوامی قصر قرآنِ پروجیکٹ اسلام آباد)

مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ ادارہ نے مسلکی اختلافات سے پرہیز کرتے ہوئے طلباء و طالبات میں حقیقی قرآنی روح سے آگاہ کرنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ میں اس عمل کو قابل تحسین قرار دیتا ہوں۔ وزارتِ مذہبی امور سے چالیس سال سے مربوط ہوں۔ علم فاؤنڈیشن کے افراد ادارہ میں ملازمت نہیں بلکہ نظریاتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ موجودہ پر اشوب دور میں علم فاؤنڈیشن کا قرآنی حوالے سے کام بہت بلند ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

مفتی محمد منظور علی خان قادری حنفی صاحب (فاضل علوم شرقیہ، خطیب اعلیٰ غوثیہ مسجد، گلشن حدید کراچی)

پانچویں کلاس سے دسویں کلاس کے بچوں کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے قرآنی واقعات پر مشتمل جو نصاب پیش کیا گیا ہے یہ بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اس ترجمہ میں کسی مقام پر مجھے کوئی غلطی یا بے ادبی نظر نہیں آئی۔ یہ ترجمہ مسلک اہلسنت کے مطابق بالکل درست ہے۔ اس وقت اس کام کے لئے جو لوگ جانی اور مالی تعاون کر رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

Muhammad Rafique Tahir (Joint Education Adviser, Ministry of Federal Education Govt of Pakistan)

The ILM Foundation has devised the Holy Quran Urdu translation books / course consists of seven parts. The Ministry of Federal Education & Professional Training has constituted a committee which consist of representatives of Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan to reach consensus regarding translation of the Holy Quran and Teachers Guide. The process of review is going on successfully. The council of Islamic Ideology has also highly appreciated this effort and suggested to form an Ulema Committee for providing guidelines. The Ministry of Federal Education and Professional Training too appreciate the efforts of The ILM Foundation and term it as an excellent support towards the implementation of Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2017.

نوٹ: الحمدللہ مذکورہ بالا علماء کرام اور معزز شخصیات کے علاوہ بھی دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہان، علماء کرام اور ماہرین تعلیم نے اپنے قیمتی تاثرات سے نوازا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱	ابتدائی کلمات	۸
۲	رہنمائے اساتذہ سے بھرپور استفادہ کے لئے چند اہم ہدایات	۹
۳	”رہنمائے اساتذہ برائے مطالعہ ’قرآنِ حکیم‘“ کی خصوصیات	۱۰
۴	اساتذہ کے لئے عمومی تدریسی ہدایات	۱۱
۵	قرآنِ حکیم---(تلاوت کی اہمیت، معلومات، تجوید، فہم قرآن)	۱۴
۶	اسباق کی منصوبہ بندی (Lesson Planning)	۱۷
۷	نصاب کا جائزہ کا فارم(Course Coverage Form)	۲۱
۸	صاحبِ قرآن ﷺ	۲۲
۹	سُوۡرَۃُ الضُّحٰی	۲۳
۱۰	سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِرَاح	۲۷
۱۱	سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ	۳۰
۱۲	سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ	۳۳
۱۳	سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ	۳۶
۱۴	سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃِ	۳۸
۱۵	سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَالِ	۴۱
۱۶	سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ	۴۴
۱۷	سُوۡرَۃُ الۡقَارِعَۃِ	۴۷
۱۸	سُوۡرَۃُ التَّکَاثُرِ	۵۰
۱۹	سُوۡرَۃُ الۡعَصۡرِ	۵۳
۲۰	سُوۡرَۃُ الۡهُمَزَۃِ	۵۶
۲۱	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	۵۹

۲۲	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ اوّل)	۶۷
۲۳	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)	۷۲
۲۴	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)	۸۸
۲۵	سُوْرَۃُ النَّبَاء	۹۸
۲۶	سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ	۱۰۴
۲۷	سُوْرَۃُ عَبَسَ	۱۰۹
۲۸	سُوْرَۃُ التَّكْوِيْرِ	۱۱۴
۲۹	سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار	۱۱۸
۳۰	سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِيْن	۱۲۲
۳۱	سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق	۱۲۶
۳۲	سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ	۱۳۰
۳۳	سُوْرَۃُ الطَّارِقِ	۱۳۴
۳۴	سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى	۱۳۷
۳۵	سُوْرَۃُ الْغَاشِيَةِ	۱۴۰
۳۶	سُوْرَۃُ الْفَجْرِ	۱۴۴
۳۷	سُوْرَۃُ الْبَلَدِ	۱۴۹
۳۸	سُوْرَۃُ الشَّمْسِ	۱۵۲
۳۹	سُوْرَۃُ الَّيْلِ	۱۵۵
۴۰	مطالعۂ قرآنِ حکیم کا تعارف اور مکمل نصاب کی تفصیل	۱۵۹
۴۱	"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے نصاب کے حصول کا طریقہ کار	۱۶۲
۴۲	اہم ہدایات برائے فراہمی نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات"	۱۶۳
۴۳	درخواست فارم برائے فراہمی نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات"	۱۶۴

ابتدائی کلمات

الحمدللہ "دی علم فاؤنڈیشن" کے زیرِ اہتمام طلبہ کی قرآنی تعلیمات سے آگاہی کے لئے ۲۰۱۰ء سے ایک جامع نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" مرتب کیا گیا ہے۔ دسمبر ۲۰۱۸ء تک اس نصاب سے ہزاروں تعلیمی اداروں میں چودہ لاکھ سے زائد طلبہ استفادہ کر رہے ہیں جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔"مطالعۂ قرآنِ حکیم" کی تدریس کے بارے میں الحمدللہ پاکستان بھر کے مختلف تعلیمی اداروں سے بہت حوصلہ افزا نتائج موصول ہو رہے ہیں جو محض اللہ ﷻ کا فضل سے اس نصاب کو پڑھانے والے معزز اساتذہ کرام کے اخلاص اور محنت کا نتیجہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھے معلّم بنا کر بھیجا گیا ہے۔" (سنن دارمی) اس حدیث شریف کے مطابق وہ تمام اساتذہ قابلِ صد افتخار ہیں جو تدریس سے وابستہ ہیں۔ انہیں نبی کریم ﷺ سے اس منصب کی نسبت حاصل ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا۔ پھر یہ منصب اور زیادہ عزت و افتخار کا باعث ہو جاتا ہے جب یہ تدریس قرآنِ حکیم کے حوالہ سے ہو۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔" (صحیح بخاری) ایک اور حدیث شریف میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ ﷻ تمہارے ہاتھ پر (یعنی تمہارے ذریعہ) کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے، تو یہ تمہارے لئے اس ساری کائنات سے بہتر ہے، جس پر آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔" (طبرانی)

تاہم جہاں فریضۂ تدریس کے فضائل و درجات بلند ہیں وہیں اس کی ذمّہ داری اور حساسیت بھی بہت زیادہ ہے۔ پھر "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے حوالہ سے یہ ذمّہ داری اور حساسیت مزید بڑھ جاتی ہے کیوں کہ قرآن حکیم ایک مکمل ضابطۂ حیات عطا کرتا ہے اور اس نصاب کا طلبہ کی کردار سازی سے بھی گہرا تعلق ہے۔ پھر خود اساتذہ کرام طلبہ کے لئے عملی نمونے بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا اساتذہ کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ خود بھی قرآن حکیم، احادیث مبارکہ، سیرت النبی ﷺ اور دینی اسلامی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کریں۔ نیز خود اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ بن کر طلبہ کی تربیت اور کردار سازی کے اہم فریضہ کو سرانجام دے کر اجرِ عظیم کی سعادت حاصل کریں۔

کسی بھی نصاب سے کماحقہٗ استفادہ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے پڑھانے والے اساتذہ کی مکمل تربیت و رہنمائی کا اہتمام کیا جائے۔ نصاب کی افادیت تب ہی برقرار رہتی ہے جب اسے پڑھانے والے اساتذہ اچھی طرح سمجھ جائیں اور ان مقاصد اور طریقہ کار سے مکمل آگاہ ہو جائیں جن کے تحت وہ نصاب تیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ انہی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے اساتذہ کی بھرپور تدریسی معاونت کے طور پر "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے ہر حصّہ کے لئے انتہائی تحقیق کے ساتھ تمام مکاتب فکر کے معروف و معتبر ۷۰ سے زائد تراجم و تفاسیر کی روشنی میں "رہنمائے اساتذہ برائے مطالعۂ قرآنِ حکیم" مرتب کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ اس سے استفادہ کر کے اس نصاب کی مؤثر تدریس بھی کر سکیں اور ان کے لئے دورانِ تدریس کوئی دشواری بھی پیش نہ آئے۔ الحمدللہ رہنمائے اساتذہ کی تیاری میں بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ انتہائی ذمّہ داری کے ساتھ آسان اور سلیس انداز میں تفاسیر سے نکات تیار کر کے اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کیئے جائیں۔

اساتذہ کی خدمت میں خصوصی گزارش ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کی تدریس کے دوران "رہنمائے اساتذہ" سے ضرور استفادہ کریں اور ان علمی، عملی، فکری نکات کو بطریق احسن طلبہ تک پہنچائیں۔ اللہ ﷻ اس عظیم خدمتِ قرآن میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین۔

رہنمائے اساتذہ سے بھرپور استفادہ کے لئے چند اہم ہدایات

اساتذہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کی تدریس کے دوران مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھیں تاکہ "رہنمائے اساتذہ برائے مطالعہ قرآن حکیم" سے بھرپور معاونت حاصل کر کے موئثرانداز سے "مطالعۂ قرآن حکیم" کی تدریس کا اہتمام کر سکیں۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم" اور "رہنمائے اساتذہ" موصول ہونے کے بعد دونوں کتب کا مکمل جائزہ لے لیں تاکہ اس نصاب کی ضرورت، اہمیت اور مقصد واضح ہو جائے۔ آئندہ کی تمام منصوبہ بندی اور تدریسی عمل میں یہ جائزہ معاون ہو گا۔ ان شاءاللہ

- رہنمائے اساتذہ میں دی گئی "عمومی تدریسی ہدایات" اور "عمومی پوچھے جانے والے سوالات" کے ایک ایک نکتہ کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اگر اس ضمن میں مزید کوئی سوال ہو تو اسے نوٹ فرما کر ادارہ سے رابطہ فرمائیں۔
- اسباق کی منصوبہ بندی کا جائزہ لینے کے بعد اپنی سہولت کے مطابق اپنے اسکول کے نظام الاوقات کو مدنظر رکھتے ہوئے سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ بنیاد کے ساتھ ساتھ روزانہ کے سبق کی بھی منصوبہ بندی کر لیں کہ کسی مکمل یا جُزوی سبق کے لئے کتنا وقت دستیاب ہو گا۔
- ہر سبق کو پڑھانے سے پہلے اس سے متعلقہ مواد کو ضرور پڑھ لیں۔ مثلاً قرآنی متن کی تلاوت اور درست ادائیگی کی مشق وغیرہ۔ املا اور تلفظ کی اصلاح کے لئے لغت (ڈکشنری) سے استفادہ کریں۔
- دورانِ تدریس ہر سبق کے متعین کردہ "مقاصدِ مطالعہ" کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں تاکہ سبق کے اختتام پر طلبہ کو اس سبق کا وہ فہم حاصل ہو جس کا "مقاصدِ مطالعہ" میں ذکر کیا گیا ہے۔
- ہر سبق سے متعلقہ آیات کی تشریحات اور وضاحت "رہنمائے اساتذہ" میں دیئے گئے نکات تک ہی محدود رکھیں جو کہ الحمدللہ کئی معروف تفاسیر سے ماخوذ ہیں۔
- سورتوں کا باہمی رَبط اچھی طرح جان لیں۔ اس میں کوئی مزید نکتہ شامل کرنا ہو تو وہ بھی پہلے سے نوٹ کر کے رکھیں تاکہ وقت کا ضیاع نہ ہو اور تدریسی عمل کی روانی برقرار رہے۔
- ہر سورت یا قصہ کی تدریس سے قبل طلبہ سے سوال وجواب کے ذریعہ متعلقہ سبق کے بارے میں بحیثیت مجموعی معلومات اور فہم کا جائزہ ضرور لے لیں تاکہ ان کی ذہنی سطح اور فہم کو سامنے رکھتے ہوئے بہتر انداز میں اس سبق کی مزید وضاحت ان کے سامنے کی جا سکے۔
- آیات کی تشریحات میں دیئے گئے سوالات طلبہ سے خود کریں۔ اگر وہ مطلوبہ جواب نہ دے سکیں تو "رہنمائے اساتذہ" میں دیئے گئے جواب انہیں بتائیں۔ سوال وجواب کمرۂ جماعت میں طلبہ کے سامنے "رہنمائے اساتذہ" سے پڑھنے سے بچنے کا اہتمام کریں اور متعلقہ سبق کی آیات کے سوالات وجوابات کا کمرہ جماعت میں آنے سے پہلے مطالعہ فرما کر آئیں۔
- مشقوں کے جوابات طلبہ ہی سے حل کرائے جائیں نہ کہ خود ہی سوالوں کے جوابات پہلے سے دے دیئے جائیں۔
- تمام اسباق کے اختتام پر دلچسپ عملی سرگرمیاں دی گئی ہیں۔ سرگرمیوں کے حل کے لئے کچھ معاون نکات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ اساتذہ کے لئے آسانی رہے۔ ان سرگرمیوں میں طلبہ سے کرائے گئے کاموں کو نمایاں کریں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

ہم امید کرتے ہیں کہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کی موئثر تدریس میں یہ "رہنمائے اساتذہ" بہت معاون ثابت ہو گا اور اس کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئیں گے۔ اساتذہ اپنے تجربات اور تجاویز سے ہمیں وقتاً فوقتاً آگاہ فرماتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ

"رہنمائے اساتذہ برائے مطالعۂ قرآنِ حکیم" کی خصوصیات

۱۔ اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے **"عمومی تدریسی ہدایات"** وضاحت کے ساتھ دی گئی ہیں۔ جن کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔

۲۔ اساتذہ کی سہولت کے لئے مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ہر حصّہ کے **"اسباق کی منصوبہ بندی"** (Lesson Planning) کی گئی ہے۔

۳۔ نصاب کی تدریس کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینے اور مشاورت کے لئے **"نصاب کا جائزہ فارم"** (Course Coverage Form) بھی دیا گیا ہے۔

۴۔ ہر قصہ اور سورت کی تدریس کے حوالہ سے اسباق کی وضاحت کے لئے **"طریقہ تدریس"** بتایا گیا ہے تا کہ اساتذہ کو روزانہ کی بنیاد پر اسباق کے تعین میں کوئی دشواری نہ ہو۔

۵۔ قصّوں اور سورتوں کے مطالعہ کے بعد متعلقہ اسباق کے بارے میں طلبہ کے فہم اور استعداد کا جائزہ لینے کے لئے اسباق کے **"مقاصدِ مطالعہ"** متعین کیئے گئے ہیں۔

۶۔ سورتوں کے مضامین کے مطابق **"ربطِ سورت"** کے نام سے سورتوں کا باہمی ربط بھی بیان کیا گیا ہے تا کہ سورتوں کا باہمی تعلق اور تسلسل سمجھنا آسان ہو۔

۷۔ ہر قصّہ اور سورت کے **"آیت بہ آیت تشریحی نکات"** سوال وجواب کی صورت میں دیئے گئے ہیں۔

۸۔ آیات کے مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے ان سے حاصل ہونے والی عملی باتوں کو **"عملی پہلو"** کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

۹۔ آیات کی تشریحات میں **"قرآنِ حکیم کے دیگر مقامات"** کے حوالہ جات بھی دیئے گئے تا کہ متعلقہ بات قرآنِ حکیم کی روشنی میں زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان ہو جائے۔

۱۰۔ آیات کی وضاحت میں احایث مبارکہ کے حوالہ جات **"فرمانِ نبوی ﷺ"** کے عنوان سے دیئے گئے ہیں تا کہ قرآنِ حکیم کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کی ضرورت واہمیت بھی واضح ہو اور قرآنی احکامات کی عملی شکل بھی واضح ہو سکے۔

۱۱۔ آیاتِ قرآنی میں بیان کی گئی تاریخی، سائنسی، معاشی، معاشرتی اور علمی باتوں کو **"علمی بات"** کے عنوان سے واضح کرنے کے کوشش کی گئی ہے۔اس سلسلہ میں مزید مطالعہ کے لئے **"انٹرنیٹ کے لنکس"** بھی دیئے گئے ہیں۔

۱۲۔ آیاتِ قرآنی کے مضامین کے مطابق بعض عنوانات پر خصوصی نوٹ اور مضامین بھی دیئے گئے ہیں۔ مثلاً زمین، بادل، بارش، میٹھا پانی وغیرہ

۱۳۔ اساتذہ کی آسانی کے لئے **"مشقوں کے جوابات"** بھی دیئے گئے ہیں۔

۱۴۔ طلبہ کی ذہنی سطح اور دلچسپی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہر سورت اور قصہ کے متعلق مزید **"عملی سرگرمیاں"** بھی دی گئی ہیں۔

۱۵۔ نصاب مطالعۂ قرآنِ حکیم کے حوالہ سے **"عمومی پوچھے جانے والے سوالات"** (FAQs) کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ان کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔

۱۶۔ اساتذہ کی معاونت کے لئے مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات کے سالانہ امتحان کے لئے **"ماڈل پیپر"** بھی دیا گیا ہے۔

۱۷۔ "رہنمائے اساتذہ برائے مطالعۂ قرآنِ حکیم" کو مرتب کرنے میں خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ **مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز** کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۸۔ "رہنمائے اساتذہ" کو مرتب کرنے میں **علماء کرام، حفّاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی مشاورت** اور نظر ثانی سے استفادہ کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اساتذہ کی رہنمائی کے لئے تدریسی ہدایات

تدریسی ہدایات کا مقصد

الحمد للہ دی علم فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام طلباء و طالبات کے لئے مطالعہ قرآن حکیم کا جو نصاب تیار کیا گیا ہے اس کی تدریس کے حوالے سے کچھ گزارشات اور ہدایات اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ اگر اساتذہ کرام ان ہدایات کا خیال رکھیں گے تو ان شاءاللہ بہت بہتر طریقے پر اس نصاب کی تدریس کا عمل آگے بڑھ سکے گا۔ امید ہے اس طرح اس نصاب کے بنیادی مقاصد بھی حاصل ہو سکیں گے یعنی قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور عملی زندگی میں قرآنی ہدایات پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا، ان شاءاللہ۔

اساتذہ کرام تدریس کے دوران مندرجہ ذیل باتوں کو مدّ نظر رکھیں۔

1. سبق کے دوران عربی متن ضرور پڑھایا جائے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ نصاب فہم قرآن کے حوالہ سے تیار کیا گیا ہے۔ لہذا اس نصاب کے مطالعہ کے دوران فہم قرآن ہی پر توجہ دی جائے۔ اس نصاب کے لئے مختص کیا ہوا وقت تجوید کے قواعد سکھانے، مشق کروانے وغیرہ میں نہ صرف کیا جائے۔
2. اس نصاب کو رٹانا مقصود نہیں بلکہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے۔
3. عربی متن کے ساتھ ترجمہ پڑھایا جائے۔ اور ترجمہ پر خاص توجہ دیتے ہوئے اسے بار بار دہرایا جائے۔ تاکہ بچوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل ہو اور وہ اس کو سمجھ سکیں۔
4. عربی متن کی تلاوت کے دوران یہ خیال رکھا جائے کہ الفاظ کی ادائیگی درست ہو اور اگر اساتذہ کی اس لحاظ سے کوئی کمزوری ہے تو ایسے طلباء وطالبات سے تلاوت کرائی جائے جن کی تجوید درست ہو۔
5. رنگوں کے استعمال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو رنگ عربی متن کا ہے اتنا ہی ترجمہ پڑھا یا جائے تاکہ طلباء کسی حد تک عربی سے بھی واقفیت حاصل کر سکیں اور اس کا ذوق و شوق پیدا ہو۔ لیکن یہ ذہن میں رہے کہ عربی گرامر سکھانا اس نصاب کا مقصود نہیں۔
6. جہاں تک ممکن ہو سکے اساتذہ خود بھی باوضو ہوں اور طلباء کو بھی اس کا پابند بنائیں تاکہ پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیا جائے اور روحانی برکات کا حصول بھی ہو۔
7. خواتین اساتذہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ مخصوص ایام میں مکمل آیت کی تلاوت کرنے کے بجائے الفاظ کو توڑ توڑ کر علیحدہ علیحدہ پڑھیں کیونکہ اس کی گنجائش دی گئی ہے۔

8. ”نکات برائے اساتذہ“ میں بعض مقامات پر آیات کی تشریح میں اضافی مواد صرف اساتذہ کی معلومات کے لئے دیا گیاہے لہٰذا وہ طلباء کی ذہنی سطح کو مدّ نظر رکھتے ہوئے صرف ضروری تشریحات ہی انہیں سمجھائیں۔

9. رہنمائے اساتذہ میں دیئے گئے نکات سادہ صفحات پر بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق درج کروائیں۔

10. مطالعہٴ قرآنِ حکیم کے نصاب کے ”اسباق کی منصوبہ بندی“ عمومی انداز میں اس طرح کی گئی ہے کہ حصہ اول کے لئے ایک کلاس میں عربی متن والا ایک صفحہ تجویز کیا گیا ہے اور ایک کلاس ”علم و عمل کی باتوں اور مشق“ کے لئے رکھی گئی ہے۔ لیکن اساتذہ اپنے اسکول کے نظام الاوقات، اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق اسباق کی ترتیب اور مقدار میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔

11. حصہ اول کے لئے ہفتہ وار کم سے کم دو اور دیگر حصوں کے لئے کم سے کم تین کلاس رکھ دی جائیں تو بہت ہی آسانی سے یہ نصاب مکمل ہو سکتا ہے۔

12. بعض سورتوں میں ہوسکتا ہے کم وقت درکار ہو لہٰذا جہاں مناسب سمجھیں وہ وقت دوسری سورتوں اور قصوں میں زیادہ استعمال کر سکتے ہیں۔لہٰذا پہلے سے اس کی منصوبہ بندی کر لیں۔

13. فقہی بحثوں اور اختلافی مسائل کے بیان سے خود بھی گریز کریں اور بچوں کو بھی اس سے دور رکھیں تاکہ ان میں اُلجھنے اور وقت ضائع کرنے کے بجائے بامقصد باتوں کی طرف توجہ ہو۔

14. اختلافی مسائل کے بیان سے کیسے گریز کیا جائے جبکہ طلباء پوچھ رہے ہوں؟

15. ”علم و عمل کی باتیں“ وضاحت کے ساتھ بچوں کو سمجھائی جائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائی جائیں۔

16. بچوں کو اخلاقیات کیسے سکھائیں؟

17. انبیاء علیہم السلام کے قصّوں کو عام فہم انداز میں کہانی کی صورت میں پڑھایا جائے تاکہ بچوں میں دلچسپی پیدا ہو۔

18. طلباء سے مختلف سوالات، کوئز پروگرام اور مقابلوں کے ذریعے ان میں قرآن فہمی کی دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔

19. ”سمجھیں اور حل کریں“ بچوں کو گھر کے کام (Home work) کے طور پر دیں تاکہ ان کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کلاس میں خود حل کرائیں۔

20. اساتذہ آیات کی تشریحات رہنمائے اساتذہ میں دیئے گئے نکات تک محدود رکھیں یا پھر معتبر تفاسیر سے رجوع کریں۔ غیر مصدقہ مواد سے پرہیز کریں۔

21. ”مطالعہٴ قرآن حکیم“ کی تدریس کے دوران بچوں کی عملی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے اور وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لیتے رہیں۔

22. تدریس کے دوران پیش آنے والے تجربات اور مفید باتوں کو نوٹ فرمائیں اور دی علم فاؤنڈیشن کو آگاہ فرمائیں۔

23. اگرچہ مشکل الفاظ سے حتی الامکان اجتناب کیا گیا ہے تاہم اگر دورانِ تدریس طلباء کو کوئی لفظ مشکل لگے یا اساتذہ کوئی متبادل لفظ تجویز کرنا چاہیں تو اس کی نشاندہی فرمائیں۔

24. تدریس کے دوران پیش آنے والے مسائل اور مشکلات کے حل کے لئے دی علم فاؤنڈیشن سے رابطہ کریں۔

25. اساتذہ کی سالانہ کارکردگی کو جانچنے کے بعد حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

26. تمام اساتذہ ڈیمو کلاس اور تعارفی ویڈیو بھی ضرور دیکھیں۔

27. FAQs (عمومی پوچھے جانے والے سوالات) پر مبنی ویڈیو بھی ضرور دیکھیں۔

28. تمام اساتذہ ماہانہ کارکردگی کا فارم ہر مہینے کے اختتام پر پُر کر کے رکھیں تاکہ رابطہ کرنے پر آسانی رہے۔

29. اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے خصوصی دعا اور اخلاص نیت کا اہتمام کریں۔

نوٹ: مندرجہ بالا نکات کی تفصیلی وضاحت حصّہ اوّل کے رہنمائے اساتذہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ یا علم فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کرلیں۔ www.tif.edu.pk

قرآنِ حکیم

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ عظیم اور آخری کتاب ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ ﷻ نے لوحِ محفوظ سے اپنے آخری رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر وحی کی صورت میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعہ ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل فرمائی۔

تلاوتِ قرآن کی اہمیت و فضیلت

قرآنِ حکیم کی تلاوت ایک بڑی عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان کو تروتازہ رکھنے کا بھی مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے قرآنِ حکیم کی تلاوت پر بہت اجر و ثواب اور فضیلت کا ذکر فرمایا ہے۔ جن میں سے چند فضائل یہ ہیں:

- ”جس شخص نے اللہ ﷻ کی کتاب (یعنی قرآنِ حکیم) میں سے ایک حرف بھی پڑھا اس کے بدلہ اُسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔“ (جامع ترمذی)
- ” جو قرآن کا ماہر ہو وہ معزز ترین فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ جو شخص (کسی معذوری کی وجہ سے) قرآن کو اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اُٹھاتا ہے تو اس کا اجر دو گنا ہو گا۔“ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

قرآنِ حکیم کے بارے میں بنیادی معلومات

کل آیات	کل سورتیں	کل منزلیں	کل رکوع	کل پارے
۶۲۳۶	۱۱۴	۷	۵۵۸	۳۰

تجوید کی تعریف اور اہمیت

تجوید وہ علم ہے جس سے قرآنِ حکیم کے ہر حرف کو اس کے صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادا کرنے، آیتوں اور مناسب جگہ وقف کرنے کا طریقہ آسکے۔ تجوید کا حکم یہ ہے کہ اس کا اتنا علم سیکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے جس سے تلاوت کے دوران غلطیوں سے بچا جاسکے تاکہ انسان گناہ گار ہونے سے بچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تجوید کا علم سیکھنے سے تلاوت کے دوران غلطیوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

قرآنِ حکیم اور حدیث شریف میں بھی تجوید کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (اطمینان کے ساتھ) پڑھا کرو“ (سورۃ المزمل ۷۳، آیت: ۴) یعنی ہر ہر حرف صاف صاف اور صحیح ادا ہو۔ نبی کریم ﷺ اپنی تلاوت میں اسی بات کا خیال رکھتے تھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بعض لوگوں نے رات کی نماز میں آپ ﷺ کی تلاوتِ قرآن کی کیفیت معلوم کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تلاوت اس طرح فرماتے تھے کہ ہر ہر حرف واضح ادا ہوتا تھا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت کے دن حافظِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا پس تیرا مقام اس آخری آیت پر ہو گا جسے تو پڑھے گا۔“ (سنن ابی داود، جامع ترمذی)

قرآنِ حکیم کی تلاوت کرتے وقت انسان بعض اوقات ایسی غلطی کر دیتا ہے جس سے معنی بدل جاتے ہیں یا قرآنِ حکیم کو پڑھنے کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ تجوید کی اصطلاح میں غلطی کو ”لحن“ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ”لحن جلی“ اور ”لحن خفی“ ہیں۔

۱ لحن جلی (یعنی بڑی، نمایاں، واضح یا کھلی غلطی)

لحن جلی کی چار صورتیں ہیں:

❶ ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف پڑھ دینا۔ جیسے قُلْ (کہہ دیجئے) کی جگہ کُلْ (کھایئے)، قَلْبٌ (دل) کی جگہ کَلْبٌ (کتا)، ذَلَّ (وہ ذلیل ہوا) کی جگہ زَلَّ (وہ پھسلا)، عَلِیْمٌ (جاننے والا) کی جگہ اَلِیْمٌ (دردناک)، اِسْمٌ (نام) کی جگہ اِثْمٌ (گناہ) پڑھ دینا۔

❷ حرف کو گھٹا دینا یا بڑھا دینا۔ جیسے خَلَقْنَا (ہم نے پیدا کیا) کی جگہ خَلَقْنَ (ان سب عورتوں نے پیدا کیا)، قَالَ (اس ایک نے کہا) کی جگہ، قَالَا (ان دو نے کہا) پڑھ دینا۔

❸ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دینا۔ جیسے جَعَلْنَا (ہم نے بنایا) کو جَعَلَنَا (اس نے ہمیں بنایا) اور جَعَلَنَا کو جَعَلْنَا پڑھ دینا۔

❹ حرکات و سکنات میں غلطی کرنا یعنی زبر کے بجائے زیر یا پیش پڑھنا یعنی زبر، زیر، پیش، جزم یا تشدید وغیرہ کو بدل دینا۔ جیسے اَنْعَمْتَ (تو نے انعام کیا) کی جگہ اَنْعَمْتُ (میں نے انعام کیا)، قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (داؤد نے جالوت کو قتل کیا) کی جگہ قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ (جالوت نے داؤد کو قتل کیا)۔ مَعَاذَاللہ، اسی طرح مُنْذِرِیْنَ (ڈرانے والا) کی جگہ مُنْذَرِیْنَ (ڈرایا گیا) پڑھ دینا۔

لحن جلی سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسی غلطی کرنا بہت سنگین ہے اور جان بوجھ کر ایسے کرنے والا گناہگار ہو گا۔ لحن جلی کی غلطیوں سے لازماً بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور درست طریقہ پر تلاوت سیکھنا چاہیئے۔

۲ لحن خفی (یعنی چھوٹی، باریک، ہلکی یا پوشیدہ غلطی)

صفات عارضہ کی غلطیوں کو لحن خفی کہتے ہیں۔ جیسے "را" پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیئے لیکن کوئی باریک پڑھے وغیرہ۔ لحن خفی سے حرفوں کا حسن و زینت ختم ہو جاتا ہے اس قسم کی غلطیوں سے بچنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ عمدہ طریقہ سے قرآنِ حکیم کی تلاوت ہو سکے۔

فہم قرآن کی اہمیت

جس طرح تجوید کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت ضروری ہے اس طرح قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ ﷻ ہم سے کیا چاہتا ہے، ہمیں زندگی گزارنے کے لئے کیا ہدایات عطا کی گئی ہیں تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

قرآنِ حکیم میں ایک جگہ ارشاد ہے "یہ کتاب جو ہم نے آپ (ﷺ) پر نازل کی بہت برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔" (سورۃ ص ۳۸، آیت:۲۹)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ اور سہارا نہ بناؤ بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا اس کا حق ہے، اور اس کو پھیلاؤ، اور اس کو دلچسپی سے، خوش آوازی سے پڑھا کرو، اور اس میں غور کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، اور اس کا جلد اجر لینے کی فکر نہ کرو۔ بے شک (اللہ ﷻ کی طرف سے) اس کا اجر و ثواب (اپنے وقت پر ملنے والا) ہے۔ (بیہقی)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قرآنِ حکیم کا تدبر یہ نہیں کہ اس کے حروف تو حفظ کر لیئے جائیں اور اس کی ہدایت کو چھوڑ دیا جائے (جس کا نتیجہ یہ ہو کہ) ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے پورا قرآنِ حکیم پڑھ لیا لیکن اس کے اخلاق اور اعمال پر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔" (تفسیر ابن کثیر)

معلوم ہوا کہ اس کتابِ عظیم کو نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اِس میں غور و فکر کیا جائے، اس کے مضامین سے آگاہی حاصل کی جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

تلاوت اور ترجمہ قرآن کے چند آداب

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللهِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللهِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہارِ خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری امت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء و طالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے جنھوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کر سکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔ ۵۔ قرآن حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

اسباق کی منصوبہ بندی (Lesson Planning)

نمبر شمار	عنوان سبق	تفصیل	صفحہ نمبر
سبق نمبر ۱	صاحبِ قرآن ﷺ	مختصر خلاصہ	۱۱تا۱۳
سبق نمبر ۲	صاحبِ قرآن ﷺ	مختصر خلاصہ، علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۴تا۱۷
سبق نمبر ۳	سُوْرَۃُ الضُّحٰی	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۸تا۲۲
سبق نمبر ۴	سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۳تا۲۶
سبق نمبر ۵	سُوْرَۃُ التِّین	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۸تا۳۲
سبق نمبر ۶	سُوْرَۃُ الْعَلَق (پہلی وحی کا قصّہ)	مختصر خلاصہ	۳۳
سبق نمبر ۷	سُوْرَۃُ الْعَلَق	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۳۴
سبق نمبر ۸	سُوْرَۃُ الْعَلَق	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۳۶تا۳۸
سبق نمبر ۹	سُوْرَۃُ الْقَدْر	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۳۹تا۴۲
سبق نمبر ۱۰	سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۴۴
سبق نمبر ۱۱	سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۴۶تا۴۸
سبق نمبر ۱۲	سُوْرَۃُ الزِّلْزَال	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۴۹تا۵۲
سبق نمبر ۱۳	سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۵۴تا۵۸
سبق نمبر ۱۴	سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۵۹تا۶۲
سبق نمبر ۱۵	سُوْرَۃُ التَّکَاثُر	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۶۴تا۶۸
سبق نمبر ۱۶	سُوْرَۃُ الْعَصْر	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۶۹تا۷۲
سبق نمبر ۱۷	سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۷۱تا۷۶
سبق نمبر ۱۸	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	مختصر خلاصہ	۷۷تا۷۸
سبق نمبر ۱۹	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	مختصر خلاصہ	۷۹تا۸۰
سبق نمبر ۲۰	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۸۱تا۸۳
سبق نمبر ۲۱	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۸۴تا۸۴
سبق نمبر ۲۲	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۸۷تا۸۸
سبق نمبر ۲۳	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۸۹تا۹۱
سبق نمبر ۲۴	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصہ اوّل)	مختصر خلاصہ	۹۴تا۹۵

سبق نمبر۲۵	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۹۶تا۹۸
سبق نمبر۲۶	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۹۹
سبق نمبر۲۷	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۰۰تا۱۰۲
سبق نمبر۲۸	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)	مختصر خلاصہ	۱۰۳تا۱۰۴
سبق نمبر۲۹	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۰۵تا۱۰۶
سبق نمبر۳۰	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۰۸تا۱۰۹
سبق نمبر۳۱	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۱۰
سبق نمبر۳۲	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۱۲تا۱۱۴
سبق نمبر۳۳	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۱۶تا۱۱۷
سبق نمبر۳۴	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۱۸
سبق نمبر۳۵	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۲۰تا۱۲۲
سبق نمبر۳۶	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۲۴تا۱۲۶
سبق نمبر۳۷	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)	مختصر خلاصہ	۱۲۷تا۱۲۹
سبق نمبر۳۸	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۳۰تا۱۳۱
سبق نمبر۳۹	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۳۲
سبق نمبر۴۰	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۳۴تا۱۳۵
سبق نمبر۴۱	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۳۶تا۱۳۸
سبق نمبر۴۲	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	قرآنی متن اور ترجمہ	۱۳۹تا۱۴۰
سبق نمبر۴۳	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۴۲تا۱۴۴
سبق نمبر۴۴	سُوْرَةُ النَّبَا	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۴۵تا۱۴۶
سبق نمبر۴۵	سُوْرَةُ النَّبَا	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۴۸تا۱۵۰
سبق نمبر۴۶	سُوْرَةُ النّٰزِعٰت	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۵۱تا۱۵۲
سبق نمبر۴۷	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۵۴تا۱۵۶
سبق نمبر۴۸	سُوْرَةُ عَبَسَ	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۵۷تا۱۵۸
سبق نمبر۴۹	سُوْرَةُ عَبَسَ	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۶۰تا۱۶۲
سبق نمبر۵۰	سُوْرَةُ التَّكْوِيْر	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۶۳تا۱۶۴
سبق نمبر۵۱	سُوْرَةُ التَّكْوِيْر	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۶۵تا۱۶۷

سبق نمبر ۵۲	سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۶۸
سبق نمبر ۵۳	سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۷۰تا۱۷۲
سبق نمبر ۵۴	سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِيْن	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۷۳تا۱۷۴
سبق نمبر ۵۵	سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِيْن	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۷۶تا۱۷۸
سبق نمبر ۵۶	سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۷۹تا۱۸۰
سبق نمبر ۵۷	سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۸۲تا۱۸۴
سبق نمبر ۵۸	ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ	مختصر خلاصہ	۱۸۵تا۱۸۶
سبق نمبر ۵۹	سُوْرَۃُ الْبُرُوْج	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۸۷تا۱۸۸
سبق نمبر ۶۰	سُوْرَۃُ الْبُرُوْج	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۹۰تا۱۹۲
سبق نمبر ۶۱	سُوْرَۃُ الطَّارِق	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۹۳
سبق نمبر ۶۲	سُوْرَۃُ الطَّارِق	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۱۹۴تا۱۹۶
سبق نمبر ۶۳	سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۱۹۸تا۱۹۹
سبق نمبر ۶۴	سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۰۰تا۲۰۲
سبق نمبر ۶۵	سُوْرَۃُ الْغَاشِيَۃ	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۲۰۳
سبق نمبر ۶۶	سُوْرَۃُ الْغَاشِيَۃ	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۰۴تا۲۰۶
سبق نمبر ۶۷	سُوْرَۃُ الْفَجْر	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۲۰۸تا۲۰۹
سبق نمبر ۶۸	سُوْرَۃُ الْفَجْر	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۱۰تا۲۱۲
سبق نمبر ۶۹	سُوْرَۃُ الْبَلَد	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۲۱۳
سبق نمبر ۷۰	سُوْرَۃُ الْبَلَد	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۱۴تا۲۱۶
سبق نمبر ۷۱	سُوْرَۃُ الشَّمْس	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۲۱۸
سبق نمبر ۷۲	سُوْرَۃُ الشَّمْس	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۲۰تا۲۲۲
سبق نمبر ۷۳	سُوْرَۃُ الَّيْل	تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ	۲۲۳
سبق نمبر ۷۴	سُوْرَۃُ الَّيْل	علم و عمل کی باتیں اور سمجھیں اور حل کریں	۲۲۴تا۲۲۶

The ILM Foundation (TIF)

Lesson Planning for Mutalae Quran-e-Hakeem Part-2

Chapter #	Chapter Name	Lessons Required	سبق
1	Sahib-e-Qur'an ﷺ	2	صاحب قرآن ﷺ
2	Surah Ad-Duhaa	1	سُوْرَةُ الضُّحٰی
3	Surah Al-Inshirah	1	سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح
4	Surah At-Tin	1	سُوْرَةُ التِّيْنِ
5	Surah Al-Alaq	3	سُوْرَةُ الْعَلَقِ
6	Surah Al-Qadr	1	سُوْرَةُ الْقَدْرِ
7	Surah Al-Bayyinah	2	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ
8	Surah Al-Zilzal	1	سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ
9	Surah Al-Aadiyat	1	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ
10	Surah Al-Qariah	1	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ
11	Surah At-Takathur	1	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ
12	Surah Al-Asr	1	سُوْرَةُ الْعَصْرِ
13	Surah Al-Humazah	1	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ
14	Story of Prophet Ibrahim-AS	6	قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
15	Story of Prophet Musa-AS Part-1	4	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ اوّل)
16	Story of Prophet Musa-AS Part-2	9	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)
17	Story of Prophet Musa-AS Part-3	7	قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)
18	Surah An-Naba	2	سُوْرَةُ النَّبَا
19	Surah An-Naziat	2	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ
20	Surah Abasa	2	سُوْرَةُ عَبَسَ
21	Surah At-Takwir	2	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ
22	Surah Al-Infitar	2	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ
23	Surah Al-Mutaffifin	2	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ
24	Surah Al-Inshiqaq	2	سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ
25	Surah Al-Buruj	3	سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ
26	Surah At-Tariq	2	سُوْرَةُ الطَّارِقِ
27	Surah Al-Aala	2	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى
28	Surah Al-Ghashiyah	2	سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ
29	Surah Al-Fajr	2	سُوْرَةُ الْفَجْرِ
30	Surah Al-Balad	2	سُوْرَةُ الْبَلَدِ
31	Surah Ash-Shams	2	سُوْرَةُ الشَّمْسِ
32	Surah Al-Layl	2	سُوْرَةُ الَّيْلِ
Total Lessons		**74**	**کُل اسباق**

The ILM Foundation (TIF) دی علم فاؤنڈیشن

Course Coverage Form نصاب کا جائزہ فارم

Mutalae Quran-e-Hakeem Part-2 مطالعۂ قرآنِ حکیم۔ حصہ دوم

School: ____________________ **Address:** ____________________ **Branch:** ________ **Date:** ______________

Month: ________ نوٹ: رہنمائے اساتذہ میں دی گئی "Lesson Planning" کے مطابق پڑھائے گئے اسباق کی تعداد نیچے درج کیجیے۔

Chapter Nos.	Chapter	Classes								سبق
		III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X	
	No. of Students									طلباء وطالبات کی تعداد
1	Sahib-e-Qur'an ﷺ									صاحب قرآن ﷺ
2	Surah Ad-Duhaa									سُوْرَةُ الضُّحٰى
3	Surah Al-Inshirah									سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح
4	Surah At-Tin									سُوْرَةُ التِّيْنِ
5	Surah Al-Alaq									سُوْرَةُ الْعَلَقِ
6	Surah Al-Qadr									سُوْرَةُ الْقَدْرِ
7	Surah Al-Bayyinah									سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ
8	Surah Al-Zilzal									سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ
9	Surah Al-Aadiyat									سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ
10	Surah Al-Qariah									سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ
11	Surah At-Takathur									سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ
12	Surah Al-Asr									سُوْرَةُ الْعَصْرِ
13	Surah Al-Humazah									سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ
14	Story of Prophet Ibrahim-AS									قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
15	Story of Prophet Musa-AS Part-1									قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ اوّل)
16	Story of Prophet Musa-AS Part-2									قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)
17	Story of Prophet Musa-AS Part-3									قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)
18	Surah An-Naba									سُوْرَةُ النَّبَا
19	Surah An-Naziat									سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ
20	Surah Abasa									سُوْرَةُ عَبَسَ
21	Surah At-Takwir									سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ
22	Surah Al-Infitar									سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ
23	Surah Al-Mutaffifin									سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ
24	Surah Al-Inshiqaq									سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ
25	Surah Al-Buruj									سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ
26	Surah At-Tariq									سُوْرَةُ الطَّارِقِ
27	Surah Al-Aala									سُوْرَةُ الْاَعْلٰى
28	Surah Al-Ghashiyah									سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ
29	Surah Al-Fajr									سُوْرَةُ الْفَجْرِ
30	Surah Al-Balad									سُوْرَةُ الْبَلَدِ
31	Surah Ash-Shams									سُوْرَةُ الشَّمْسِ
32	Surah Al-Layl									سُوْرَةُ الَّيْلِ

Principal's Signature: ________________ **For Office Use:** __________________

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- سورۃ آلِ عمران کی آیت: ۱۶۴ میں نعمتِ عظمٰی کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا ایمان والوں پر جب اس نے ان میں عظمت والا رسول بھیجا ان ہی میں سے۔(سورۂ آل عمران، آیت: ۱۶۴)

۲- کس مبارک ہستی کی رضا و خواہش پر قبلہ تبدیل کیا گیا؟

حضور نبی کریم ﷺ کی رضا و خواہش پر قبلہ تبدیل کیا گیا۔

۳- سورۃ الاحزاب کی آیت: ۵۶ میں آپ ﷺ پر درود و سلام کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی (ﷺ) پر، اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔(سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۶)

۴- سورۃ توبہ آیت: ۷۴ کی روشنی میں واضح کریں کہ منافقین کو کون سی بات بُری لگی؟

اور ان منافقین کو یہی برا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان مومنین کو اپنے فضل سے (کیوں) غنی کر دیا۔(سورۃ توبہ، آیت: ۷۴)

۵- آپ ﷺ کی دعا کا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے باغ پر کیا اثر ہوا؟

آپ ﷺ کی دعا کی وجہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اس کے خوشبودار پودوں سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

۶- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو کیسا پایا؟

آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں سے لگایا (چوما) تو انہوں نے آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

سوال ۲: خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آ گئے ہوتے آپ (ﷺ) کے پاس پھر اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول (بھی) ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا۔(سورۃ النساء، آیت ۶۴)

(۲) (اے محبوب ﷺ!) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ جس کے ذریعے آپ انہیں (گناہوں سے) پاک فرمادیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپ کی دعا ان کے لئے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔(سورۃ توبہ، آیت ۱۰۳)

(۳) آپ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کو تمام موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک وقت دور اور نزدیک سے برابر سنا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔

(۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوتا ہے۔

(۶) جس مسلمان نے دوسرے مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا۔

سُوۡرَةُ الضُّحٰی

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر کیا احسانات اور انعامات فرمائے؟

۲۔ کفار و مشرکین نے آپ ﷺ کو کس بات کا طعنہ دیا؟

۳۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے طعنوں پر آپ ﷺ کو کیا تسلی دی؟

۴۔ آپ ﷺ کے ذریعے امت کو کن امور کی تلقین کی گئی ہے؟

۵۔ نعمتوں کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

۶۔ ہدایت کسے ملتی ہے؟

۷۔ مشکلات اور مصائب میں کیا کیفیت ہونی چاہیئے؟

۸۔ ضرورت مند اور سائل کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے؟

ربط سورت:

سورۃ الّیل کے آخر میں نیک لوگوں کے بہتر انجام کا ذکر فرمایا گیا اور سورۃ الضُّحٰی میں اللہ تعالیٰ نے تین قسمیں فرمانے کے بعد نبی کریم ﷺ کی ذات کے حوالہ سے بتایا ہے کہ آپ ﷺ کے لئے آنے والا ہر دور پہلے دور سے بہتر ہو گا اور آپ ﷺ کی امت کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کی مکمل اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھی دنیا اور آخرت دونوں بہتر فرمادے گا۔

آیت نمبر ا: ا: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: چڑھتے دن کی روشنی کی۔

آیت نمبر ۲: ا: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: چھا جانے والی رات کی۔

آیت نمبر ۳: ا: مختلف چیزوں کی قسم فرمانے کے بعد آپ ﷺ سے کیا فرمایا؟ ا: (i) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔ (ii) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے ناراض نہیں ہوا۔ ۲: اس آیت کا پس منظر کیا ہے؟ ۲: نبوت کے ابتدائی دور میں کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ چونکہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے کلام سے شدید محبت تھی اور آپ ﷺ وحی کے انتظار میں رہتے تھے لہٰذا وحی کے رک جانے پر آپ ﷺ غم زدہ ہو گئے۔ پھر کفار نے بھی طعنہ دینا شروع کر دیا کہ اللہ نے محمد کو چھوڑ دیا ہے، اللہ محمد سے ناراض ہو گیا ہے اس لئے وحی کا نزول رک گیا ہے (معاذ اللہ)۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کی ان باتوں کی تردید فرمائی اور اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو تسلی دی۔

آیت نمبر ۴: ا: نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوش خبری دی؟ ا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کمال فضل عطا فرماتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے آنے والی

ہر گھڑی کو پچھلی گھڑی سے بہت بہتر قرار دیا ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے لئے دنیاوی اوراخروی دونوں لحاظ سے قرب الٰہی کے درجات میں ترقی اور بے شمار فضائل شامل ہیں جو صرف آپ ﷺ ہی کو اللہ ﷻ کی طرف سے عطا فرمائے گئے۔

آیت نمبر ۵: ا: نبی کریم ﷺ کو اللہ ﷻ نے مزید کیا خوش خبری دی؟ ا: عنقریب اللہ ﷻ آپ ﷺ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائے گا جس سے آپ ﷺ خوش ہو جائیں گے۔ اس آیت میں اللہ ﷻ نے آپ ﷺ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ ﷻ دنیا میں آپ ﷺ کی ذات کو کمال عطا فرمائے گا، آپ ﷺ کو اولین اور آخرین کے علوم عطا فرمائے گا، آپ ﷺ کو بے مثال رعب و دبدبہ، غلبہ اور آپ ﷺ کے دین کو سربلندی عطا فرمائے گا گویا یہاں عطاء باری تعالیٰ میں دنیا کی فتوحات، آخرت کا عظیم اجر وثواب اور وہ حق شفاعت بھی داخل ہے جو آپ ﷺ کو اپنی امت کے گناہ گاروں کے لئے عطا فرمایا گیا ہے۔

علمی بات: یہ روز قیامت کے بارے میں اللہ ﷻ فرمارہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کے بارے میں راضی کر دے گا اور آخرت میں آپ ﷺ کو جو مقام ملے گا اور جن نعمتوں سے آپ ﷺ نوازے جائیں گے، ان کی تعبیر انسانی الفاظ میں ممکن نہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ ﷻ کے اس قول کی تلاوت فرمائی جو انہوں نے رب کی بارگاہ میں عرض کیا کہ: رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ‌ ۚ فَمَنۡ تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ‌ ۚ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (سورۃ ابراہیم، آیت:۳۶) "اے میرے رب! بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا، پھر جو میرے پیچھے چلا تو یقیناً وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔" اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول (جو قرآن میں منقول ہے اس کی تلاوت فرمائی) اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (سورۃ المائدۃ، آیت:۱۱۸) "اگر تو انہیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔" پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: "اے میرے رب! میری امت، میری امت۔" اور آپ ﷺ گریہ فرمانے لگے، تو اللہ ﷻ نے فرمایا، اے جبرائیل! تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اگرچہ تیرا رب خوب جانتا ہے، تاہم پھر بھی تم جا کر ان سے پوچھو کہ انہیں کیا چیز غمزدہ کرتی ہے؟ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کے پاس آکر پوچھا تو آپ ﷺ نے سب حال بیان فرمایا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ ﷻ سے جا کر عرض کی، حالانکہ وہ تو خوب جانتا تھا۔ اللہ ﷻ نے فرمایا: "اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور کہہ دو کہ ہم آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ ﷺ کو رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔" (صحیح مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ میری امت کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائے گا یہاں تک کہ حق تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد! (ﷺ) اب آپ راضی ہیں، تو میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔ (قرطبی)

آیت نمبر ۶: ا: نبی کریم ﷺ پر اللہ ﷻ کی کس عنایت کا ذکر ہے؟ ا: یتیمی میں اللہ ﷻ نے ٹھکانا عطا فرمایا۔

۲: اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کیا ٹھکانا عطا کیا؟ ۲: نبی کریم ﷺ ابھی رحم مادر میں تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا لیکن اللہ ﷻ نے والدہ کی آغوش عطا فرمائی۔ چھ سال کی عمر میں والدہ کا سایہ اُٹھا تو آپ ﷺ دادا حضرت عبد المطلب کے زیرِ سایہ آگئے۔ آٹھ سال کی عمر میں دادا وفات پا گئے تو آپ ﷺ کے حقیقی چچا جناب ابو طالب نے آپ ﷺ کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔

آیت نمبر ۷: ا: نبی کریم ﷺ پر اللہ ﷻ کی کس عنایت کا ذکر ہے؟ ا: منصب نبوت سے سرفراز فرمانے کا ذکر ہے۔

۲: منصب نبوت کے بعد اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کن چیزوں کا علم عطا فرمایا؟ ۲: اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو منصب نبوت پر سرفراز فرما کر قرآن مجید کا علم بخشا اور احکام شرعیہ کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔

آیت نمبر ۸: ا: نبی کریم ﷺ پر اللہ ﷻ کی کس عنایت کا ذکر ہے؟ ا: تنگ دستی میں آپ ﷺ کو غنی کر دیا۔

۲: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کیا کچھ عطا فرما کر غنی بنایا؟ ۲: ابتداء حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سارا مال اور پھر مالِ غنیمت و مال فئی یہاں تک کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر آپ ﷺ کو غنی بنا دیا۔

آیت نمبر ۹: ا: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو کیا حکم دیا؟ ا: یتیم پر سختی نہ کرنے کا۔ ۲: یتیم کسے کہتے ہیں؟ ۲: ایسا نابالغ بچہ جس کے والد فوت ہو جائیں۔

عملی پہلو: اسلام میں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں ساتھ ساتھ ہوں گے، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا"۔ (صحیح بخاری)

آیت نمبر ۱۰: ا: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو کیا حکم دیا؟ ا: مانگنے والے کو نہ جھڑکیئے۔

عملی پہلو: اگر مانگنے والا آئے اور ہمارے پاس کچھ دینے کے لئے نہ ہو تو نرمی سے معذرت کر لینی چاہیئے جھڑکنا نہیں چاہیئے۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت:۲۸)

آیت نمبر ۱۱: ا: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو کیا حکم دیا؟ ا: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کیجئے۔

۲: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرنا کس چیز کی علامت ہے؟ ۲: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرنا بھی شکر گزاری کی علامت ہے۔

عملی پہلو: امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شکر کے تین درجے ہیں:

(i) دل سے شکر۔ (ii) زبان سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر۔ (iii) نعمت کا صحیح استعمال کر کے شکر۔

جب رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں۔ تو آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کو بیان کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی عملی تعبیر اور اس کے شکر کرنے کا ایک اہم طریقہ ہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مشرکین مکّہ آپ ﷺ کو کیا طعنہ دے رہے تھے؟

(الف) شاعر ہونے کا (ب) جادوگر ہونے کا ✓(ج) رب کے چھوڑ دینے اور بیزار ہونے کا

(۲) سورت کے آغاز میں کن کی قسم کھائی گئی ہے؟

(الف) سورج اور چاند ✓(ب) دن اور رات (ج) زمین اور آسمان

(۳) آپ ﷺ کی والدہ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کس نے کی؟

✓(الف) حضرت عبد المطلب (ب) ابو لہب (ج) حضرت عبد اللہ

(۴) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کس کے مال کے ذریعہ غنی کر دیا؟

(الف) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ✓(ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

(۵) اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر لوگوں کے سامنے بیان کرنا کس کا ذریعہ ہے؟

(الف) تکبر ✓(ب) شکر (ج) دکھاوے

سوال ۲: نیچے دیئے گئے جملوں کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت: ۳-رب ناراض نہیں ہوا

آیت: ۶-اللہ ﷻ نے ٹھکانہ عطا فرمایا

آیت: ۹-یتیم پر سختی نہ کیجیے

آیت: ۱۰-مانگنے والے کو نہ جھڑکیئے

آیت: ۱۱-رب کی نعمتوں کا ذکر کیجیے

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- یہ سورت کن حالات میں آپ ﷺ پر نازل کی گئی؟

کچھ عرصہ کے لئے آپ ﷺ پر وحی کا نزول رک گیا تھا تو آپ ﷺ انتہائی غمگین ہو گئے۔ کفار نے بھی وحی کے نہ آنے پر آپ ﷺ کو طعنے دیئے اس پر اللہ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ نہ ہی اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو اکیلا چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ ﷺ سے ناراض ہوا ہے۔

۲- اس سورت میں آپ ﷺ پر اللہ ﷻ کے کن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے؟

یتیمی کی حالت میں آپ ﷺ کو اللہ ﷻ نے ٹھکانا دیا، آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کو ظاہر فرمایا اور اپنی معرفت کاملہ عطا فرمائی، اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مال سے نوازا۔

۳- یتیموں کے ساتھ ہمارا کیا برتاؤ ہونا چاہیئے؟

سختی نہیں کرنی چاہیئے، حسن سلوک کرنا چاہیئے۔

۴- مانگنے والوں کے ساتھ ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے؟

انہیں جھڑکا نہ جائے۔

۵- اللہ ﷻ کی نعمتوں پر ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے؟

دکھاوے سے بچتے ہوئے اللہ ﷻ کی احسان مندی کے جذبے کے ساتھ اللہ ﷻ کی نعمتوں کا ذکر لوگوں کے سامنے کیا جائے جو کہ نعمتوں پر شکر کا ایک ذریعہ ہے۔

عملی سرگرمی:

۱۔ سورۃ الضحیٰ کی تدریس کے بعد طلبہ سے یہ کام کروایا جاسکتا ہے کہ وہ ترجمہ کو سامنے رکھتے ہوئے ان آیات کو لکھیں جن میں کوئی حکم دیا گیا ہے یا کسی بات سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً آیت نمبر ۱۰ میں یتیم پر سختی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ان کاموں کی ایک ورک شیٹ بھی بنائی جاسکتی ہے۔

سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِرَاح

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک کس چیز کے لئے کشادہ فرمایا؟
۲۔ آپ ﷺ سے کس بوجھ کے اُتارنے کا ذکر فرمایا گیا؟
۳۔ قوم کی جہالت پر آپ ﷺ کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟
۴۔ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کے کام اور نام کو کیسے بلند فرمایا؟
۵۔ مشکلات کے بارے میں آپ ﷺ کے ذریعہ امت کو کیا تسلی دی گئی ہے؟
۶۔ فراغت کے اوقات میں کن اعمال کی تلقین کی گئی ہے؟
۷۔ نیکی کی دعوت دینے والوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے؟
۸۔ آپ ﷺ کو کن امور سے فراغت کے بعد دوسرے اعمال کا فرمایا گیا ہے؟

ربط سورت:

سورۃ الضحیٰ کا اختتام اس ارشاد پر ہوا کہ اپنے رب کی نعمت کا ذکر کیا کریں۔ اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر بے انتہا نعمتوں اور فضل و کمال کا نزول فرمایا جن میں سرِفہرست تین نعمتیں ہیں، جن کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔

۱۔ وحی حفظ کرنے، اسے سمجھنے، پھر اسے بیان کرنے کے لئے آپ ﷺ کا سینہ مبارک کشادہ فرمادیا۔ ۲۔ پیغامِ نبوت کو مِن وعَن یعنی بغیر کسی کمی بیشی کے لوگوں تک پہنچانے کی عظیم ذمہ داری آپ ﷺ کے لئے آسان فرمادی۔ ۳۔ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کے نام اور کام کو ہمیشہ کے لئے سربلند فرمادیا۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: نبی کریم ﷺ پر اللہ ﷻ کی کس نعمت کا بیان ہے؟ ۱: آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو کشادہ فرمایا۔

۲: اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک کس چیز کے لئے کشادہ فرمایا؟ ۲: علم و حکمت، نور معرفت اور ہدایت و نبوت کی عظیم ذمہ داریوں کو سنبھالنے اور ان کی ادائیگی کے لئے وسیع حوصلہ پیدا ہوجانا۔

علمی بات: نیک کاموں میں دل لگنا اللہ ﷻ کی توفیق سے ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ ہی نیکی پر قائم رہنے اور برائی سے بچتے رہنے کی ہمت عطا فرماتا ہے۔

آیت نمبر ۲: ۱: نبی کریم ﷺ پر اللہ ﷻ کی کس نعمت کا بیان ہے؟ ۱: آپ ﷺ سے آپ کا بوجھ اُتار دیا۔

۲: بوجھ سے کیا مراد ہے؟ ۲: آپ ﷺ پر اُمّت کے رنج و غم کا بوجھ تھا جو اپنی قوم کی جہالت، ظلم و زیادتی اور شرک میں مبتلا دیکھ کر آپ ﷺ پر پڑ رہا تھا۔

علمی بات: اللہ ﷻ ہی ہمارے غموں اور دکھوں کو دور فرماتا ہے۔ کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا اور غموں کو دور فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر ۳: ۱: قوم کی جہالت و شرک کو دیکھ کر آپ ﷺ کی کیا کیفیت تھی؟ ۱: قوم کی اس حالت پر آپ ﷺ کو شدید غم تھا جس سے آپ ﷺ کی کمر مبارک جھکی جاتی تھی۔

عملی پہلو: رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر نیک آدمی کو اپنے اہل وعیال اور اپنے متعلقین اور دیگر لوگوں کے لئے فکر مند رہنا چاہیئے اور ان کو نیکی کی طرف راغب کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔"

آیت نمبر ۴: ۱: نبی کریم ﷺ پر اللہ ﷻ کی کس نعمت کا بیان ہے؟ ۱: آپ ﷺ کا ذکر مبارک اللہ ﷻ نے بلند فرمایا۔

۲: اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کے ذکر مبارک کو کیسے بلند فرمایا؟ ۲: اللہ ﷻ نے اپنے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا نام جاری فرمایا جیسے کلمہ، اذان، نماز وغیرہ میں۔

عملی پہلو: اللہ ﷻ کے ہاں انسان کی قدر اللہ ﷻ اور اس کے رسول سے کامل محبت، مکمل اطاعت واتباع اور نیک اعمال میں اخلاص سے ہوتی ہے ہمیں چاہیئے کہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت اور ان کی اطاعت واتباع کرتے ہوئے انتہائی اخلاص سے نیک کاموں میں پہل کریں۔

آیت نمبر ۵: ۱: اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کس چیز کی خوشخبری دی؟ ۱: مشکل کے بعد آسانی ہے۔ جن تکالیف سے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ماننے والے گزر رہے ہیں یہ ختم ہو جائیں گی اور عزت وخوش حالی کا دور شروع ہو گا۔

آیت نمبر ۶: ۱: مشکل کے بعد آسانی کی خوشخبری کو دہرایا کیوں گیا؟ ۱: تاکہ حضور ﷺ کو تسلی دے دی جائے کہ جن سخت حالات سے آپ ﷺ گزر رہے ہیں یہ زیادہ دیر رہنے والے نہیں۔

آیت نمبر ۷: ۱: اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کس بات کی رغبت دلائی؟ ۱: جب آپ ﷺ فارغ ہوں تو رب کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔

۲: فراغت سے کیا مراد ہے؟ ۲: یعنی جب آپ ﷺ دعوت و تبلیغ اور اسلام قبول کرنے والے اپنے ساتھیوں کی تعلیم و تربیت سے فارغ ہوں تو پھر خلوت میں اللہ ﷻ کی عبادت میں مصروف ہو جائیں۔

علمی بات: اگرچہ خلق کو سمجھانا اور نصیحت کرنا آپ ﷺ کی اعلیٰ ترین عبادت تھی۔ لیکن بہر حال اس میں ایک واسطہ مخلوق کا رہتا تھا، مطلوب یہ ہے کہ بلاواسطہ مخلوق، اور براہ راست بھی رب کی عبادت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

آیت نمبر ۸: ۱: اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کس بات کی رغبت دلائی؟ ۱: اپنے رب کی طرف رغبت کرنے کی۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے کتنے انعامات کا ذکر ہے؟

(الف) دو ✓(ب) تین (ج) چار

(۲) ہر مشکل کے ساتھ کیا ہے؟

(الف) عذاب ✓(ب) آسانی (ج) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

(۳) اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کس سے خطاب فرمایا ہے؟

(الف) تمام انسانوں (ب) تمام مسلمانوں ✓(ج) نبی کریم ﷺ

(۴) ایک نیک شخص لوگوں کے بارے میں کس وجہ سے زیادہ پریشان ہوتا ہے؟

(الف) بیماری (ب) بھوک ✓ (ج) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

(۵) اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی کس چیز کا ذکر فرمایا؟

(الف) اُمّت (ب) خوب صورتی ✓(ج) بلندی ذکر

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ جملوں سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ۱- آپ ﷺ کا سینہ مبارک کشادہ فرمایا۔ آیت: ۲- آپ ﷺ کا بوجھ اتار دیا۔ آیت: ۴- آپ ﷺ کا ذکر بلند فرمایا۔

آیت: ۶- مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ آیت: ۸- رب کی طرف رغبت کیجیے۔

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کس چیز کی خوشخبری دی؟

مشکل کے بعد آسانی ہے۔ جن تکالیف سے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ماننے والے گزر رہے ہیں یہ ختم ہو جائیں گی اور عزت و خوش حالی کا دور شروع ہو گا۔

۲- آپ ﷺ کے اوپر کون سا بوجھ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اُتار دیا؟

آپ ﷺ پر اُمّت کے رنج و غم کا ایک بوجھ تھا جو اپنی قوم کی جہالت، ظلم و زیادتی اور شرک میں دیکھ کر آپ ﷺ پر پڑ رہا تھا۔

۳- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا ذکر کیسے بلند فرمایا؟

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اب آپ ﷺ کا نام لیا جاتا رہے گا جیسے کلمہ، اذان، نماز وغیرہ میں۔

۴- اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا خصوصی حکم فرمایا؟ فراغت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔

۵- اس سورت میں آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے کون کون سے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟ سینہ کو کشادہ کیا، بوجھ اُتارا، ذکر مبارک بلند کیا۔

عملی سرگرمی:

۱۔ سورہ انشراح کی تدریس کے بعد اس سے متعلق اس طرح ترجمہ سے سوالات کیئے جائیں کہ طلبہ سورت کے متن سے مکمل آیت یا آیت کا کچھ حصہ سنا کر جواب دیں۔ مثلاً: اساتذہ یہ سوال کریں کہ کس چیز کے ساتھ آسانی ہے؟ طلبہ کو یہ جواب دینا چاہیئے: اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝

سُوْرَۃُ التِّیْن

طریقۂ تدریس:

سبق نمبرا: (i)اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے ۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ انجیر اور زیتون کی قسم کیوں فرمائی گئی ہے؟

۲۔ طورِ سینا اور بلد الامین سے کیا مراد ہے اور ان کی قسمیں کیوں فرمائی گئی ہیں؟

۳۔ اللہ ﷻ نے کس لحاظ سے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا؟

۴۔ انسان کی کن دو کیفیتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵۔ جہنم کی پستیوں سے نجات پانے والے کون لوگ ہیں؟

۶۔ جسم اور روح کا کیا تعلق ہے؟

۷۔ پستیوں میں گرنے سے بچنے والوں کے لئے کیا خوشخبری ہے؟

۸۔ جسم اور روح کی کیا ضروریات ہیں؟

۹۔ اللہ ﷻ کی کیا شان بیان فرمائی گئی ہے؟

۱۰۔ حدیث شریف کے مطابق اس سورت کی آخری آیت کے اختتام پر کیا کہنا چاہیئے؟

ربط سورت: سورۃ الانشراح کے آخر میں ارشاد ہوا کہ جیسے ہی آپ ﷺ کو اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جدوجہد سے فراغت میسر ہو تو آپ ﷺ اپنے رب کو یاد کیا کریں۔ سورۃ التّین کی ابتداء میں چار قسمیں کھانے کے بعد ہر انسان کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جس طرح اللہ ﷻ نے اسے بہترین شکل وصورت اور صلاحیتوں کے ساتھ پیدا فرمایا، اسی طرح انسان کو بھی بہتر سے بہتر اعمال کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بہترین اعمال کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر حال میں رب کے حکم کو یاد رکھا جائے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر۱: ۱: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: انجیر اور زیتون کی۔

۲: انجیر و زیتون سے کیا مراد ہے؟ ۲: مفسرین کی اس پر مختلف آراء ہیں: (i) شام و فلسطین کی سرزمین جہاں کثرت سے انجیر و زیتون پائے جاتے ہیں۔ (ii) یہ مقامات کئی انبیاء کرام علیہم السلام کا مسکن رہے۔

آیت نمبر۲: ۱: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: طورِ سینا کی۔

۲: طورِ سینا سے کیا مراد ہے؟ ۲: کوہِ طور جہاں اللہ ﷻ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوا اور انہیں تورات عطا کی گئی۔

آیت نمبر۳: ۱: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: امن والے شہر مکہ کی۔

۲: مکہ شہر سے کیا مراد ہے؟ ۲: وہ شہر کہ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ تعمیر فرمایا اور یہی شہر آپ ﷺ کا مسکن رہا۔

آیت نمبر۴: ۱: شہر مکہ کی قسم فرمانے کے بعد اللہ ﷻ نے کیا فرمایا؟ ۱: اللہ ﷻ نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا۔

۲: بہترین ساخت میں پیدا کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: اللہ ﷻ نے انسان کی فطرت کو بھی دوسری مخلوقات سے احسن بنایا ہے یعنی انسان کے اندر اپنی روح میں سے پھونک کر اسے مسجودِ ملائک بنایا اور اس کی جسمانی شکل و صورت کو بھی دنیا کے سب جانداروں سے بہتر اور حسین بنایا۔

۳: انسانوں کو بہترین ساخت میں پیدا کرنے کی اعلیٰ مثال کون ہیں؟ ۳: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص ہمارے پیارے نبی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

آیت نمبر۵: ۱: اس آیت میں انسان کی کس حقیقت کی طرف اشارہ ہے؟ ۱: جب انسان اللہ ﷻ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا، روح کے تقاضوں سے غافل رہتا ہے، اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتا ہے تو وہ پستیوں کی پستی میں لوٹا دیا جاتا ہے، وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر۶: ۱: پستیوں میں گرنے سے بچنے والے کون ہیں؟ ۱: جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیئے۔

۲: پستیوں میں گرنے سے بچنے والوں سے کس اجر کا وعدہ کیا گیا؟ ۲: آخرت میں نہ ختم ہونے والے اجر کا۔

آیت نمبر۷: ۱: کن لوگوں کا ذکر ہے؟ ۱: منکرین قیامت کا۔

آیت نمبر۸: ۱: کس حقیقت کی طرف اشارہ ہے؟ ۱: اللہ ﷻ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: جب تم اس سورت کی تلاوت ختم کرو تو کہو بَلٰى وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ کیوں نہیں اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔ (جامع ترمذی)

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) انسان کو اللہ ﷻ نے کس میں تخلیق کیا؟

(الف) پستیوں کی پستی ✓(ب) بہترین صورت (ج) مٹی

(۲) کوہِ طور کا تعلق کس نبی علیہ السلام سے ہے؟

(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام ✓(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) نبی کریم ﷺ کا ذکر کس کی قسم کھا کر کیا گیا ہے؟

✓(الف) امن والے شہر (ب) زیتون (ج) کوہِ طور

(۴) اس سورت میں کس کو امن والا شہر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) طائف (ب) مدینہ ✓(ج) مکّہ

(۵) اہل ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے کیسا اجر ہے؟

(الف) عزت والا ✓(ب) نہ ختم ہونے والا (ج) شاندار

سوال ۲: نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت: ۱-انجیر اور زیتون آیت: ۲-طورِ سینا آیت: ۳-امن والا شہر مکہ آیت: ۴-بہترین صورت

آیت: ۸- اللہ ﷻ سب سے بڑا حاکم ہے

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟ انجیر، زیتون، کوہِ طور، شہر مکہ۔

۲- تمام مخلوقات میں انسان کا کیا خاص مقام ہے؟ بہترین ساخت میں پیدا کیا گیا۔

۳- اس سورت میں انسان کی کن دو مختلف کیفیات کا ذکر ہے؟

اس سورت میں انسان کی دو مختلف کیفیات کا ذکر ہے۔ ایک یہ کہ اللہ ﷻ نے انسان کو بہترین ساخت (تقویم) میں پیدا کیا جس کی نمایاں مثال انبیاء کرام علیہم السلام ہیں دوسری یہ کہ انسان نافرمانی میں مبتلا ہو کر پستیوں کی پستی میں گر پڑتے ہیں۔

۴- اس سورت کے آخر میں کن دو حقیقتوں کا بیان ہے؟ آخرت پر یقین رکھنا اور اللہ ﷻ کو حقیقی حاکم ماننا۔

۵- بہترین صورت کی حقیقی مثال کون ہیں؟ انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص ہمارے پیارے نبی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

عملی سرگرمی:

۱۔ سورۃ التین کی تدریس کے بعد طلبہ سے کہیں کہ وہ ان آیات کو لکھیں جن میں قسم فرمائی گئی ہے یا سوال پوچھا گیا ہے؟ مثلاً آیت: ۱ میں انجیر اور زیتون کی قسم کھائی گئی ہے۔ ان کاموں کی ایک ورک شیٹ بھی بنائی جاسکتی ہے۔ انجیر اور زیتون کی تصاویر جمع کرائی جاسکتی ہیں اور فوائد بھی لکھوائے جاسکتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْعَلَق

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: "پہلی وحی کا قصّہ" عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۳: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ اقراء یعنی پڑھنے کے حوالے سے کیا شرط لگائی گئی ہے؟

۲۔ آپ ﷺ پر پہلی وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

۳۔ ہر نیک کام کا آغاز کیسے کرنا چاہیئے؟

۴۔ اللہ تعالیٰ کی کیا کیا شان بیان کی گئی ہے؟

۵۔ انسان کی عظمت کس وجہ سے ہے؟

۶۔ انسان سرکشی کیوں کرتا ہے؟

۷۔ نافرمانی اور سرکشی سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

۸۔ آخرت پر ایمان نہ ہونے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۹۔ بُرے اعمال کا کیا انجام ہو گا؟

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا کون سا ذریعہ بیان ہوا ہے؟

ربط سورت: سورۃ التّین میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل و صورت میں پیدا فرمایا سورۃ العلق میں بتایا گیا ہے کہ اسی اللہ تعالیٰ نے انسان کو قلم کے ذریعے لکھنا پڑھنا سکھایا ہے اور انسان کے لئے ہدایت کا سامان فرمایا ہے۔

سورۃ التّین کے آخر میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے، اس نے اپنا حکم "قرآن مجید" کی صورت میں نازل فرمایا ہے۔ جس کی ابتدا غارِ حرا میں آپ ﷺ پر پہلی وحی کی صورت میں ہوئی۔

نوٹ: پہلی وحی کی تفصیلات درسی کتاب میں دی گئی ہیں۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: اس سورت کی اہمیت کیا ہے؟ ا: نبی کریم ﷺ پر یہ پہلی وحی تھی جو نازل ہوئی جو ابتدائی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔

۲: نبی کریم ﷺ کو کس چیز کا حکم دیا گیا؟ ۲: رب کے نام کے ساتھ پڑھنے کا۔ ۳: اللہ تعالیٰ کی کس صفت کا ذکر ہے؟ ۳: صفت تخلیق کا ذکر ہے۔

آیت نمبر ۲: ۱:انسان کو اللہ ﷻ نے کس چیز سے پیدا کیا؟ ۱:علق سے یعنی جمے ہوئے خون سے۔

علمی بات: جدید امبریالوجی(Embryology) بتاتی ہے کہ انسان حالتِ جنین (embryonic stage) کے ابتدائی مراحل میں خون کی ایک بوند کی مانند ہوتا ہے جو پھر جونک کی سی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر چبائے ہوئے لوتھڑے(somite stage) کا روپ اختیار کرتا ہے اور بالآخر انسانی اعضاء نمایاں ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۳: ۱:نبی کریم ﷺ کو کس چیز کا حکم دیا گیا؟ ۱:پڑھنے کا۔ ۲:اللہ ﷻ کی کس صفت کا ذکر ہے؟ ۲:اللہ ﷻ کے بہت کریم ہونے کا۔

۳:کریم کے کیا معنیٰ ہیں؟ ۳:بہت زیادہ عزت و عظمت والا۔

آیت نمبر ۴: ۱:اللہ ﷻ نے انسان کو کیا سکھایا؟ ۱:علم سکھایا۔ ۲:اللہ ﷻ نے انسان کو علم کس کے ذریعہ سکھایا؟ ۲:قلم کے ذریعہ سکھایا۔

آیت نمبر ۵: ۱:اللہ ﷻ نے انسان کو کیا سکھایا؟ ۱:وہ علوم جو انسان نہیں جانتا تھا۔ ۲:انسان کی عظمت کی وجہ کیا ہے؟ ۲:اللہ ﷻ نے اسے علم سکھایا۔

۳:اس سورت میں اللہ ﷻ نے علم کی اہمیت کیسے واضح فرمائی؟ ۳:سورت کا آغاز ہی پڑھنے کے حکم سے کیا گیا۔ سورت میں دو دفعہ پڑھنے اور دو ہی دفعہ سکھانے اور ایک دفعہ قلم کا ذکر ہے۔ **علمی بات:** حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر شرف دیئے جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے انہیں علم کے اعتبار سے باقی مخلوقات پر فوقیت دی۔ (سورۃ البقرۃ، آیات:۳۱تا۳۴)

فرمانِ نبوی ﷺ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عالم کی فضیلت ایک عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ پر۔ (جامع ترمذی)

آیت نمبر ۶: ۱:اس آیت میں انسان کی کس کمزوری کا بیان ہے؟ ۱:انسان کی سرکشی کرنے کا۔

آیت نمبر ۷: ۱:انسان سرکشی کیوں کرتا ہے؟ ۱:وہ سمجھتا ہے کہ کوئی اس کی گرفت کرنے والا نہیں۔

آیت نمبر ۸: ۱:انسان سرکشی سے کیسے بچ سکتا ہے؟ ۱:اس یقین کے سبب کہ اسے اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔

۲:اس آیت میں کس ایمان کا بیان ہے؟ ۲:ایمان بالآخرت کا یعنی موت کے بعد زندہ کیا جائے گا، اعمال کا حساب کتاب ہو گا اور جزا و سزا دی جائے گی۔

آیت نمبر ۹: ۱:اس آیت میں کس کا ذکر ہے؟ ۱:اس کردار کا جو آخرت کا انکار کرنے والا ہو۔ مفسرین نے اس کردار کو ابو جہل قرار دیا ہے۔

آیت نمبر ۱۰: ۱:اس آیت میں عبد کسے کہا گیا ہے؟ ۱:آپ ﷺ کو۔ ۲:ابو جہل آپ ﷺ کو کس چیز سے روک رہا تھا؟ ۲:نماز پڑھنے سے۔

آیت نمبر ۱۱: ۱:ابو جہل کے کس عیب کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱:ہدایت پر نہ ہونے کا۔

آیت نمبر ۱۲: ۱:ابو جہل کے کس عیب کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱:وہ پرہیز گاری کی تلقین نہیں کرتا تھا۔

آیت نمبر ۱۳: ۱:ابو جہل کے کن عیوب کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱:حق کو جھٹلایا اور اس سے رخ پھیر لیا۔

آیت نمبر ۱۴: ۱:ابو جہل کے کس عیب کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱:اللہ ﷻ کو نظر انداز کیا جو اس کے کرتوت دیکھ رہا ہے۔

آیت نمبر ۱۵: ۱:اس آیت میں ابو جہل کو کیا وعید سنائی گئی ہے؟ ۱:اگر وہ باز نہ آیا تو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۶: ۱:ابو جہل کی پیشانی کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟ ۱:جھوٹی اور خطاکار پیشانی کہا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱۷: ۱:اس آیت کا پس منظر کیا ہے؟ ۱:ابو جہل نے نبی کریم ﷺ کو دھمکی دی تھی کہ وہ ایک آواز دے کر اپنے ساتھیوں کو آپ ﷺ کے خلاف جمع کر لے گا۔ (معاذ اللہ) ۲:ابو جہل کو کیا جواب دیا گیا؟ ۲:وہ بلا لے اپنے ساتھیوں کو۔

آیت نمبر ۱۸: ۱:ابو جہل کو کیا تنبیہ کی گئی؟ ۱:اللہ ﷻ عذاب کے فرشتوں کو بلا لے گا۔

آیت نمبر ۱۹: ۱:اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کیا تلقین فرمائی؟ ۱:آپ (ﷺ) ابو جہل کی بات نہ مانیئے، سجدہ کیجئے اور (اللہ ﷻ کے) قریب ہو جایئے۔

علمی بات: قرآن حکیم میں بعض آیات "آیات سجدہ" کہلاتی ہیں جن کی تلاوت کرنے یا سننے پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ یہ آیت بھی ان آیات سجدہ میں سے ایک ہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) انسان کو اللہ ﷻ نے کس چیز سے تخلیق فرمایا؟

(الف) پانی سے (ب) آگ سے ✓(ج) جمے ہوئے خون سے

(۲) اس سورت میں پڑھنے کا حکم کتنی دفعہ دیا گیا ہے؟

(الف) ایک ✓(ب) دو (ج) تین

(۳) اللہ ﷻ نے انسان کو کس کے ذریعہ سے علم سکھایا؟

✓ (الف) قلم (ب) جنات (ج) جادو

(۴) انسان کی سرکشی کی ایک وجہ کیا ہے؟

(الف) نبی پر یقین نہ ہونا (ب) دنیا پر یقین نہ ہونا ✓(ج) آخرت پر یقین نہ ہونا

(۵) انسان کی عظمت کس چیز کے حصول میں ہے؟

(الف) شہرت ✓(ب) علم (ج) دولت

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت: ا-رب کے نام سے پڑھنا، آیت: ۴- قلم اور علم، آیت: ۸-رب کی طرف واپسی، آیت: ۱۰-نماز پڑھنا، آیت: ۱۹- سجدہ کرنا

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیئے:

ا- انسان سرکشی کیوں کرتا ہے؟ جب اُس کا آخرت پر یقین نہ ہو۔

۲- اس سورت میں ایک بُرے انسان کا کس کام سے روکنے کا ذکر ہے؟ نماز سے۔

۳- اس سورت میں بیان کی گئیں اللہ ﷻ کے نافرمان انسان کی کوئی دو بُرائیاں تحریر کریں؟ حق کو جھٹلانا اور احکامات سے روگردانی کرنا۔

۴- اس سورت میں بیان کی گئیں اللہ ﷻ کے فرماں بردار انسان کی کوئی دو خوبیاں تحریر کریں؟ ہدایت پر ہونا اور تقویٰ کا حکم دینے والا۔

۵- انسان اللہ ﷻ سے کس حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے؟ سجدے کی حالت میں۔

عملی سرگرمی:

ا۔ سورۃ العلق کی تدریس کے بعد اس میں شامل کلیدی الفاظ (Key words) مثلاً قلم، علم، سرکشی، پرہیزگاری، قربِ الٰہی، سجدہ وغیرہ پر طلبہ سے گفتگو کی جاسکتی ہے۔ یہ کام طلبہ کے مختلف گروپوں کو باہمی گفتگو کے لئے ایک ایک عنوان کی صورت میں بھی دیا جاسکتا ہے۔

سُوْرَۃُ الْقَدْر

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: (i)اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ قرآن حکیم کے نزول کے کیا مراحل ہیں؟ ۲۔ شبِ قدر سے کیا مراد ہے؟ ۳۔ شبِ قدر کے عطا کیئے جانے کی کیا وجہ ہے؟
۴۔ شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے؟ ۵۔ شب قدر کون سی رات ہے؟ ۶۔ شبِ قدر میں کون سے اعمال کرنے چاہئیں؟
۷۔ شب قدر میں کس کا نزول ہوتا ہے؟

ربطِ سورت: سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات پہلی وحی ہیں جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئیں۔ قرآنِ حکیم کا نزول لیلۃ القدر میں ہوا جس کا ذکر "سورۃ القدر" میں ہے۔ سورۃ الدُّخان کی آیت:۳ میں اسے "لَیۡلَۃُ الۡمُبٰارکۃ" بھی کہا گیا ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: اس آیت میں کس چیز کی عظمت بیان فرمائی گئی؟ ۱: قرآنِ حکیم کی۔ ۲: قرآنِ حکیم کب نازل کیا گیا؟ ۲: شبِ قدر میں۔

آیت نمبر ۲: ۱: شبِ قدر کون سی رات کو کہتے ہیں؟ ۱: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں سے ایک رات ہے۔ (صحیح بخاری)

۲: شبِ قدر سے کیا مراد ہے؟ ۲: وہ رات جو نہایت قدر و قیمت والی ہے یا وہ رات جس میں انسانوں کی تقدیر کے فیصلے نازل کیئے جاتے ہیں۔

۳: قرآن مجید کے نزول کے مراحل کیا ہیں؟ ۳: قرآن مجید دو مرحلوں میں نازل ہوا: (i) لوحِ محفوظ سے پورا قرآن مجید ایک ہی رات یعنی شب قدر میں آسمان دنیا پر نازل کیا گیا۔ (ii) آسمان دنیا سے آپ ﷺ پر ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا۔

آیت نمبر ۳: ۱: شبِ قدر کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟ ۱: یہ ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

فرمان نبوی ﷺ: "جس نے شب قدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔ (صحیح بخاری)

آیت نمبر ۴: ۱: شبِ قدر کی کیا تفصیل بیان کی گئی؟ ۱: ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

۲: روح سے کون مراد ہیں؟ ۲: روح الامین یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام۔

آیت نمبر ۵: ا: شبِ قدر کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟ ا: سلامتی والی رات ہے۔ ۲: شبِ قدر کا دورانیہ کیا ہے؟ ۲: شروع رات سے طلوع فجر تک۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) قدر کے معنی کیا ہیں؟

✓(الف) عزت (ب) رات (ج) قدرت

(۲) شبِ قدر رمضان کے آخری دس دنوں کی کون سی راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے؟

✓(الف) طاق (ب) جفت (ج) تمام

(۳) شبِ قدر کی عظمت و اہمیت کی وجہ کیا ہے؟

(الف) رمضان (ب) روزہ ✓(ج) قرآنِ حکیم

(۴) شبِ قدر میں عبادت کا ثواب کتنی عبادت سے زیادہ ہے؟

(الف) ہزار سالوں کی ✓(ب) ہزار مہینوں کی (ج) ہزار دنوں کی

(۵) شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کس کا نزول ہوتا ہے؟

(الف) انسانوں ✓ (ب) فرشتوں (ج) جنّوں

سوال ۲: نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت: ا-نزولِ قرآنِ حکیم، آیت: ۲-شبِ قدر، آیت: ۳-ہزار مہینوں سے بہتر رات، آیت: ۴-فرشتوں کا نزول، آیت: ۵-سلامتی والی رات

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

ا- شبِ قدر کی رات کاموں کے انتظام کے لئے کون اُترتا ہے؟ ملائکہ اور روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر کام کے لئے۔

۲- شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے؟ عبادت کا ثواب ہزار مہینوں سے زیادہ ہے (آیت: ۳)، "جس نے شبِ قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔ (صحیح بخاری)

۳- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو کس طرح نازل کیا؟

اللہ تعالیٰ نے اس رات قرآن حکیم کو لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل فرمایا اور پھر وہاں سے ۲۳ برس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا۔

۴- شبِ قدر کب تک سلامتی کی رات ہے؟ طلوع فجر تک۔

۵- شبِ قدر میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ کثرت سے استغفار اور دعائیں۔

عملی سرگرمی:

ا۔ رات کا منظر بنا کر عام رات اور لیلۃ القدر کا فرق لکھوائیں۔

سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃ

طریقہ تدریس:

سبق نمبر ا: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جا سکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ اہل کتاب سے کون مراد ہے؟ ۲۔ مشرک کسے کہتے ہیں؟

۳۔ سچا دین کیا ہے؟ ۴۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کو کن اعمال کے کرنے کا حکم دیتے رہے ہیں؟

۵۔ بہترین مخلوق کسے قرار دیا گیا؟ ۶۔ بدترین مخلوق کون ہیں؟

۷۔ بہترین اور بدترین مخلوق کے لئے کیا جزا و سزا بیان کی گئی؟

ربطِ سورت: سورۃ القدر میں قرآن کے نزول کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ سورۃ البینہ میں قرآن کے نزول کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی دونوں شاخوں بنی اسرائیل یعنی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور بنی اسماعیل یعنی مشرکین مکہ کے لئے حجت اور دلیل ہے۔ اب وہ چاہیں تو اسلام قبول کر کے بہترین مخلوق یعنی جنتی قرار پائیں یا اسلام کا انکار کر کے بدترین مخلوق یعنی جہنمی بن جائیں۔ مزید ربط یہ بھی ہے کہ لیلۃ القدر میں نازل ہونے والا قرآن حکیم کسی ایک خاص گروہ یا قوم کے لئے نازل نہیں ہوا، بلکہ یہ ہر دور کے لوگوں کے لئے نازل ہوا جس میں اہل کتاب اور مشرکین بھی شامل ہیں۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: اس آیت میں کن لوگوں کا ذکر ہے؟ ا: اہل کتاب اور مشرکین کا۔

۲: اہل کتاب کسے کہتے ہیں؟ ۲: یہود اور عیسائی اہل کتاب کہلاتے ہیں کیوں کہ ان کی طرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کتابیں بھیجیں۔

۳: مشرک کسے کہتے ہیں؟ ۳: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے والے مثلاً مشرکین مکہ جو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

۴: اہل کتاب اور مشرکین کے کس جرم کا ذکر ہے؟ ۴: ان کے کفر کرنے کا۔

۵:اہل کتاب اور مشرکین نے کب کفر کیا؟ ۵:کھلی دلیل کے آجانے کے بعد کفر کیا۔

آیت نمبر۲: ا:کھلی دلیل سے کیا مراد ہے؟ ا:رسول اور کتاب۔ ۲:رسول کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ۲:تلاوت کرتے ہیں پاکیزہ صفحات کی۔

۳:پاکیزہ صفحات سے کیا مراد ہے؟ ۳:قرآن حکیم۔

آیت نمبر۳: ا:قرآن حکیم میں کیا ہے؟ ا:سچے احکام۔

آیت نمبر۴: ا:اختلاف کس نے کیا؟ ا:اہل کتاب یعنی یہود و عیسائیوں نے۔ ۲:اختلاف کب کیا؟ ۲:جب آچکی ان کے پاس واضح دلیل اور رسول ﷺ۔

آیت نمبر۵: ا:اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا تھا؟ ا:(i) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں بالکل یکسو ہو کر۔(ii)نماز قائم کریں۔ (iii)زکوۃ ادا کریں۔

۲:سچا دین کیا ہے؟ ۲:صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ شرک نہ کرنا۔

آیت نمبر۶: ا:ساری مخلوق سے بدتر لوگ کون ہیں؟ ا:اہل کتاب اور مشرکین جنہوں نے کفر کیا۔

۲:کفر کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟ ۲: جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے۔ ۳:وہ جہنم میں کب تک رہیں گے؟ ۳:ہمیشہ ہمیشہ۔

آیت نمبر۷: ا:ساری مخلوق سے بہتر لوگ کون ہیں؟ ا:جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔

آیت نمبر۸: ا:ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟ ا:ہمیشہ رہنے والے باغات یعنی جنتوں میں ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ ۲:وہ جنت میں کب تک رہیں گے؟ ۲:ہمیشہ ہمیشہ۔ ۳:ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو سب سے بڑی خوش خبری کیا دی گئی ہے؟

۳:اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ ۴:اہل جنت کا اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانے سے کیا مراد ہے؟

۴:اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی رحمتوں اور نعمتوں میں خوش و خرم ہوں گے۔ ۵:جنت کی نعمتوں کا حق دار کون ہے؟ ۵:جو ڈرتا رہا اپنے رب سے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال نمبر۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اہل کتاب سے مراد کون ہیں؟

(الف)ہندو اور سکھ ✓(ب)یہودی اور عیسائی (ج)پارسی اور بُدّھی

(۲) اس سورت میں بیّنہ سے کیا مراد ہے؟

(الف)حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل (ب)حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات ✓ (ج)حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن

(۳) تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو کس بات کا حکم دیا؟

(الف)حج کرنے (ب)روزے رکھنے ✓(ج)ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے

(۴) اس سورت میں کافروں کو کیا کہا گیا ہے؟

✓(الف)شَرُّ الْبَرِيَّةِ (ب)خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (ج)المنافق

(۵) جنّت اور اللہ ﷻ کی رضا کے حصول کے ذرائع کیا ہیں ؟

(الف) سیر و تفریح ✓ (ب) ایمان اور نیک عمل (ج) نافرمانی اور سرکشی

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ۱- اہلِ کتاب

آیت: ۳- مضبوط احکام

آیت: ۵- نماز اور زکوٰۃ

آیت: ۷- ایمان اور نیک عمل

آیت: ۸- ہمیشہ رہنے والے باغات

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- دنیا سے کفر و شرک دُور کرنے کے لئے اللہ ﷻ نے کیا انتظام فرمایا؟

رسولوں اور کتابوں کو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا۔

۲- اللہ ﷻ نے کسے بدترین مخلوق قرار دیا ہے ؟

اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کرنے والے اہل کتاب اور مشرکین کو۔

۳- اللہ ﷻ کی مخلوق میں سے بہترین لوگوں کی صفات تحریر کریں ؟

ایمان لانا، نیک عمل کرنا۔

۴- اس سورت میں نیک لوگوں کے لئے کن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے ؟

ہمیشہ رہنے والی جنتیں اور اللہ ﷻ کی رضا۔

۵- اس سورت میں ارکان اسلام میں سے کن دو ارکان کا ذکر ہے ؟

نماز اور زکوٰۃ۔

عملی سرگرمی:

۱۔ طلبہ سے دو راستے بنوا کر آخری منزل جنت اور جہنم ظاہر کرائیں۔ ان دونوں پر مختلف سائن بورڈ لگوا کر جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی نشاندہی کرائیں۔ طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ فلاں راستے پر چلنے والے اس سورت کی روشنی میں یہ مخلوق کہلائیں گے۔

۲۔ طلبہ سے آیت: ۲ کے حوالے سے گفتگو کر کے بتائیں کہ قرآن مجید ایک پاکیزہ کلام ہے۔ پھر ان سے قرآنِ حکیم کے آداب اور حقوق لکھوا کر جائزہ لینے کا کہیں کہ وہ ان میں سے کن کن باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔

سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَال

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ حدیث مبارک میں اس سورت کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟ ۲۔ قیامت کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟

۳۔ زمین کے بوجھ سے کیا مراد ہے؟ ۴۔ روز قیامت زمین کون سی خبریں بیان کرے گی؟

۵۔ قیامت کے حالات کو دیکھ کر کون تعجب کا اظہار کرے گا؟ ۶۔ روزِ قیامت لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر دینے سے کیا مراد ہے؟

۷۔ اعمال کی کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟ ۸۔ نیکی اور برائی کے حوالے سے ہمارا طرزِ عمل کیسا ہونا چاہیئے؟

۹۔ روز قیامت کون کون سے اعمال پیش ہوں گے؟

ربطِ سورت: سورۃ البیّنہ میں نیک اور بدکار کے انجام کا ذکر تھا۔ سورۃ الزلزال میں قیامت کے واقع ہونے کا ذکر ہے جب لوگوں کے سب اعمال پیش ہوں گے۔ ہر نیکی اور بُرائی پیش ہوگی اور لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ البینہ میں ذکر کیا گیا کہ نزول قرآن اور بعثت رسول اللہ ﷺ سے اہل کتاب اور مشرکین پر دنیا میں حجت قائم کی گئی اور سورۃ الزلزال میں ذکر ہے کہ جزا و سزا سے پہلے ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دکھا کر روزِ قیامت حجت قائم کر دی جائے گی۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: قیامت کے دن کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟ ا: زمین اپنے زور دار زلزلہ سے ہلادی جائے گی۔

آیت نمبر ۲: ا: قیامت کے دن کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟ ا: زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔

۲: زمین کے بوجھ سے کیا مراد ہے؟ ۲: زمین کے اندر دفن سونا، خزانے، معدنیات، انسان۔

آیت نمبر ۳: ا: انسان زمین کے بارے میں کیا کہے گا؟ ا: حیرت کا اظہار کرے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔

آیت نمبر۴: ۱: قیامت کے دن کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟ ۱: زمین اپنی ساری خبریں اللہ ﷻ کو بتادے گی۔
۲: یہاں خبروں سے کیا مراد ہے؟ ۲: زمین پر رہتے ہوئے کس شخص نے کیا اچھا یا برا عمل کیا (جامع ترمذی)۔

آیت نمبر۵: ۱: زمین اپنی خبریں کیوں بیان کرے گی؟ ۱: کیوں کہ اللہ ﷻ زمین کو حکم فرمائے گا۔

آیت نمبر۶: ۱: قیامت کے دن لوگ کس حال میں آئیں گے؟ ۱: گروہ گروہ ہو کر۔ ۲: گروہ گروہ ہونے سے کیا مراد ہے؟ ۲: نیکوکار اور بدکار۔
۳: قیامت کے دن انسانوں کو گروہ گروہ کر کے کیوں لایا جائے گا؟ ۳: تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

آیت نمبر۷: ۱: کیا معمولی نیکی کا قیامت کے دن کوئی شمار ہو گا؟ ۱: ذرہ برابر نیکی بھی دکھائی جائے گی۔

آیت نمبر۸: ۱: کیا معمولی برائی کا قیامت کے دن کوئی شمار ہو گا؟ ۱: ذرہ برابر برائی بھی دکھائی جائے گی۔
۲: ذرہ برابر نیکی یا برائی کے دیکھ لینے سے کیا مراد ہے؟ ۲: انسانی اعمال محفوظ ہیں اور قیامت کے دن وہ نتیجہ خیز ہوں گے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کا ذکر ہے؟

(الف) تیز آندھی ✓(ب) شدید زلزلہ (ج) سمندری طوفان

(۲) قیامت کے دن زمین کن کو باہر نکال پھینکے گی؟

(الف) اچھے لوگوں (ب) بُرے لوگوں ✓(ج) تمام لوگوں

(۳) اس سورت میں انسانی اعمال پر کس کی گواہی دینے کا ذکر ہے؟

(الف) جسمانی اعضاء (ب) فرشتوں ✓(ج) زمین

(۴) قیامت کے دن انسان کیا دیکھے گا؟

✓(الف) اپنے تمام اعمال (ب) اپنے اچھے اعمال (ج) اپنے بُرے اعمال

(۵) قیامت کے دن انسان کس پر حیران ہو گا؟

(الف) جنّت کی نعمتوں پر ✓(ب) زمین کی حالت پر (ج) جہنّم کی ہولناکی پر

سوال۲: نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت:۱-شدید زلزلہ

آیت:۲-زمین کے بوجھ

آیت:۴-خبروں کا بیان

آیت:۷-ذرّہ برابر نیکی

آیت:۸-ذرّہ برابر برائی

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

زمین پر زلزلہ، زمین کا اپنے بوجھ نکال باہر کرنا، انسانوں کا علیحدہ علیحدہ ہو جانا، ہر چھوٹا بڑا عمل دیکھ لینا۔

۲- اس سورت میں معمولی نیکیوں اور گناہوں کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

معمولی سے معمولی عمل محفوظ ہے جو قیامت کے دن دکھایا جائے گا۔

۳- قیامت کے دن زمین سے گواہی کیوں لی جائے گی؟

تاکہ انسان اپنے اعمال کا انکار نہ کر سکے۔

۴- قیامت کے دن زمین کیا خبریں بیان کرے گی؟

انسانی اعمال کی خبر دے گی۔

۵- اس سورت کی روشنی میں واضح کریں کہ زمین کے بوجھ سے کیا مراد ہے؟

انسان، انسانی اعمال، زمین کے خزانے۔

عملی سرگرمی:

۱۔ روزمرّہ زندگی کے ان کاموں کی فہرست اپنے تاثرات کے ساتھ بنائیں جنہیں آپ کے کرنے سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

۲۔ زلزلہ سے ہونے والی تباہ کاریوں کا تصویری خاکہ بنوائیں۔

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰت

طریقہ تدریس:

سبق نمبرا: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ گھوڑوں کی وفاداری کا ذکر کر کے انسان کو کیا سمجھایا گیا ہے؟ ۲۔ گھوڑوں کی قسموں کا انسان کی ناشکری سے کیا تعلق ہے؟

۳۔ ناشکری کی اصل وجہ کیا ہوتی ہے؟ ۴۔ ناشکری کی خامی کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟

۵۔ روزِ قیامت ظاہر ہونے والے رازوں سے کیا مراد ہے؟ ۶۔ رب کائنات کے علم کے حوالے سے کیا بات بیان کی گئی ہے؟

ربطِ سورت: سورۃ الزلزال میں ذکر ہوا تھا کہ نیکی یا برائی خواہ ذرہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو روز قیامت پیش کی جائے گی۔ سورۃ العادیات میں ذکر ہے کہ ہر انسان کی پیشی ہوگی اور اعمال کے ساتھ لوگوں کی نیتوں کو بھی ظاہر کر دیا جائے گا۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ العادیات میں انسان کی ناشکری کا ذکر ہے سورۃ الزلزال میں قیامت کا ذکر ہے۔ گویا روز قیامت حساب کتاب کا یقین ہو تو انسان ناشکرا نہ ہوگا بلکہ نیک اعمال کرنے والا ہوگا۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبرا: ا: اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟	ا: ان (گھوڑوں) کی جو (میدان جہاد میں) تیزی سے دوڑتے ہیں زور سے ہانپتے ہوئے۔
آیت نمبر۲: ا: اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟	ا: پیر مار کر چنگاریاں نکالنے والے گھوڑوں کی۔
آیت نمبر۳: ا: اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟	ا: صبح کے وقت حملہ کرنے والے گھوڑوں کی۔
آیت نمبر۴: ا: اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟	ا: گرد و غبار اڑانے والے گھوڑوں کی۔
آیت نمبر۵: ا: اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟	ا: دشمن کی فوج میں گھس جانے والے گھوڑوں کی۔
آیت نمبر۶: ا: یہ قسمیں کس بات پر فرمائی گئی ہیں؟	ا: انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

۲: گھوڑوں کی قسموں کا انسان کی ناشکری سے کیا تعلق ہے؟ ۲: گھوڑے اپنے مالک کے فرماں بردار ہوتے ہیں اور اس کے ایک اشارہ پر دشمن کی فوج میں گھس جاتے ہیں اور اپنے مالک سے وفاداری کرتے ہیں جبکہ انسان اپنے مالک یعنی اللہ ﷻ کا نافرمان اور ناشکرا ہے اور اللہ ﷻ سے بے وفائی کرتا ہے۔

آیت نمبر ۷: ۱: انسان کی ناشکری پر ایک گواہ کون ہے؟ ۱: انسان خود اپنی ناشکری پر گواہ ہے۔

آیت نمبر ۸: ۱: انسان کی کس خامی کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱: انسان مال سے شدید محبت کرتا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے"۔ (بیہقی)

عملی پہلو: یہ مال کی شدید محبت ہی ہے جو انسان کو دوسروں کا حق مارنے، خون بہانے، چوری کرنے، رشوت لینے اور دیگر جرائم کی طرف آمادہ کرتی ہے۔

۲: اس سورت میں انسان کی کن خامیوں کا ذکر ہے؟ ۲: اللہ ﷻ کی ناشکری کرنا اور مال سے شدید محبت کرنا۔

آیت نمبر ۹: ۱: اس خامی کا علاج کیا ہے؟ ۱: آخرت کی فکر کرنا۔

۲: قیامت کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ۲: قیامت کے دن مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھایا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: قیامت کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ۱: سینوں میں چھپے راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

۲: سینوں کے رازوں سے کیا مراد ہے؟ ۲: دل میں چھپی باتیں، انسان کی نیتیں اور ارادے جن کے تحت اس نے زندگی بھر مختلف اعمال انجام دیئے۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: قیامت کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ قیامت کے دن بھی ان کے اعمال سے خوب باخبر ہو گا۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں کن کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

(الف) ہواؤں (ب) فرشتوں ✓ (ج) مجاہدین کے گھوڑوں

(۲) اس سورت میں خیر سے کیا مراد ہے؟

(الف) بھلائی ✓ (ب) مال (ج) قرآنِ حکیم

(۳) مرنے کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟

✓ (الف) دوبارہ اٹھایا جائے گا (ب) مٹی بنا دیا جائے گا (ج) کبھی نہیں اُٹھایا جائے گا

(۴) اس سورت میں آخرت کے دن کیا چیز ظاہر کر دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) اعمال نامے (ب) زمین کے خزانے ✓ (ج) سینوں کے راز

(۵) قبروں سے کن کو اُٹھایا جائے گا؟

(الف) صرف نیک لوگوں کو ✓ (ب) تمام انسانوں کو (ج) صرف بدکاروں کو

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت:۱-دوڑنے والے گھوڑے

آیت:۳-حملہ کرنے والے گھوڑے

آیت:۵-دشمن کی فوج میں گھسنے والے گھوڑے

آیت:۶-انسان کی ناشکری

آیت:۸-مال سے شدید محبت

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں گھوڑوں کی کن صفات کا ذکر ہے؟

تیز دوڑنے والے، ہانپنے والے، پیر مار کر چنگاریاں نکالنے والے صبح کے وقت حملہ کرنے والے، گرد و غبار اڑانے والے۔

۲- اس سورت میں اللہ ﷻ نے گھوڑوں کی قسمیں کیوں فرمائی ہیں؟

تا کہ یہ بات واضح ہو کہ گھوڑے اپنے مالک کے فرمانبردار ہوتے ہیں جبکہ انسان اپنے مالک اللہ ﷻ کا نافرمان اور ناشکرا ہے۔

۳- اس سورت میں انسان کی کن کوتاہیوں کا ذکر ہے؟

اللہ ﷻ کی ناشکری اور مال سے شدید محبت اور آخرت سے غفلت۔

۴- اس سورت میں اللہ ﷻ کی کن صفات کا ذکر ہے؟

رب یعنی پالنے والا اور خبیر یعنی جاننے والا۔

۵- انسان کس چیز سے شدید محبت کرتا ہے؟

مال سے۔

عملی سرگرمی:

۱۔ طلبہ میں ایک دوسرے کا "شکریہ ادا کرنے" اور اللہ ﷻ کی نعمتوں پر "شکر" کرنے کے جذبہ کو بڑھانے کے لئے ہفتہ وار بنیاد پر یہ سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔ طلبہ آپس میں مختلف چیزوں کے تبادلہ اور مدد پر "جزاک اللہ" اور کسی کی طرف سے تعریف اور شاباش پر "الحمدللہ" کہنے کی عادت بنائیں۔ اسی نوعیت کے دیگر عنوانات پر سرگرمی کرائی جاسکتی ہے۔

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ

طریقہ تدریس:

سبق نمبرا: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ کون سی بات اعمال پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے؟

۲۔ قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہو گی؟

۳۔ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہو گا؟

۴۔ روزِ قیامت لوگوں کے اعمال کا کیا جائے گا؟

۵۔ جن لوگوں کے اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا ان کا کیا انجام ہو گا؟

۶۔ جن لوگوں کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا ان کا کیا انجام ہو گا؟

۷۔ جہنم کی کس کیفیت کو بیان کیا گیا ہے؟

ربطِ سورت:

سورۃ العادیات میں اعمال کے پیچھے موجود نیتوں کو ظاہر کرنے کا ذکر تھا سورۃ القارعہ میں اعمال وزن کیئے جانے کا بیان ہے۔ مزید یہ کہ سورۃ العادیات میں ناشکری سے بچنے کی تلقین تھی اور سورۃ القارعہ میں نیک اعمال کی کثرت پر توجہ دلائی گئی ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبرا: ا: اَلْقَارِعَۃُ کے کیا معنی ہیں؟ — ا: کھڑ کھڑانے والی۔

آیت نمبر۲: ا: اَلْقَارِعَۃُ سے کیا مراد ہے؟ — ا: یہ قیامت کا ایک نام ہے۔

آیت نمبر۳: ا: آخرت پر ایمان لانے کی کیا اہمیت ہے؟ — ا: آخرت پر ایمان انسان کے اعمال کو درست کر دیتا ہے۔

آیت نمبر۴: ا: قیامت کے دن انسانوں کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ — ا: انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

آیت نمبر۵: ا: قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ — ا: پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی مانند اڑ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر۶: ا: قیامت کے دن کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ — ا: انسانی اعمال تولے جائیں گے۔

۲: اس آیت میں کیسے انسانوں کا ذکر ہے؟ — ۲: جن کے نیک اعمال کے پلڑے بھاری ہوں گے۔

آیت نمبر ۷: ا: جن کے نیک اعمال کے پلڑے بھاری ہوں گے ان کا انجام کیا ہو گا؟ ا: وہ خوش گوار پسندیدہ زندگی میں ہوں گے۔

آیت نمبر ۸: ا: اس آیت میں کیسے انسانوں کا ذکر ہے؟ ا: جن کے نیک اعمال کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔

آیت نمبر ۹: ا: جن کے نیک اعمال کے پلڑے ہلکے ہوں گے ان کا انجام کیا ہو گا؟ ا: ان کا ٹھکانہ ھَاوِیَۃ ہو گا۔

آیت نمبر ۱۰: ا: ھَاوِیَۃ کسے کہتے ہیں؟ ا: جہنم کا ایک نام ہے۔

آیت نمبر ۱۱: ا: ھَاوِیَۃ کیا ہے؟ ا: بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلْقَارِعَۃ سے کیا مراد ہے؟

(الف) بھڑکتی ہوئی آگ ✓(ب) قیامت کا دن (ج) قرآن پڑھنے والی

(۲) قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہو گی؟

(الف) اُڑتے ہوئے پہاڑوں کی طرح ہوں گے (ب) دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہوں گے

✓(ج) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے

(۳) قیامت کے دن پہاڑ کس کی طرح ہوں گے؟

(الف) اُڑتے ہوئے غبار ✓(ب) دھنکی ہوئی رنگین اُون (ج) بکھرے ہوئے پتنگوں

(۴) آخرت کے دن انسان کے اعمال کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

(الف) بانٹے جائیں گے ✓(ب) وزن کیئے جائیں گے (ج) کام نہیں آئیں گے

(۵) جنت والوں کے نیک اعمال کے پلڑے کیسے ہوں گے؟

(الف) خالی ✓(ب) بھاری (ج) ہلکے

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ۲- کھڑ کھڑانے والی قیامت

آیت: ۴- پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے انسان

آیت: ۵- رنگین اون کی طرح اڑتے ہوئے پہاڑ

آیت: ۸- ہلکے پلڑے

آیت: ۱۰- ہاویہ

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن انسان اور پہاڑ کس حال میں ہوں گے ؟

انسان بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے ، پہاڑ دھنکی ہوئی اُون کی طرح اُڑ رہے ہوں گے۔

۲- آخرت میں انسانوں کے اعمال کو کیسے جانچا جائے گا؟

اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

۳- اس سورت میں اچھے اور بُرے انسانوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے ؟

اچھے لوگ خوشگوار اور پسندیدہ عیش و مسرت میں اور بُرے لوگ جہنم کی آگ میں ہوں گے۔

۴- اس سورت میں جہنّم کا کیا نام بیان کیا گیا ہے ؟

هَاوِيَة۔

۵- آخرت پر ایمان کی اہمیت بیان کریں؟

انسان کے عمل کو درست رکھنے کے لئے آخرت کا تصور ضروری ہے۔

عملی سرگرمی:

۱۔ پہاڑوں کی اقسام کو تصاویروں کے ذریعہ منظر کشی کرائیں اور ایک تصویر ایسی بنوائیں کہ اگر سب پہاڑ آپس میں مل جائیں تو ان کا رنگ کیسا ہو گا۔

نکات: آتش فشاں پہاڑ، سر سبز و شاداب، برفانی پہاڑ، صحرائی پہاڑ وغیرہ۔

سُوۡرَۃُ التَّکَاثُر

طریقۂ تدریس:

سبق نمبرا: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ لوگوں کی کس غفلت کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲۔ دنیا پرستی کے حوالہ سے حدیث مبارک میں کیا فرمایا گیا ہے؟

۳۔ انسان کو کس بات کی تنبیہ کی گئی ہے؟

۴۔ روز قیامت انسان پر کیا بات واضح ہو جائے گی؟

۵۔ نعمتیں کیوں عطا کی گئی ہیں؟

۶۔ نعمتوں کے ملنے پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

ربطِ سورت: سورۃ القارعہ میں بتایا گیا ہے کہ مجرموں کو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کیا جائے گا سورۃ التکاثر میں اس کی بنیادی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جہنمی آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ القارعہ میں نیک اعمال کی کثرت کی تلقین تھی۔ سورۃ التکاثر میں مال و دنیا کی محبت کی مذمت کی گئی ہے جس کی وجہ سے بندہ بُرے اعمال میں مبتلا رہتا ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبرا: ا: کس چیز کے بارے میں غفلت کا ذکر ہے؟ ا: آخرت کے بارے میں۔ ۲: آخرت سے غفلت کا سبب کیا ہے؟ ۲: مال کی کثرت کی ہَوس۔

آیت نمبر۲: ا: مال کی کثرت کی ہَوس انسان کب تک کرتا رہتا ہے؟ ا: ساری زندگی یہاں تک کہ وہ مر کر قبر میں پہنچ جاتا ہے۔

آیت نمبر۳: ا: انسان کو کیا تنبیہ کی جارہی ہے؟ ا: وہ مال کی ہَوس کا انجام جلد جان لے گا۔

آیت نمبر۴: ا: ایک ہی بات کی دوبارہ تکرار کیوں کی گئی ہے؟ ا: بات میں تاکید اور زور پیدا کرنے کے لئے۔

آیت نمبر۵: ا: اگر انسان یقینی علم کو جانتا تو وہ کیا کرتا؟ ا: آخرت سے غفلت نہ برتتا بلکہ اس کی تیاری کرتا۔

آیت نمبر۶: ا: آخرت سے غافل انسان کا انجام کیا ہو گا؟ ا: جہنم میں جھونکا جائے گا۔

آیت نمبر۷: ا: تاکیدی انداز میں جہنم کو دیکھنے کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟ ا: تاکہ انسان غفلت سے نکلے اور آخرت کی تیاری کرے۔

عملی پہلو: قیامت کے دن ہر انسان کو جہنم پر لے جایا جائے گا برے لوگ جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے جبکہ اللہ ﷻ نیک لوگوں کو جہنم سے بچالے گا۔

آیت نمبر۸: ا: دنیا کی نعمتوں کے بارے میں کیا تاکید کی جارہی ہے؟ ا: قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال نمبر۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) نعمتوں کے بارے میں سوال کہاں ہو گا؟

(الف) دنیا میں ✓(ب) آخرت میں (ج) قبر میں

(۲) ہر نعمت پر انسان کو سب سے زیادہ کس کا شکر ادا کرنا چاہیئے؟

✓ (الف) اللہ ﷻ (ب) والدین (ج) لوگوں

(۳) مال زیادہ جمع کرنے کی خواہش کب تک جاری رہتی ہے؟

(الف) جوانی (ب) بڑھاپے ✓(ج) موت

(۴) اس سورت میں جہنّم کا کیا نام بیان کیا گیا ہے؟

✓ (الف) اَلْجَحِيْم (ب) اَلْقَارِعَة (ج) اَلْحَاقَّة

(۵) اس سورت میں کن لوگوں کا ذکر ہے؟

(الف) نیکوں ✓(ب) بدکاروں (ج) سابقہ قوموں

سوال ۲: نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت:۱-زیادہ مال کی خواہش

آیت:۲-قبروں تک پہنچنا

آیت:۵-یقینی علم حاصل ہونا

آیت:۶-جہنم کو دیکھنا

آیت:۸-نعمتوں کے بارے میں سوال

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیئے:

۱- اس سورت میں انسان کی آخرت سے غفلت کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

مال اور دنیوی آسائشوں کے زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی خواہش۔

۲- انسانوں پر آخرت کی اصل حقیقت کب واضح ہو گی؟

موت کے بعد۔

۳-　اس سورت میں ایمان ویقین کے کن دو درجات کا بیان ہے؟
علم الیقین اور عین الیقین۔

۴-　اس سورت میں نعمتوں کے بارے میں کیا حقیقت واضح کی گئی ہے؟
ہر نعمت کے بارے میں انسان سے سوال ہو گا۔

۵-　دنیا کی محبت سے بچنے کا ذریعہ کیا ہے؟
آخرت کو یاد رکھنا۔

عملی سرگرمی:

ا۔طلبہ کو بتائیں کہ ہم دنیا میں بہت کچھ اکٹھا کر رہے ہیں مثلاً کھلونے، کھانے پینے کی چیزیں، گاڑیاں، جائیدادیں، مکانات، مال، علم، کتابیں، اعمال وغیرہ ان میں سے بعض کے دنیا میں اور بعض کے آخرت میں فائدے ہیں۔طلبہ کے دو گروپ بنوا کر دنیاوی اور آخرت کی نعمتوں کا باہمی موازنہ کرائیں اور یہ احساس دلائیں کہ ہمیں آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لئے کوشش کرنی ہے۔

نکات(موازنہ کرانے کے لئے)

دنیاوی چیزیں:عارضی، ناپائیدار، وقتی دلچسپی، زیادہ محنت، کم تر، وقتی اختیار، ناجائز ذرائع سے حصول ممکن ہے، چھن جانے کا خوف، مزید کا لالچ، باہمی جھگڑے کا باعث، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دوری کا سبب ممکن ہے، دوسروں کی حق تلفی، بے سکونی وغیرہ۔

آخرت کی نعمتیں:(مذکورہ بالا تمام دنیاوی چیزوں کے نقائص کا برعکس بتادیں)

سُوْرَۃُ الْعَصْر

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱:(i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(i i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ قسم کیوں کھائی جاتی ہے؟

۲۔ حدیث مبارک میں اس سورت کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

۳۔ وقت کی کیا اہمیت ہے؟

۴۔ وقت کو ضائع کرنے کا کیا نقصان ہے؟

۵۔ سچے ایمان کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۶۔ آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے کون سے اعمال ضروری ہیں؟

۷۔ حق بات کی دعوت پر کس بات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

۸۔ تین آیات پر مشتمل قرآنِ حکیم کی سب سے چھوٹی سورتیں کون سی ہیں؟

ربطِ سورت: سورۃ التکاثر میں ذکر تھا کہ مال و دنیا کی محبت کی وجہ سے انسان غافل ہو جاتا ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر ہمیشہ کے خسارے کا سودا کرلیتا ہے۔ سورۃ العصر میں آخرت کے ابدی خسارے سے بچنے کے لئے چار شرائط یعنی ایمان، عمل صالح، حق کی وصیت اور صبر کی وصیت کا بیان ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ا: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: تیزی سے گزرتے ہوئے زمانہ کی، عصر کے وقت کی جبکہ دن تیزی سے ڈھل رہا ہو۔

عملی پہلو: ہماری زندگی بھی وقت کی ایک مہلت ہے جو تیزی سے ہمارے ہاتھوں سے نکلا جارہا ہے۔ ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیئے۔

آیت نمبر ۲: ا: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے بارے میں کیا بیان فرمایا ہے؟ ا: یقیناً انسان نقصان میں ہیں۔

آیت نمبر ۳: ا: نقصان سے کون لوگ محفوظ ہوں گے؟ ۳: وہ لوگ نقصان سے محفوظ ہوں گے جو (i) ایمان لائیں (ii) نیک اعمال کریں (iii) ایک دوسرے کو مل جل کر حق کی نصیحت کریں (iv) ایک دوسرے کو مل جل کر صبر کی نصیحت کریں۔

علمی بات: جب دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما آپس میں ملاقات کرتے تھے تو جدا ہونے سے پہلے ایک دوسرے کو سورۃ العصر سناتے تھے۔ (طبرانی)

عملی پہلو: اگر ہم بھی دنیا اور آخرت کے نقصان اور خسارہ سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو مل جل کر حق بات کی نصیحت کریں اور مشکلات میں ثابت قدمی اور صبر کی تلقین کریں۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس کی قسم فرمائی گئی ہے؟

(الف) قیامت　　(ب) قرآنِ حکیم　　✓(ج) زمانے

(۲) اس سورت میں نقصان سے کیا مراد ہے؟

(الف) دنیا کا نقصان　　✓(ب) دنیا اور آخرت کا نقصان　　(ج) جان اور مال کا نقصان

(۳) آخرت میں نقصان سے بچنے کی کتنی شرائط ہیں؟

✓(الف) چار　　(ب) تین　　(ج) دو

(۴) سچے ایمان کا نتیجہ کیا ہے؟

(الف) اچھے گھر　　✓(ب) اچھے اعمال　　(ج) اچھے کپڑے

(۵) اس سورت کی روشنی میں ہمیں حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کیسے کرنی چاہیئے؟

(الف) اکیلے اکیلے　　(ب) کبھی کبھی　　✓(ج) مِل جُل کر

سوال ۲: نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت: ۱- تیزی سے گزرتا ہوا زمانہ　　آیت: ۲- یقیناً انسان نقصان میں ہے　آیت: ۳- ایمان، نیک عمل، حق اور صبر کی نصیحت

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- قسم کیوں کھائی جاتی ہے؟

بات میں زور پیدا کرنے اور گواہ بنانے کے لئے۔

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے کیا بات بیان فرمائی ہے؟

یقیناً انسان نقصان میں ہیں۔

۳- آخرت کے نقصان سے بچنے کے لئے کیا اُمور ضروری ہیں؟

ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق (باہم مل کر حق کی وصیت کرنا)، تواصی بالصبر (مصائب پر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا)۔

۴- ایمان اور نیک عمل کے ساتھ ہمیں مزید کن باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟

دوسروں کو دعوت دینے اور صبر کرنے کا۔

۵- صبر کسے کہتے ہیں؟

برداشت کرنا اور جمے رہنا۔

عملی سرگرمی:

ا۔طلبہ کو چار گروپ میں تقسیم کر کے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے ہر ایک عنوان پر تین تین باتیں تحریر کرنے کو کہیں اور پھر ان سب عنوانات کے نکات کو جمع کر کے پوری جماعت کو بتائیں۔

نکات: ا۔ایمان۔ ۲۔نیک اعمال۔ ۳۔نیکی کی دعوت۔ ۴۔صبر کی نصیحت

ا۔ایمان: اللہ ﷻ پر ایمان، رسولوں پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں اور آخرت پر ایمان اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان وغیرہ

۲۔نیک اعمال: نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن، اپنی جیب خرچ سے دوسروں کی مدد کرنا، بڑوں کی عزت کرنا، چھوٹوں سے پیار کرنا، سب سے اچھے اخلاق سے پیش آنا، صفائی کا خیال رکھنا، کسی کے لئے دل میں نفرت، بغض یا حسد نہ رکھنا وغیرہ

۳۔نیکی کی دعوت: اپنے گھر والوں، دوستوں اور رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینا، اچھے انداز اور نرمی سے دین کی طرف بلانا، نیکی کی طرف بلانے کے لئے اسلامی مواد مہیا کرنا، مثلاً سی ڈی، کتاب، کتابچہ، پمفلٹ، کسی دینی پروگرام (براہ راست، نیٹ، ٹی وی وغیرہ) کی بذریعہ کال، پیغام کے ذریعہ دعوت دینا، نیکی کی دعوت میں شرم محسوس نہ کرنا، خود بھی دوسروں کے لئے مثال بننا وغیرہ

۴۔صبر کی نصیحت: نیکی کی دعوت پر آنے والی مشکلات پر پریشان نہ ہونا، کسی کو بُرا نہ کہنا، لوگوں کے مذاق سے مایوس ہو کر نیکی کی دعوت نہ چھوڑنا، اللہ ﷻ سے دعا کرنا، نیکی پر قائم رہنا، مشکلات آنے پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اسوۂ حسنہ اور پاکیزہ و بلند اخلاق و کردار کی مثال سامنے رکھنا، قرآنِ حکیم کے فرمان کے مطابق ہر مشکل کے بعد ملنے والی آسانی کا یقین رکھنا وغیرہ

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: (i) اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

(ii) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iv) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ آخرت سے غافل انسان کی کیا نشانیاں بتائی گئی ہیں؟

۲۔ ہمیں دوسروں کا ذکر کیسے کرنا چاہیئے؟

۳۔ انسان کی عظمت کس چیز میں ہے؟

۴۔ مال کی محبت کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۵۔ آخرت سے غافل رہنے والوں کی کیا سزا بتائی گئی ہے؟

۶۔ حطمہ کیا ہے؟

ربطِ سورت: سورۃ العصر میں آخرت کے ابدی خسارے سے بچنے والوں کی چار صفات و خصوصیات کا بیان تھا سورۃ الھمزہ میں بتایا گیا ہے کہ مال کو محبوب رکھنے والے آخرت میں نقصان میں ہوں گے۔ مزید ربط یہ کہ سورۃ العصر میں خسارے سے بچنے کے لئے ایمان لا کر نیک اعمال کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ سورۃ الھمزہ میں مال سے محبت رکھنے والے ایک بد اخلاق اور بخیل شخص کا کردار اور بُرا انجام بیان کیا گیا۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: کیسے شخص کو ہلاکت کی وعید سنائی جارہی ہے؟ — ا: آخرت سے غافل شخص کو۔

۲: آخرت سے غافل شخص کی کیا علامات بیان کی گئی ہیں؟ — ۲: (i) پیٹھ پیچھے عیب نکالنا۔ (ii) آمنے سامنے طعنہ دینا۔

آیت نمبر ۲: ا: آخرت سے غافل شخص کی کیا علامات بیان کی گئی ہیں؟ — ا: (iii) مال جمع کرنا (iv) مال کو گن گن کر رکھنا۔

آیت نمبر ۳: ا: آخرت سے غافل شخص کو اپنے مال سے کیا امید ہوتی ہے؟ — ا: وہ مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

آیت نمبر ۴: ا: آخرت سے غافل شخص کا انجام کیا ہو گا؟ — ا: وہ حُطَمَۃ میں پھینک دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۵: ا: حُطَمَۃُ کسے کہتے ہیں؟ — ا: جہنم کا ایک نام ہے۔

آیت نمبر ۶: ا: حُطَمَۃُ سے کیا مراد ہے؟ — ا: بھڑکائی ہوئی اللہ ﷻ کی آگ۔

آیت نمبر۷: ا: حُطَمَۃُ کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ا: آگ جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔

آیت نمبر۸: ا: حُطَمَۃُ کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ا: آگ جو جہنمیوں پر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی۔

آیت نمبر۹: ا: حُطَمَۃُ کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ا: آگ جو لمبے لمبے ستونوں کی طرح ہو گی۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) وَیۡلٌ کے کیا معنی ہیں؟

(الف) غیبت (ب) بشارت ✓ (ج) ہلاکت

(۲) بھڑکائی ہوئی اللہ ﷻ کی آگ کہاں تک پہنچ جائے گی؟

(الف) چہروں ✓ (ب) دلوں (ج) دماغوں

(۳) حُطَمَۃ سے کیا مراد ہے؟

(الف) جہنم کا گرم سایہ (ب) جہنم کا کھولتا پانی ✓ (ج) بھڑکائی ہوئی اللہ ﷻ کی آگ

(۴) اس سورت میں کیسے انسان کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) نیک ✓ (ب) آخرت سے غافل (ج) اللہ ﷻ کے محبوب

(۵) اس سورت میں لمبے ستونوں سے کیا مراد ہے؟

(الف) جہنم کی وادی ✓ (ب) جہنّم کی آگ (ج) جہنم کی عمارت

سوال ۲: نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیات نمبر تحریر کریں۔

آیت: ۱- عیب نکالنے اور طعنہ دینے والے

آیت: ۲- مال جمع کرنے والے

آیت: ۶- بھڑکائی ہوئی اللہ ﷻ کی آگ

آیت: ۷- دلوں تک پہنچنے والی آگ

آیت: ۹- لمبے لمبے ستونوں والی آگ

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں انسان کی کن بُرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

عیب نکالنا، طعنے دینا اور مال سے محبت کرنا۔

۲- جہنّم کی آگ کی کیا کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

بھڑکائی ہوئی اللہ ﷻ کی، دلوں تک پہنچنے والی، لمبے لمبے ستونوں کی طرح ہو گی۔

۳۔ اس سورت میں مال کے بارے میں انسان کا کیا طرز عمل بیان کیا گیا ہے؟

مال کو گنتا رہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ اس مال کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

۴۔ مال سے محبت کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جہنم کی آگ۔

۵۔ جہنّم کی آگ کہاں تک پہنچ جائے گی؟

جہنم کی آگ دلوں تک پہنچ جائے گی۔

عملی سرگرمی:

ا۔"نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ ﷻ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے"(صحیح بخاری) طلبہ کو یہ حدیث سنا کر ان سے پوچھیں جھگڑے یا غصہ کی صورت میں کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے۔

۲۔ طلبہ سے پوچھیں کہ فرض کریں آپ کسی دوست سے ناراض ہیں تو اس حدیث کی روشنی میں آپ دوسروں سے اس کا ذکر کیسے کریں گے؟ اور کس بات سے اجتناب کریں گے؟

غیبت اور چغلی کے بارے میں احادیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! غیبت کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر ایک ایسے عیب کے ساتھ کرو جو اس کو ناپسند ہو کسی نے پوچھا کہ یہ بتائیے اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو اس کی غیر موجودگی میں بیان کروں تو کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا بیان کیا ہوا عیب اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر تمہارا بیان کیا ہوا عیب اس میں موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ یا مکہ کے باغات میں تشریف لے گئے، تو دو آدمیوں کی آواز سنی، جن پر قبروں میں عذاب ہو رہا تھا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں پر کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں (بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا، پھر آپ ﷺ نے ایک (کھجور کی) تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے، ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب میں کمی ہو جائے۔(صحیح بخاری)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں چغلخور داخل نہ ہو گا۔(صحیح بخاری)

قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس قصّہ کا مختصر خلاصہ (صفحہ نمبر ۷۷ سے ۷۸) عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: اس قصّہ کا مختصر خلاصہ (صفحہ نمبر ۷۹ سے ۸۰) عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۳: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۸۱ سے ۸۳) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۴: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۸۴ سے ۸۶) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۵: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (س صفحہ نمبر ۸۷ اور ۸۸) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۶: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔

مقاصدِ مطالعہ:

اس قصّہ کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا مقام و مرتبہ عطا فرمایا؟

۲۔ آپ علیہ السلام نے قوم کو سورج، چاند اور ستاروں کے بارے میں کیا سمجھایا؟

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم پر بتوں کی حقیقت کیسے واضح کی؟

۴۔ نمرود کے ساتھ آپ علیہ السلام کا کیا مکالمہ ہوا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

۵۔ نمرود نے آپ علیہ السلام سے کیا سلوک کیا؟

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہاں ہجرت فرمائی؟

۷۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کن کن آزمائشوں سے گزارا؟

۸۔ خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر میں حضرت ابرہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا کیا کردار تھا؟

۹۔ حج کے حوالہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟

۱۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر کون اجنبی مہمان آئے اور ان کی آمد کا مقصد کیا تھا؟

آیت بہ آیت تشریحی نکات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر اور اپنی قوم کو توحید کی دعوت (سورۃ الانعام: ۷۴ تا ۸۳)

آیت نمبر ۷۴: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر کو کس چیز کی طرف متوجہ کیا؟ ۱: بتوں کو معبود بنانے کے شرک سے بچنے کی طرف متوجہ کیا۔

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کس گمراہی میں ملوث تھی؟ ۲۔ شرک کی گمراہی میں ملوث تھی۔

آیت نمبر ۷۵: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو کن چیزوں کا مشاہدہ کرایا؟ ۱: آسمان وزمین کے عجائبات کا۔ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمان وزمین کے عجائبات کیوں دکھائے؟ ۲: تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یقین قلبی حاصل ہو اور وہ اپنی قوم کو پورے انشراح صدر (دلی اطمینان) کے ساتھ دعوت دے سکیں۔

آیت نمبر ۷۶: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا دیکھا؟ ۱: ستارہ۔ ۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو دعوت دینے کا طریقہ اختیار فرمایا؟ ۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو غور وفکر کی دعوت دینے کے لئے یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ چاند ستاروں اور سورج کو دیکھ کر پہلے اپنی قوم کی زبان میں بات کی۔ تاکہ ستارہ پرستوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکیں اور ستارے کی اصل حقیقت اُن کے سامنے واضح کر سکیں کہ جو خود ڈوب جائے وہ رب نہیں ہو سکتا۔

علمی بات: آپ علیہ السلام کا مقصد یہ تھا کہ یہ ستارہ قوم کے خیال میں پروردگار ہے، آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ بات تسلیم کرنے کے قابل ہے یا نہیں؟ چنانچہ جب ستارہ بھی ڈوبا اور چاند بھی اور آخر میں سورج بھی تو ہر موقع پر انہوں نے اپنی قوم کو یاد دلایا کہ یہ تو ناپائیدار اور تغیر پذیر چیزیں ہیں، جو چیز خود ناپائیدار ہو اور اس پر تغیرات طاری ہوتے رہتے ہوں، اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ پوری کائنات کی پرورش کر رہی ہے، کیسی غیر معقول بات ہے، لہٰذا انہوں نے چاند ستاروں یا سورج کو جو یہ کہا تھا کہ یہ میرا رب ہے وہ اپنے عقیدے کے مطابق نہیں بلکہ اپنی قوم کے عقیدے کی لغویت اور برائی ظاہر کرنے کے لئے فرمایا تھا۔

علمی بات: ہر نبی علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم کے مطابق نبی ہوتا ہے۔ البتہ اس کی نبوت کا ظہور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی منشا کے مطابق متعین وقت پر ہوتا ہے۔ کسی نبی علیہ السلام پر کوئی لمحہ حالتِ کفر وشرک میں نہیں گزرا۔

آیت نمبر ۷۷: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا دیکھا؟ ۱: چاند۔

۲: جب چاند غائب ہو گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو کیا نصیحت کی؟ ۲: غائب ہو جانے والی چیزوں کو پوجنا ہدایت سے محرومی کا نتیجہ ہے۔

آیت نمبر ۷۸: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا دیکھا؟ ۱: سورج۔

۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس چیز سے اعلان برات یعنی (بیزاری کا اظہار) کیا؟ ۲: سورج کو پوجنے کے شرک سے۔

آیت نمبر ۷۹: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شرک کی نفی کرنے کے بعد کیا اعلان کیا؟ ۱: کہ میں تو سورج، چاند، ستاروں کے بنانے والے یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رخ کرتا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

آیت نمبر ۸۰: ۱: ابراہیم علیہ السلام کی توحید کی دعوت پر قوم کا کیا ردعمل تھا؟ ۱: قوم نے اُن سے جھگڑا کیا۔ ۲: قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑا کیوں کیا؟ ۲: کیوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی دعوت دے رہے تھے۔ ۳: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اصل خوف کس کا تھا؟ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نہ کہ بتوں کا۔

آیت نمبر ۸۱: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو کیا نصیحت کی؟ ۱: تمہیں تو بتوں کے بجائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے جس نے شرک کی کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ ۲: دو فریقوں سے کون مراد ہیں؟ ۲: ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور دوسرے بتوں کو پوجنے والے۔

آیت نمبر ۸۲: ۱: دو فریقوں میں سے امن میں کون ہوتا ہے؟ ۱: وہ جو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اُس کے ساتھ شرک نہیں کرتا یہی امن میں رہتا ہے اور ایسا شخص ہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۸۳: ۱: اللہ ﷻ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن کی قوم کے خلاف کیا دلیل دی؟ ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیان جو مناظرہ ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جن دلائل سے اپنے ان مخالفین پر غالب آئے سو یہ دلائل اللہ ﷻ کے عطا فرمائے ہوئے تھے اور علم و فہم اور نبوت و رسالت سے سرفراز فرما کر اللہ ﷻ جس کے چاہے درجات بلند فرمادے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ (سورۃ الانعام: ۸۴ تا ۹۰)

آیت نمبر ۸۴: ۱: اللہ ﷻ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا عطا فرمایا؟ ۱: بیٹا یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ ۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کے علاوہ کس نعمت کی بشارت ملی؟ ۲: پوتے یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی۔ ۳: اللہ ﷻ نے ان کو کیا سند عطا فرمائی؟ ۳: تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہدایت پر تھے اور نیک لوگ تھے۔ ۴: اس آیت میں کن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے؟ ۴: حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام۔

آیت نمبر ۸۵: ۱: کن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے؟ ۱: حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام۔

۲: اللہ ﷻ نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کو کیا سند عطا فرمائی؟ ۲: یہ سب نیک لوگ تھے۔

آیت نمبر ۸۶: ۱: کن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے؟ ۱: حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام۔

۲: اللہ ﷻ نے ان انبیاء علیہم السلام کو کیا سند عطا فرمائی؟ ۲: انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ ﷻ نے تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

آیت نمبر ۸۷: ۱: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے باپ دادا، اولادوں اور بھائیوں میں سے کچھ کو اللہ ﷻ نے کس کام کے لئے چُنا؟ ۱: انسانیت تک اللہ ﷻ کے پیغام کو پہنچانے یعنی نبوت و رسالت کے کام کے لئے چُن لیا۔ ۲: صراط مستقیم کیا ہے؟ ۲: وہ سیدھا راستہ جس پر چل کر انسان ہدایت اور اللہ ﷻ کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے۔

آیت نمبر ۸۸: ۱: انبیاء کرام علیہم السلام کے توسط سے مشرکین کو کیا نصیحت کی گئی؟ ۱: اگر بفرض محال یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی شرک کرتے تو ان کے بھی تمام اعمال ضائع ہو جاتے لہٰذا تم ایک اللہ ﷻ کو مان کر تمام معبودانِ باطل کی نفی کرو ورنہ تمہارے بھی تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۸۹: ۱: تمام انسانیت کو اللہ ﷻ نے کن کے ذریعے سے ہدایت دی؟ ۱: کتاب، احکاماتِ شریعت اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے۔

۲: اگر ایک قوم اللہ ﷻ کے احکامات کا انکار کرے تو دنیا میں اس کی کیا سزا ہے؟ ۲: اللہ ﷻ اس قوم پر ایک ایسی قوم لے آتا ہے جو اللہ ﷻ کے احکامات کا انکار نہیں کرتی بلکہ اس کی فرماں برداری اختیار کرتی ہے۔

آیت نمبر ۹۰: ۱: نبی کریم ﷺ کو کیا حکم دیا گیا؟ ۱: آپ ﷺ اللہ ﷻ کے ان ہدایت یافتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح ہدایت کی پیروی فرمائیں۔

۲: کیا انبیاء کرام علیہم السلام دعوت و تبلیغ پر اپنی قوم سے اجر طلب کرتے تھے؟ ۲: جی نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت بے لوث تھی۔

۳: دین کی دعوت دینے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ ۳: اُس کی دعوت اخلاص کے ساتھ ہو یعنی وہ صرف اللہ ﷻ کی رضا کے لئے دعوت و تبلیغ کرے نہ کہ دنیا کے مال و اسباب کے لئے۔ ۴: قرآنِ حکیم کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟ ۴: تمام جہان والوں (اور سب جہانوں) کے لئے نصیحت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر اور قوم کو توحید کی دعوت (سورۃ الشعراء: ۶۹ تا ۷۷)

آیت نمبر ۶۹: ۱: آپ ﷺ کو کس نبی علیہ السلام کا قصّہ بیان کرنے کا حکم ملا؟ ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصّہ بیان کرنے کا حکم ملا۔

آیت نمبر ۷۰: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر اور قوم سے کیا سوال کیا؟ ۱: کہ تم کن کی عبادت کرتے ہو؟

آیت نمبر ۷۱: ۱: قوم نے کیا جواب دیا؟ ۱: انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور اُن کی پوجا سے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

آیت نمبر ۷۲: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی بے بسی ظاہر کرنے کے لئے قوم سے کیا سوال کیا؟ ۱: جب تم ان بتوں کو پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری

پکار کا جواب دیتے ہیں؟

آیت نمبر ۷۳: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی بے بسی ظاہر کرنے کے لئے قوم سے کیا سوال کیا؟ ا: کیا یہ بت تمہیں کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں؟

آیت نمبر ۷۴: ا: قوم نے شرک کی کیا دلیل پیش کی؟ ا: ہم نے اپنے باپ دادا کو بت پرستی پر پایا اس لئے ہم بھی ایسا کر رہے ہیں۔

آیت نمبر ۷۵: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو کس چیز کی دعوت دی؟ ۵: بت پرستی پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی کہ ان بتوں کی پوجا کرنے کے بجائے حقیقی معبود اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر ۷۶: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو کس چیز کی دعوت دی؟ ا: بت پرستی پر غور و فکر کی جن بتوں کو اُن کے باپ دادا پوجتے تھے وہ کتنے بے بس اور لاچار ہیں۔

آیت نمبر ۷۷: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کن کو دشمن قرار دیا؟ ا: بتوں کو۔

۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوست کس کو قرار دیا؟ ۲: اللہ تعالیٰ کو جو تمام جہان والوں (اور تمام جہانوں) کا رب ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ توحید (سورۃ الشعراء: ۷۸ تا ۸۲)

آیت نمبر ۷۸: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی کیا صفات بیان فرمائیں؟ ا: اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے اور وہ ہی ہدایت دیتا ہے۔

آیت نمبر ۷۹: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اور کیا صفات بیان فرمائیں؟ ا: اللہ تعالیٰ ہی کھلاتا ہے اور وہ ہی پلاتا ہے۔

آیت نمبر ۸۰: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اور کیا صفت بیان فرمائی؟ ا: وہی بیماروں کو شفا دیتا ہے۔

آیت نمبر ۸۱: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی مزید کیا صفات بیان فرمائیں؟ ا: وہی موت دیتا ہے اور وہ ہی زندگی بخشتا ہے۔

آیت نمبر ۸۲: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی مزید کیا صفت بیان فرمائی؟ ا: وہی خطائیں بخشنے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعائیں (سورۃ الشعراء: ۸۳ تا ۸۸)

آیت نمبر ۸۳: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ ا: حکمت عطا فرما اور نیک لوگوں کا ساتھ نصیب فرما۔

آیت نمبر ۸۴: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اور کیا دعا مانگی؟ ا: بعد میں آنے والوں میں میرا ذکر خیر جاری فرما۔

آیت نمبر ۸۵: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اور کیا دعا مانگی؟ ا: نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

آیت نمبر ۸۶: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مزید کیا دعا مانگی؟ ا: میرے گمراہ باپ کو بخش دے۔

آیت نمبر ۸۷: ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مزید کیا دعا مانگی؟ ا: مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔

آیت نمبر ۸۸: ا: مال اور اولاد کی کیا حقیقت ہے؟ ا: کافر و مشرک کے لئے مال و اولاد صرف دنیا میں برتنے کی چیزیں ہیں جبکہ آخرت میں انہیں ان کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

فرماں برداروں اور نافرمانوں کا انجام (سورۃ الشعراء: ۸۹ تا ۱۰۴)

آیت نمبر ۸۹: ا: سلامتی والے دل سے کیا مراد ہے؟ ا: وہ دل جو نورِ ایمان سے روشن ہو۔

آیت نمبر ۹۰: ا: جنت کس کے قریب کی جائے گی؟ ا: متقیوں کے۔

۲: متقی کون ہوتے ہیں؟ ۲: جو اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچتے ہیں اور اُس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۱: ۱: جہنم کس کے لئے ظاہر کر دی جائے گی؟ ۱: گمراہوں کے لئے۔

۲: گمراہ کون ہوتے ہیں؟ ۲: جو دنیا میں سیدھی راہ سے ہٹ جائیں اور اللہ ﷻ کے ساتھ شرک کریں اور اُس کے احکامات پر عمل نہ کریں۔

آیت نمبر ۹۲: ۱: گمراہوں سے روزِ قیامت کیا پوچھا جائے گا؟ ۱: کہاں ہیں وہ سب جن کو تم دنیا میں اللہ ﷻ کے سوا پوجتے تھے۔

آیت نمبر ۹۳: ۱: بتوں کی بے بسی کو کیسے واضح کیا گیا؟ ۱: نہ وہ اپنے پجاریوں کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی بدلہ لینے پر قادر ہیں۔

آیت نمبر ۹۴: ۱: بتوں اور اُن کی پوجا کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟ ۱: جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔

آیت نمبر ۹۵: ۱: شیطان اور اس کے لشکر کا کیا انجام ہوگا؟ ۱: وہ سب جہنم میں ڈالیں جائیں گے۔

آیت نمبر ۹۶: ۱: گمراہ جہنم میں ایک دوسرے سے کیوں جھگڑتے ہوں گے؟ ۱: وہ ایک دوسرے کو الزام دیں گے کہ تمہاری وجہ سے ہم جہنم میں ڈالے گئے۔

آیت نمبر ۹۷: ۱: گمراہ جہنم میں کس چیز کا اعتراف کریں گے؟ ۱: بے شک ہم ہی گمراہ تھے۔

آیت نمبر ۹۸: ۱: گمراہوں نے جہنم میں جانے کی کیا وجہ بتائی؟ ۱: وہ بتوں کو اللہ ﷻ کے برابر ٹھہراتے تھے۔

آیت نمبر ۹۹: ۱: مشرک و نافرمان اپنے گمراہ ہونے کا الزام کس کو دیں گے؟ ۱: ان بتوں کو جن کو وہ دنیا میں پوجتے تھے اور ان کافروں کو جنہوں نے انہیں گمراہ کیا۔

آیت نمبر ۱۰۰: ۱: قیامت کے دن گمراہ کیا حسرت کریں گے؟ ۱: آج ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔

آیت نمبر ۱۰۱: ۱: قیامت کے دن گمراہ اور کیا حسرت کریں گے؟ ۱: آج ہمارا کوئی دوست نہیں جو ہمیں عذاب سے بچا سکے۔

آیت نمبر ۱۰۲: ۱: قیامت کے دن گمراہ مزید کیا حسرت کریں گے؟ ۱: کاش ایک دفعہ اور دنیا میں بھیج دیئے جائیں تاکہ ایمان والوں میں شامل ہوں۔

آیت نمبر ۱۰۳: ۱: اس واقعہ میں کیا نشانی ہے؟ ۱: لوگ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور اللہ ﷻ کی نافرمانی کو چھوڑ کر پوری زندگی اُس کے احکامات پر عمل کریں اور اُس کی رضا اور جنت حاصل کریں۔ ۲: گمراہوں کی اکثریت کا کیا حال تھا؟ ۲: ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

آیت نمبر ۱۰۴: ۱: رب کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟ ۱: وہ غالب اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزر کو توحید کی دعوت (سورۃ الانبیاء: ۵۱ تا ۵۷)

آیت نمبر ۵۱: ۱: اللہ ﷻ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کس احسان کا ذکر فرمایا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ نے اُنہیں شروع ہی سے (ان کی شان کے مطابق) کامل بصیرت عطا فرمائی۔ ۲: ہم پہلے سے ابراہیم کو جاننے والے تھے سے کیا مراد ہے؟ ۲: اللہ ﷻ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یقین و توکل، ہمت و استقامت اور ان کی شانِ تسلیم و رضا کو خوب جاننے والا تھا۔

آیت نمبر ۵۲: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر اور قوم سے بتوں کے بارے میں کیوں سوال کیا؟ ۱: تاکہ بتوں کی بے بسی اُن پر واضح ہو جائے۔

آیت نمبر ۵۳: ۱: وہ لوگ بتوں کی پوجا کیوں کرتے تھے؟ ۱: کیوں کہ یہ اُن کے گمراہ باپ دادا کا طریقہ تھا۔

آیت نمبر ۵۴: ۱: بتوں کی پوجا کرنا کیسا ہے؟ ۱: بہت بڑی گمراہی ہے۔

آیت نمبر ۵۵: ۱: قوم نے بتوں کی پوجا کرنے سے روکنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا سوال کیا؟ ۱: کیا آپ حق لائے ہیں یا کھیل رہے ہیں؟

آیت نمبر ۵۶: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید باری تعالیٰ کی کیا دلیل پیش کی؟ ۱: اللہ ﷻ آسمان و زمین کا رب اور اُن کا خالق ہے اور میں اس پر گواہ ہوں۔

آیت نمبر ۵۷: ۱: دلائل سے بتوں کی بے بسی نہ ماننے پر ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو سمجھانے کے لئے کس تدبیر کا ارادہ فرمایا؟ ۱: قوم کی غیر موجودگی میں اُن کے بتوں کو توڑ کر بتوں کی بے بسی کو قوم کے سامنے واضح کرنے کی تدبیر کا ارادہ فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بت خانہ (سورۃ الانبیاء:۵۸ تا ۶۷)

آیت نمبر ۵۸: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ۱: تمام بتوں کو توڑ دیا سوائے ایک بڑے بت کے۔ ۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو کیوں توڑا؟ ۲: تاکہ بت پرست قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھیں اور وہ قوم کو بتوں کی بے بسی اور لاچارگی کا مشاہدہ کرا سکیں۔

آیت نمبر ۵۹: ۱: قوم نے بتوں کا حال دیکھ کر کیا کہا؟ ۱: جس نے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ کیا ہے وہ یقیناً ظالم ہے۔

آیت نمبر ۶۰: ۱: قوم نے بتوں کے توڑنے کا الزام کس پر لگایا؟ ۱: انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام لگایا۔

۲: بتوں کے توڑنے میں قوم کی توجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کیوں گئی؟ ۲: کیوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں کی نفی کیا کرتے تھے۔

آیت نمبر ۶۱: ۱: قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے کیا طے کیا؟ ۱: ان سے قوم کے سامنے اقرارِ جرم کرایا جائے۔

آیت نمبر ۶۲: ۱: قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا پوچھا؟ ۱: کیا تم نے ہمارے بتوں کا یہ حال کیا ہے؟

آیت نمبر ۶۳: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو کیا جواب دیا؟ ۱: انہوں نے (بطورِ طنز) کہا کہ اس بڑے صحیح سالم بت سے پوچھو یا ان ٹوٹے ہوئے بتوں سے پوچھو اگر یہ بول سکیں۔ ۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں سے پوچھنے کا کیوں کہا؟ ۲: تاکہ لوگ سوچیں کہ یہ بت بول نہیں سکتے، اپنی حفاظت نہیں کرسکتے تو یہ ہماری دعاؤں کا جواب کیسے دے سکتے ہیں اور ہماری حفاظت کیسے کرسکتے ہیں۔

آیت نمبر ۶۴: ۱: قوم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب کا کیا اثر ہوا؟ ۱: لوگوں کو بتوں کی بے بسی کا احساس ہوا اور ان کو شرمندگی ہوئی اور اُنہوں نے دل میں کہا کہ ہم ہی ظالم ہیں۔ ۲: ظلم کے لغوی معنی کیا ہیں؟ ۲: کسی شے کو اُس کے اصل مقام سے ہٹا دینا۔

عملی پہلو: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ (سورۃ لقمان: آیت: ۱۳) اس لئے ہمیں شرک سے بچنا چاہیئے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیئے۔

آیت نمبر ۶۵: ۱: قوم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب کا کیا اثر ہوا؟ ۱: شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا اور کہا کہ یہ بت بول نہیں سکتے۔

آیت نمبر ۶۶: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو کیسے سمجھایا؟ ۱: کیا تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو چھوڑ کر ان بتوں کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچاسکتے ہیں نہ نقصان۔

آیت نمبر ۶۷: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے سامنے بتوں کی مذمت کیسے کی؟ ۱: افسوس ہے تمہاری عقلوں پر کہ تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو چھوڑ کر ان حقیر بتوں کی پوجا کرتے ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بادشاہ نمرود کی آگ (سورۃ الانبیاء:۶۸ تا ۷۳)

آیت نمبر ۶۸: ۱: قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف کیا اقدام کیا؟ ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلانے کا منصوبہ بنایا۔

۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا کر قوم کیا کرنا چاہتی تھی؟ ۲: اپنے بتوں کی مدد کرنا اور بتوں کو توڑنے کا بدلہ لینا۔

آیت نمبر ۶۹: ۱: قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو کیا نتیجہ نکلا؟ ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

۲: آگ کا کام تو جلانا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے کیوں نہیں جلایا؟ ۲: دنیا کی تمام چیزوں میں تاثیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کہ جب چاہے کسی بھی چیز کی تاثیر کو ختم کردے یا تبدیل کردے آگ کا کام جلانا ہے لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ ۳: آگ کو سلامتی والی ہو جانے کا حکم کیوں ملا؟ ۳: یعنی آگ اتنی ٹھنڈی نہ ہو جائے کہ جس کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان پہنچے۔

آیت نمبر ۷۰: ۱: قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا بُری چال چلی؟ ۱: اُن کو آگ میں جلا کر ختم کرنے کی چال چلی۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قوم کی چال کے ساتھ کیا کیا؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کر کے اُن کی چال ناکام بنادی۔

آیت نمبر ۷۱: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کن کو نجات دی؟ ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کو۔

۲: حضرت لوط علیہ السلام کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا؟ ۲: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔

۳: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس سرزمین کی طرف ہجرت کی؟ ۳: شام و فلسطین کی طرف جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے برکت رکھی تھی۔

۴: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شام و فلسطین میں کیسی برکتیں رکھیں؟ ۴: مادی بھی اور روحانی بھی۔ مادی اعتبار سے فلسطین زرخیز ترین علاقوں میں سے ہے اور روحانی اعتبار سے کئی ہزار انبیاء علیہم السلام اس سرزمین میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھیجے۔

آیت نمبر ۷۲: ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کن نعمتوں سے نوازا؟ ۱: بیٹے اسحٰق (علیہ السلام) اور پوتے یعقوب (علیہ السلام) عطا فرمائے۔

۲: حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کس زوجہ سے ہوئی؟ ۲: حضرت سارہ علیہا السلام سے۔ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ ۳: ان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کامل نیک بنایا۔

آیت نمبر ۷۳: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی اولاد پر کیا عنایت فرمائی؟ ۱: اُن کو امام بنایا یعنی نبوت سے سرفراز فرمایا۔

۲: ان انبیاء کرام علیہم السلام کی بنیادی ذمہ داری کیا بیان فرمائی گئی؟ ۲: وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت دیتے اور رہنمائی کرتے تھے۔ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان انبیاء علیہم السلام پر کیا وحی فرمائی؟ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کی طرف نیک کام کرنے کی، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی فرمائی۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کس کی پوجا کرتی تھی؟

(الف) زمین، آسمان اور پہاڑوں ✓(ب) سورج، چاند، ستارے اور بتوں (ج) جن، فرشتوں اور روحوں

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس بادشاہ کو توحید کی دعوت دی؟

(الف) ذوالقرنین (ب) فرعون ✓(ج) نمرود

(۳) کس نے سب سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے؟

(الف) حضرت سارہ علیہا السلام ✓(ب) حضرت ہاجرہ علیہا السلام (ج) حضرت مریم علیہا السلام

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں کون اجنبی مہمان بن کر آئے؟

✓(الف) فرشتے (ب) جنات (ج) مکّہ کے لوگ

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم پر کہاں چھوڑ آئے؟

(الف) فلسطین (ب) عراق ✓(ج) مکّہ

سوال ۲: نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر کو توحید کی دعوت دی۔ ۲۔ آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتوں کی پوجا نہ کرنے پر اپنے گھر سے نکال دیا۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے بتوں کو توڑ دیا۔ ۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم نے آگ میں ڈال دیا۔

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور بھتیجے کے ساتھ مصر کی طرف ہجرت فرمائی۔

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا فرماں بردار بیٹا عطا فرمایا۔

۷۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کریں۔

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر کعبہ کی تعمیر فرمائی۔ ۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کا حج کرنے کے لئے لوگوں کو پکارا۔

۱۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر فرشتے انسانی شکل میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری دینے آئے۔

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- ہمیں دعوت کے کام کا آغاز کہاں سے کرنا چاہیئے؟ ہمیں دین کی دعوت کا آغاز اپنے گھر اور قریبی رشتہ داروں سے کرنا چاہیئے۔

۲- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکے جانے کا کیا نتیجہ نکلا؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اِس آگ میں کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

۳- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو کیوں توڑا؟ تا کہ اُن بتوں کی قوم کے سامنے بے بسی واضح ہو جائے۔

۴- حضرت ابرہیم علیہ السلام نے کیا خواب دیکھا؟ وہ اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل (علیہ السلام) کو ذبح کر رہے ہیں۔

۵- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا القاب عطا فرمائے گئے؟ خلیل اللہ، امام الناس، ابو الانبیاء۔

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ اوّل)

طریقۂ تدریس:

سبق نمبرا: اس قصّہ کا مختصر خلاصہ عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر۲: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۹۶ سے ۹۸) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر۳: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۹۹) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر۴: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔

مقاصدِ مطالعہ:

اس قصّہ کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا مقام و مرتبہ عطا فرمایا؟

۲۔ بنی اسرائیل کون تھے؟

۳۔ فرعون کے کیا جرائم تھے؟

۴۔ نجومیوں نے فرعون کو کیا خبر دی؟

۵۔ فرعون نے نجومیوں کی خبر پر کیا فیصلہ کیا؟

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیسے انتظام فرمایا؟

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں کیسے پہنچے؟

۸۔ فرعون کی بیوی نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھنے کے بعد کیا فیصلہ کیا؟

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کی طرف لوٹانے کی کیا تدبیر فرمائی؟

۱۰۔ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قبطی کی ہلاکت کا کیا معاملہ تھا؟

۱۱۔ فرعون اور قوم کے سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف کیا قدم اُٹھانا چاہا؟

۱۲۔ قبطی کے قتل کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے کہاں تشریف لے گئے؟

آیت بہ آیت تشریحی نکات

۱- فرعون کا بنی اسرائیل پر ظلم و ستم (سورۃ القصص: ۱ تا ۶)

آیت نمبرا: ۱: حروف مقطعات کیا ہوتے ہیں؟ ۱: ایسے حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھتے ہیں۔ حروف مقطعات کا علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہے۔

۲: قرآن حکیم میں کسی ایک مقام پر حروف مقطعات کی کم از کم تعداد کتنی ہے؟

۲: ایک مثلاً ق، ص، ن وغیرہ۔ ۳: قرآن حکیم میں کسی ایک مقام پر حروف مقطعات کی زیادہ سے زیادہ تعداد کتنی ہے؟ ۳: پانچ۔ مثلاً سورۃ مریم میں کٓهٰیٰعٓصٓ۔

۴: حروفِ تہجی میں سے کتنے حروف "حروفِ مقطعات" کے طور پر استعمال ہوئے ہیں؟ ۴: ۱۴ حروف (ا، ح، ر، س، ص، ط، ع، ق، ک، ل، م، ن، ھ، ی)۔

آیت نمبر ۲: ۱: اس آیت میں کس کتاب کا ذکر ہے؟ ۱: قرآنِ حکیم کا۔ ۲: قرآن حکیم کی کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ ۲: یہ واضح کتاب ہے۔

۳: آیت کسے کہتے ہیں؟ ۳: قرآن کی سب سے چھوٹی اکائی (unit) آیت کہلاتی ہے۔ ۴: قرآن میں کل کتنی آیات ہیں؟ ۴: ۶۲۳۶ آیات۔

۵: آیت کے معنیٰ کیا ہیں؟ ۵: نشانی جسے دیکھ کر بھولی ہوئی شے یاد آجائے۔

آیت نمبر ۳: ۱: کن کے واقعات سنائے جارہے ہیں؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کن کے لئے سنایا جارہا ہے؟ ۲: ایمان لانے والوں کے لئے۔

آیت نمبر ۴: ۱: فرعون کے کن جرائم کا ذکر ہے؟ ۱: (i) زمین میں سرکش تھا (ii) لوگوں کے درمیان طبقاتی تقسیم کردی تھی (iii) بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا تھا۔ (iv) بنی اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کردیتا تھا اور اُن کی بیٹیوں کو کام کی غرض سے زندہ رکھتا تھا۔ (v) زمین میں فساد مچارہا تھا۔ ۲: فرعون کو اس آیت میں کیا کہا گیا ہے؟ ۲: فرعون فساد مچانے والوں میں سے تھا۔ ۳: فساد سے کیا مراد ہے؟ ۳: حد اعتدال سے تجاوز کر جانا یعنی سیدھی راہ کو چھوڑ دینا۔

آیت نمبر ۵: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس پر احسان کا ارادہ فرمایا؟ ۱: ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور بنادیئے گئے تھے یعنی بنی اسرائیل پر۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کس احسان کا ارادہ فرمایا؟ ۲: انہیں امام اور وارث بنانے کا ارادہ فرمایا۔

آیت نمبر ۶: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کس احسان کا ارادہ فرمایا؟ ۱: زمین میں غلبہ واستحکام اور اختیار دینے کا اور فرعون اور اس کے لشکروں کی ہلاکتوں کا۔

۲: ہامان کون تھا؟ ۲: فرعون کا وزیر تھا۔ ۳: فرعون اور ہامان کس چیز سے ڈرتے تھے؟ ۳: اپنی بادشاہت کے ختم ہوجانے سے ڈرتے تھے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اُن کی حفاظت کا انتظام (سورۃ القصص:۷)

آیت نمبر ۷: ۱: وحی کسے کہتے ہیں؟ ۱۔ لغوی اعتبار سے پوشیدہ طریقہ سے خبر دینے کو وحی کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وحی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وہ کلام ہے جو اس نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے کسی طریقے سے کیا ہو۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر وحی کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کے دل میں ایک بات ڈال دی۔ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر کیا وحی فرمائی؟ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل ہونے سے بچانے کے لئے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیں۔ ۴: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے کیا وعدہ فرمایا؟ ۴: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ اُن کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

۵: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا خبر دی؟ ۵: کہ ہم انہیں رسول بنائیں گے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے محل میں (سورۃ القصص:۸ تا ۱۳)

آیت نمبر ۸: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گود لینے پر کیا بیان فرمایا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے لئے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنے۔

۲: فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا فرمایا؟ ۲: وہ سب خطاکار تھے۔

۳: انہوں نے کیا گناہ کیا تھا؟ ۳: شرک کیا، بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کو جھٹلایا۔

آیت نمبر ۹: ۱: فرعون کی بیوی کون تھیں؟ ۱: حضرت آسیہ (علیہا السلام) جو کہ نیک خاتون تھیں جن کا ذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ التحریم میں بھی فرمایا۔

۲: حضرت آسیہ (علیہا السلام) نے فرعون کو کیا مشورہ دیا؟ ۲: اس بچہ (موسیٰ علیہ السلام) کو قتل نہ کرو شاید یہ ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔

۳: آلِ فرعون کس انجام سے بے خبر تھے؟ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے ہو کر آلِ فرعون کی ہلاکت کا باعث بننے والے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل کیوں بے قرار ہوا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جدائی میں۔

۲: وہ کون سا راز تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ظاہر کرنے والی تھیں؟ ۲: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے بیٹے ہیں۔

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ راز کو ظاہر کیوں نہ کر سکیں؟ ۳: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن کے دل کو مضبوط فرمایا۔

۴: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کو کیوں مضبوط فرمایا؟ ۴: تاکہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائیں۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اُن کی بہن کو کیا نصیحت کی؟ ۱: تم صندوق کے پیچھے پیچھے جاؤ۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے حکم پر ان کی بہن نے کیسے عمل کیا؟ ۲: وہ صندوق کو دیکھتی ہوئی احتیاط سے اس کے پیچھے چلتی رہیں اور کسی کو بھی ان کے تعاقب کرنے کی خبر نہ ہوئی۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کی طرف لوٹانے کی کیا تدبیر فرمائی؟ ۱: ملکہ نے محل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لئے کئی دائیوں کو بلوایا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی بھی دائی کا دودھ نہیں پیا۔ یہاں تک کہ اُن کی بہن اُن کی والدہ کو لے آئیں۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کی طرف کیوں لوٹایا؟ ۱: تاکہ اُنہیں اطمینان حاصل ہو، اُن کا غم دور ہو جائے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جائے۔ ۲: اکثر لوگ کیا نہیں جانتے؟ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تدبیر ہی پوری ہو کر رہتی ہے۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قبطی کا بلا ارادہ قتل (سورۃ القصص: ۱۴ تا ۲۱)

آیت نمبر ۱۴: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جوانی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا عطا فرمایا؟ ۱: علم و حکمت۔

۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کیسے لوگوں کو اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے؟ ۲: نیک لوگوں کو۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کس شہر میں داخل ہوئے؟ ۱: مصر میں۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں کس وقت داخل ہوئے؟ ۲: جب لوگ آرام کر رہے تھے۔ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شہر میں کیا دیکھا؟ ۳: دو بندوں کو لڑتے ہوئے دیکھا جن میں ایک قبطی اور دوسرا اسرائیلی تھا۔

۴: قبطی کسے کہتے ہیں؟ ۴: آل فرعون کو قبطی بھی کہتے ہیں۔ ۵: اسرائیلی کسے کہتے ہیں؟ ۵: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والوں کو۔

۶: کون شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گروہ میں سے تھا؟ ۶: اسرائیلی۔ ۷: کون شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں میں سے تھا؟ ۷: قبطی۔

۸: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے کس نے پکارا؟ ۸: اسرائیلی نے۔ ۹: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کس کی مدد فرمائی؟ ۹: اسرائیلی کی۔

۱۰: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسرائیلی کی کیسے مدد کی؟ ۱۰: قبطی کے ایک مُکا مار کر۔ ۱۱: مُکے کا نتیجہ کیا نکلا؟ ۱۱: قبطی ہلاک ہو گیا۔

۱۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کی ہلاکت پر کیا تبصرہ فرمایا؟ ۱۲: یہ کام شیطان کی طرف سے ہے کیوں کہ موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ اسے قتل کرنے کا نہیں تھا۔

۱۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان کے بارے میں کیا تبصرہ فرمایا؟ ۱۳: وہ انسان کو گمراہ کرنے والا اور اُس کا کھلا دشمن ہے۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عمل (یعنی بلا ارادہ قتل خطاء) پر کیا کیا؟ ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے استغفار کی۔ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے استغفار کا کیا جواب دیا؟ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ ۳: اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن صفاتی ناموں کا ذکر ہے؟

۳: الغفور (بہت بخشنے والا) اور الرحیم (نہایت رحم فرمانے والا)۔

آیت نمبر ۱۷: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا انعام فرمایا؟ ۱: انہیں بخش دیا۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کیا وعدہ فرمایا؟ ۲: کسی مجرم کی مدد نہیں کروں گا۔

آیت نمبر ۱۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس بات کا ڈر تھا؟ ۱: اس واقعہ کی خبر پہنچنے پر کہیں فرعون انہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اگلے دن کیا دیکھا؟ ۲: وہی اسرائیلی ایک دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے۔

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس نے مدد کے لئے پکارا؟ ۳: اسی اسرائیلی نے۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسرائیلی کو کیا جواب دیا؟ ۴: تم ہی گمراہ ہو۔

آیت نمبر ۱۹: ۱: موسیٰ علیہ السلام نے کسے پکڑنے کا ارادہ فرمایا؟ ۱: قبطی کو۔ ۲: موسیٰ علیہ السلام کو آگے بڑھتے دیکھ کر اسرائیلی کو کیا خدشہ ہوا؟ ۲: کہ موسیٰ علیہ السلام اُسے مارنے آرہے ہیں۔ ۳: اسرائیلی نے گھبرا کر کیا کیا؟ ۳: راز کو فاش کر دیا اور کہا کہ جس طرح کل آپ علیہ السلام نے قبطی کو مارا تھا آج مجھے مارنا چاہتے ہیں۔

۴: اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟ ۴: آپ علیہ السلام زمین میں سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: ایک شخص دوڑتا ہوا کہاں سے آیا؟ ۱: شہر کے کنارے سے۔ ۲: اس شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا خبر دی؟ ۲: فرعون اور اس کے سردار آپ علیہ السلام کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں۔ ۳: اس شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا مشورہ دیا؟ ۳: آپ علیہ السلام یہاں سے فوراً نکل جائیں۔ ۴: اس شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنا کیا تعارف کرایا؟ ۴: میں آپ علیہ السلام کی بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں۔

آیت نمبر ۲۱: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس خبر پر کیا کیا؟ ۱: مصر چھوڑ کر مدین کی طرف روانہ ہو گئے۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا فرمائی؟ ۲: اے اللہ! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق کس قوم سے تھا؟

✓(الف) بنی اسرائیل (ب) بنی اسماعیل علیہ السلام (ج) بنی ہاشم

(۲) کن کا لقب اسرائیل تھا؟

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام ✓(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام

(۳) بنی اسرائیل کہاں سے آکر مصر میں آباد ہو گئے تھے؟

✓(الف) شام (ب) مدین (ج) ایران

(۴) مصر کے رہنے والے لوگوں نے کس کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا؟

(الف) نمرود (ب) جالوت ✓ (ج) فرعون

(۵) قبطی کا تعلق کس کی قوم سے تھا؟

(الف) نمرود ✓(ب) فرعون (ج) قارون

سوال ۲: نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈال لیجئے۔

ا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو شام سے مصر بلوالیا۔

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا۔

۳۔ فرعون بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرادیتا تھا۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادیا۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے محبت کی وجہ سے فرعون کی ملکہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنانے کا فیصلہ کیا۔

۶۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ کے پاس دوبارہ پہنچا کر ان کی پرورش کا اہتمام فرمادیا۔

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شہر میں ایک قبطی اور بنی اسرائیلی کو آپس میں جھگڑتے ہوئے پایا۔

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قبطی مارا گیا۔

۹۔ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین تشریف لے گئے۔

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- بنی اسرائیل کون تھے؟

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کی اولادیں بنی اسرائیل کہلاتی ہیں جنہیں فرعون نے غلام بنالیا تھا۔

۲- فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں قتل کرادیتا تھا؟

فرعون کو خبر ہوئی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اس کی بادشاہت کو ختم کردے گا۔

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لئے کیا تدبیر اُن کی والدہ کے دل میں ڈالی؟

وہ ایک صندوق میں موسیٰ کو ڈال کر دریا میں بہادیں۔

۴- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ ان کی والدہ تک کیسے پہنچایا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں کسی دائی کا دودھ نہیں پی رہے تھے یہاں تک کہ ان کی والدہ محل میں آئیں اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر چھوڑ کر مدیَن کیوں چلے گئے؟

ان کے ہاتھوں ایک قبطی مارا گیا جس پر فرعون اور اس کے سردار آپ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے اس لئے آپ علیہ السلام مصر سے مدین چلے گئے۔

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ دوم)

طریقہ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس قصّہ کا مختصر خلاصہ عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۰۵ سے ۱۰۶) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۳: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۰۸ سے ۱۰۹) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۴: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۱۰) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۵: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۱۲ سے ۱۱۴) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۶: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۱۶ سے ۱۱۷) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۷: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۱۸) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۸: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۲۰ سے ۱۲۲) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۹: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔

مقاصدِ مطالعہ:

اس قصّہ کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کے کنویں پر کیا منظر دیکھا؟ ۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اجنبی شہر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مدین کے بزرگ کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

۴۔ مصر واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر کیوں تشریف لے گئے؟ ۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادیٔ طویٰ میں کیا سعادت حاصل ہوئی؟

۶۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کون سے دو واضح معجزات عطا فرمائے؟

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر فرعون کا کیا ردعمل تھا؟

۹۔ فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کا جادوگروں پر کیا اثر ہوا؟

۱۰۔ فرعون نے اہل ایمان کو کیا دھمکی دی؟ ۱۱۔ اہل ایمان نے فرعون کی دھمکی کا کیا جواب دیا؟

۱۲۔ آلِ فرعون پر کون سے سات عذاب آئے؟ ۱۳۔ آلِ فرعون کی جہنم میں کیا کیفیت ہوگی؟

۱۴۔ بہترین خدمت گزار کی کیا صفات ہونی چاہئیں؟ ۱۵۔ ہمیں دین کی دعوت کیسے دینی چاہیئے؟

آیت بہ آیت تشریحی نکات

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں (سورۃ القصص:۲۲ تا ۲۴)

آیت نمبر۲۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے کہاں گئے؟ ۱: مدین۔ ۲: ہمیں اصل امید کس سے کرنی چاہیئے؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے۔

۳: سیدھے راستے کی ہدایت کون دیتا ہے؟ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

آیت نمبر۲۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں کس جگہ آئے؟ ۱: مدین کے کنویں پر۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کنویں پر کیا دیکھا؟

۲: لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں اُن سے الگ اپنی بکریوں کو روکے کھڑی ہیں۔ ۳: لڑکیوں نے اپنی بکریوں کو پانی نہ پلانے کی کیا وجہ بتائی؟

۳: جب تک یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر یہاں سے چلے نہ جائیں اس وقت تک ہم پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے والد بوڑھے ہیں۔

آیت نمبر۲۴: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن لڑکیوں کی کیسے مدد کی؟ ۱: اُنھوں نے آگے بڑھ کر اُن کی بکریوں کو پانی پلایا۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا کی؟ ۲: اے میرے رب! جو بھی تو مجھے دے میں اُس بھلائی کا محتاج ہوں۔

عملی پہلو: ہمیں اپنی ضرورتوں کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ضرور دعا کرنی چاہیئے اور کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں اجنبی تھے۔ نہ ان کے پاس گھر تھا، نہ سرمایہ تھا اور نہ کوئی ذریعہ معاش تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی تمام ضرورتیں پوری فرما دیں۔

۲- مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عنایات (سورۃ القصص:۲۵ تا ۲۸)

آیت نمبر۲۵: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لڑکی کی کس صفت کو نمایاں کیا؟ ۱: شرم و حیاء کو۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حیاء ایمان کا جزو ہے (صحیح بخاری) "ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے"۔ (صحیح بخاری)

۲: لڑکیوں کے والد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیوں بلوایا؟ ۲: تاکہ اُن کو بکریوں کو پانی پلانے کا بدلہ دیں۔

علمی بات: "احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔" (سورۃ رحمٰن آیت:۶۰)

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصّہ سن کر لڑکیوں کے والد نے کیا کہا؟ ۳: آپ (علیہ السلام) ڈریں نہیں آپ (علیہ السلام) نے ظالم قوم سے نجات پالی ہے یعنی آپ (علیہ السلام) محفوظ مقام پر ہیں۔

آیت نمبر۲۶: ۱: لڑکی نے اپنے والد سے کیا درخواست کی؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ہاں اُجرت پر رکھنے کی درخواست کی۔

۲: بہترین خدمت گزار اور ہاتھ بٹانے والے کی کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟ ۲: (i) طاقت ور۔ (ii) امانت دار۔

آیت نمبر۲۷: ۱: لڑکیوں کے والد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی کس خواہش کا اظہار کیا؟ ۱: اپنی ایک بیٹی سے آپ کا نکاح کر دوں۔

۲: والد نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کرنے کی کیا شرط رکھی؟ ۲: کم از کم آٹھ سال وہ ان کے پاس اجرت پر کام کریں۔

۳: لڑکیوں کے والد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مزید کیا درخواست کی؟ ۳: آپ دس سال پورے کر دیں تو یہ آپ کی طرف سے احسان ہو گا۔

۴: لڑکیوں کے والد نے موسیٰ علیہ السلام کو کس بات کا یقین دلایا؟ ۴: میں آپ کو مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے۔

آیت نمبر۲۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لڑکیوں کے والد کو کیا جواب دیا؟ ۱: ان کی شرط منظور کر لی یعنی آٹھ یا دس سال کے لئے ان کے پاس کام کرنا منظور کر لیا۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میں سے کون سی مدت پوری فرمائی؟ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اجرت کے طور پر دس سال پورے کیئے۔ (مستدرک حاکم)

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عہد پر کس کو نگران بنایا؟ ۳: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو۔

عملی پہلو: ہمیں اپنے وعدوں کی پاسداری کرنی چاہیئے۔ **فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:** "اس کا کوئی دین نہیں جس میں عہد کی پاسداری نہیں"۔ (بیہقی)

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کلام کرنا (سورۃ طٰہٰ: ۹ تا ۱۶)

آیت نمبر ۹: ۱: یہاں خطاب کس سے ہے؟ ۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ ۲: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس کی خبر سنائی جارہی ہے؟ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا دیکھا؟ ۱: آگ جلتی ہوئی دیکھی۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی طرف کیوں گئے؟ ۲: سردی میں ہاتھ سینکنے کے لئے انگارے مل جائیں یا کوئی راستہ سے متعلق رہنمائی ہوجائے۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ پر پہنچے تو کیا ہوا؟ ۱: انہیں آواز دی گئی۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس نے ندا فرمائی؟ ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے۔ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا فرمایا؟

۲: بے شک میں ہی تمہارا رب ہوں۔ ۳: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم فرمایا؟ ۳: جوتے اُتارنے کا حکم فرمایا۔

۴: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جوتے اُتارنے کا حکم کیوں دیا؟ ۴: کیوں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مقدس وادی طویٰ میں تھے۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس منصب پر سرفراز فرمایا؟ ۱: رسالت کے منصب پر۔

۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم فرمایا؟ ۲: جو وحی کیا جارہا ہے اسے غور سے سنیں۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا کلام کیا؟ ۱: بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم فرمایا؟ ۲: (i) صرف میری عبادت کرو (ii) نماز کو قائم کرو۔

۳: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نماز کی کیا حکمت بیان فرمائی ہے؟ ۳: نماز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاد تازہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (سنن نسائی) "نماز دین کا ستون ہے" (مسند احمد، جامع ترمذی)

آیت نمبر ۱۵: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کس چیز سے آگاہ فرمایا؟ ۱: قیامت سے جو کہ آنے والی ہے۔ ۲: قیامت کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

۲: میں چاہتا ہوں کہ قیامت کو خفیہ رکھوں۔ ۳: قیامت کے علم کو خفیہ کیوں رکھا گیا؟ ۳: تاکہ دنیا کی مختصر زندگی میں انسان آخرت کی تیاری کرسکے اور دنیا میں کئے گئے اپنے اعمال کا بدلہ پائے۔ ۴: قیامت کا حتمی علم کس کو ہے؟ ۴: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا نصیحت فرمائی؟ ۱: آخرت کی فکر کرنے کی نصیحت فرمائی۔

۲: آخرت کی تیاری سے انسان کو روکنے والے کی کیا نشانیاں ہیں؟ ۲: وہ جو قیامت کے برپا ہونے پر یقین نہیں رکھتا اور دنیا میں اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

۳: آخرت کی تیاری نہ کرنے کا کیا نقصان ہوتا ہے؟ ۳: ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہم کلام ہونا (سورۃ الشعراء: ۱۰ تا ۱۵)

آیت نمبر ۱۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کس قوم کی طرف بھیجا؟ ۱: ظالم قوم یعنی آل فرعون کی طرف۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: قوم فرعون کی کیا خرابی بیان ہوئی؟ ۱: وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے تھے۔

۲: تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قوم فرعون سے کیا ڈر تھا؟ ۱: وہ بات کو جھٹلائیں گے۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنی کن کمزوریوں کا ذکر کیا؟ ۱: میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان بھی روانی سے نہیں چلتی۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا درخواست کی؟ ۲: اُن کو بھی نبوت سے سرفراز کرنے کی۔ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے نبوت کی درخواست کیوں کی؟ ۳: کیوں کہ حضرت ہارون علیہ السلام بولنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ صاف تھے اور ایک سے دو ہوں تو حوصلہ بھی بلند ہوتا ہے۔ ۴: حضرت ہارون علیہ السلام کون تھے؟ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آلِ فرعون سے کس بات کا خوف تھا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے ایک ساتھی کو مارا تھا جس کی وجہ سے خدشہ تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کر دیں۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا خوف کیسے دور کیا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزات (عصا اور روشن ہاتھ) عطا فرمائے اور اپنی تائید بھی فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی اور صحرا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہم کلام ہونا (سورۃ القصص: ۲۹ تا ۳۰)

آیت نمبر ۲۹: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کہاں سے گھر والوں کو لے کر چلے؟ ۱: مدین سے۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں کتنی مدت پوری کی؟ ۲: پورے دس سال۔ ۳: موسیٰ علیہ السلام نے کیا دیکھا؟ ۳: جلتی ہوئی آگ۔

۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی طرف کیوں گئے؟ ۴: تاکہ سردی میں ہاتھ سینکنے کے لئے انگارے مل جائیں یا کوئی راستہ معلوم ہو جائے۔

آیت نمبر ۳۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آگ کے پاس کس نے ندا فرمائی؟ ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے۔ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہاں سے ندا فرمائی؟

۲: وادی کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت سے۔ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا فرمایا؟ ۳: میں ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہوں تمام جہان والوں کا رب۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات (سورۃ طٰہٰ: ۱۷ تا ۲۴)

آیت نمبر ۱۷: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس چیز کے بارے میں سوال کیا؟ ۱: اُن کی لاٹھی کے بارے میں۔

آیت نمبر ۱۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنی لاٹھی کے کیا استعمال بتائے؟ ۱: (i) میں اس سے سہارا لیتا ہوں۔ (ii) اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لئے اس میں کئی اور بھی کام ہیں۔

آیت نمبر ۱۹: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟ ۱: لاٹھی کو زمین پر ڈالنے کا۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: لاٹھی زمین پر ڈالنے سے کیا معجزہ ہوا؟ ۱: لاٹھی دوڑتا ہوا سانپ بن گئی۔

۲: معجزہ کسے کہتے ہیں؟ ۲: معجزہ ایک غیر معمولی اور خلافِ عادت کام ہے جو کسی نبی و رسول سے نبوت و رسالت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے لئے صادر اور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھ کر منکرین عاجز ہو جاتے ہیں۔ معجزہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو ہی عطا فرمایا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۲۱: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟ ۱: کہ آپ علیہ السلام لاٹھی کو اُٹھا لیں اور خوف نہ کریں یہ سانپ دوبارہ لاٹھی بن جائے گا۔

آیت نمبر ۲۲: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوسری نشانی کیا عطا کی؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال کر نکالتے تو وہ روشن نکلتا۔

آیت نمبر ۲۳: ۱: بڑی نشانیوں سے کیا مراد ہے؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے معجزات۔

آیت نمبر ۲۴: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کی طرف بھیجا؟ ۱: فرعون کی طرف۔ ۲: فرعون کا کردار کیسا تھا؟

۲: وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حدود کو توڑنے والا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات (سورۃ القصص:۳۱ تا ۳۵)

آیت نمبر ۳۱: ۱: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس بات کا حکم دیا؟ ۱: لاٹھی زمین پر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ ۲: لاٹھی کا زمین پر ڈالنے کا کیا نتیجہ نکلا؟
۲: لاٹھی سانپ بن کر تیزی سے حرکت کرنے لگی۔ ۳: لاٹھی کا سانپ بن جانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس کا کیا اثر ہوا؟ ۳: وہ پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ ۴: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا تسلی دی؟ ۴: آپ آگے آئیں خوف نہ کریں آپ امن میں ہیں۔

آیت نمبر ۳۲: ۱: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کس بات کا حکم دیا؟ ۱: اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالنے کا حکم فرمایا۔ ۲: ہاتھ گریبان میں ڈالنے کا کیا نتیجہ نکلا؟
۲: سفید چمکتا ہوا نکلا۔ ۳: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خوف سے بچنے کے لئے کیا فرمایا؟ ۳: اپنے بازو جسم سے ملا لیں تو خوف دور ہو جائے گا۔
۴: یہ دو نشانیاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کے مقابلے میں عطا کیں؟ ۴: فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے مقابلے میں۔
۵: فرعون اور اس کے سردار کیسے تھے؟ ۵: اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔

آیت نمبر ۳۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس بات کا خوف تھا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے ایک ساتھی کو مارا تھا جس کی وجہ سے خدشہ تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کر دیں۔

آیت نمبر ۳۴: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ سے کیا درخواست کی؟ ۱: اُن کو بھی نبوت سے سرفراز کرنے کی۔
۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ سے نبوت کی درخواست کیوں کی؟ ۲: کیوں کہ حضرت ہارون علیہ السلام بولنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ صاف تھے۔ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ سے نبوت کی درخواست کرنے کی مزید کیا وجہ بیان فرمائی؟
۳: تاکہ حضرت ہارون علیہ السلام اُن کے اس کام میں مددگار ہوں اور آپ کی رسالت کی تصدیق بھی کریں۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قوم فرعون سے کیا ڈر تھا؟
۴: وہ مجھے جھٹلائیں گے۔

آیت نمبر ۳۵: ۱: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر کیا جواب دیا؟ ۱: اللہ تعالیٰ نے اُن کی درخواست قبول فرمالی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ۲: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا بشارتیں عطا فرمائیں؟ ۲: (i) ہم ہارون کے ذریعہ آپ کو قوت دیں گے۔ (ii) آپ دونوں کو غلبہ عطا کریں گے۔ (iii) ہماری نشانیوں کی وجہ سے آل فرعون آپ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ (iv) آپ کی پیروی کرنے والے غالب رہیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے دعا اور اللہ تعالیٰ کی اُن پر عنایات (سورۃ طٰہٰ: ۲۵ تا ۴۶)

آیت نمبر ۲۵: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ ۱: شرح صدر کی۔
۲: شرح صدر سے کیا مراد ہے؟ ۲: شرح کا معنی ہے کھولنا، کشادہ کرنا اور شرح صدر کا مفہوم یہ ہے کہ سینہ نور الٰہی سے کشادہ ہو جائے۔ دل تسکین و طمانیت سے معمور ہو جائے۔ تبلیغ حق میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ ہو اور اگر مشکلات و مصائب کے پہاڑ راستہ روک کر کھڑے ہوں تو انسان خوف زدہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے فرائض سے عہدہ برا ہو۔

آیت نمبر ۲۶: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا فرمائی مانگی؟ ۱: میرا کام آسان بنا دیجیے۔
۲: کام آسان بنا دینے سے کیا مراد ہے؟ ۲: فرائض رسالت کی ادائیگی آسان فرما دے۔

آیت نمبر ۲۷: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ ۱: میری زبان کی گرہ کھول دیجیے۔
۲: زبان کی گرہ کھولنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: بیان میں روانی آجائے۔

آیت نمبر ۲۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ ۱: لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

آیت نمبر۲۹: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اور کیا دعا مانگی؟ ا:میرے گھر والوں میں سے مجھے ایک مدد گار عطا فرما دیجیے۔

آیت نمبر۳۰: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کس کے لئے دعا مانگی؟ ا:اپنے بڑے بھائی ہارون (علیہ السلام) کے لئے۔

آیت نمبر۳۱: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ ا:ہارون کے ذریعہ میری قوت میں اضافہ فرمادیجیے۔

آیت نمبر۳۲: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مزید کیا دعا مانگی؟ ا:ہارون کو رسالت کے کام میں میرا ساتھی بنادیجیے۔

عملی پہلو: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے لہذا ہمیں بھی ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیۓ۔

آیت نمبر۳۳: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو رسالت کے کام میں شریک کرنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟ ا: تاکہ ہم تیری خوب پاکی بیان کریں۔ ۲: تسبیح سے کیا مراد ہے؟ ۲: تسبیح کے لغوی معنی تیرنا ہیں یعنی کسی کو اس کے مقام پر برقرار رکھنا اور اصطلاحی معنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا ہیں۔ ۳:اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۳:یعنی اللہ تعالیٰ ہر عیب، کمی، کوتاہی، نقص، خامی اور ہر بُرائی سے پاک ہے۔

آیت نمبر۳۴: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو رسالت کے کام میں شریک کرنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟ ا: تاکہ ہم تیرا خوب ذکر کریں۔

۲:ذکر سے کیا مراد ہے؟ ۲:اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا، دل کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا۔

آیت نمبر۳۵: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی کس صفت کا ذکر فرمایا؟ ا: بَصِیۡر ہونے کا۔

آیت نمبر۳۶: ا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا کیا جواب دیا؟ ا:ان کی تمام دعاؤں کو قبول فرمالیا۔

آیت نمبر۳۷: ا:اللہ تعالیٰ نے کس بات کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو متوجہ فرمایا؟ ا:اپنے سابقہ احسان کی طرف۔

۲:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا احسان فرمایا تھا؟ ۲:انہیں فرعون کے ہاتھوں بچپن میں قتل ہونے سے بچایا۔

آیت نمبر۳۸: ا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور کیا احسان فرمایا تھا؟ ا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں الہام فرمایا۔

آیت نمبر۳۹: ا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں کیا الہام فرمایا؟ ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی تدبیر۔

۲:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں کیا تدبیر الہام فرمائی؟ ۲:حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہادیں۔

۳:صندوق کو کس نے اٹھالیا؟ ۳:اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون نے۔

۴:فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کیوں نہیں کیا؟ ۴:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اس کے دل میں محبت ڈال دی تھی۔

۵:اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر محبت کیوں ڈال دی تھی؟ ۵: تاکہ ان کی پرورش اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں فرعون کے محل میں ہوسکے۔

آیت نمبر۴۰: ا:موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کی طرف کیسے لوٹایا؟ ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے فرعون کے محل میں جاکر مشورہ دیا کہ وہ ایک ایسی عورت کو جانتی ہیں جو موسیٰ کو دودھ پلاسکے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کی طرف لوٹا دیا۔ ۲: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کی طرف کیوں لوٹایا؟ ۲: تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں۔ ۳: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس غم سے نجات عطا فرمائی؟ ۳: قتل خطاء پر ان کے غم کو دور فرمادیا۔ ۴:اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر کن احسانات کا ذکر فرمایا؟ ۴:(i) بچپن میں ان کو دودھ پلانے کے لئے ان کی والدہ کے پاس لوٹایا۔ (ii) جوانی میں قتل خطاء پر ان کے غم کو دور فرمایا۔ (iii) مدین میں کئی سال تک ٹھکانا عطا فرمایا۔ (iv) مدین سے واپسی پر شرف ہم کلامی عطا فرمایا۔ ۵: مقررہ جگہ سے کیا مراد ہے؟ ۵: مقررہ جگہ سے مراد کوہ طور ہے۔

آیت نمبر۴۱: ا: اپنے لئے خاص کرنے سے کیا مراد ہے؟ ا: اپنا نبی اور رسول بنانا۔

آیت نمبر۴۲: ا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا احکامات دیئے؟ ا: آپ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام میری نشانیاں لے کر جائیں اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

آیت نمبر۴۳: ا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟ ا: آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں۔

۲: اللہ ﷻ نے انہیں فرعون کی طرف کیوں بھیجا؟ ۲: کیوں کہ فرعون سرکش ہو گیا تھا۔

آیت نمبر۴۴: ا: اللہ ﷻ نے فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے انہیں کیا نصیحت فرمائی؟ ا: فرعون سے نرمی سے بات کرنا۔

۲: نرمی سے دعوت دینے کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟ ۲: تاکہ نصیحت حاصل کی جاسکے یا اللہ ﷻ کا ڈر پیدا ہو۔

آیت نمبر۴۵: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے کس اندیشہ کا اظہار فرمایا؟ ا: فرعون ہم پر زیادتی نہ کرے اور سرکش نہ ہو جائے۔

آیت نمبر۴۶: ا: اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو کیا نصیحت فرمائی؟ ا: آپ مت ڈریں، میں آپ کے ساتھ ہوں، میں سن بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں۔

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (سورۃ الاعراف: ۱۰۳ تا ۱۱۲)

آیت نمبر۱۰۳: ا: سورۃ الاعراف میں کن رسولوں کے ذکر کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجنے کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ ﷻ نے کیا نشانیاں عطا فرمائی تھیں؟

۲: عصا اور ید بیضا (چمکتا ہوا ہاتھ)۔ ۳: اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کی طرف بھیجا تھا؟ ۳: فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف۔

۴: فرعون اور اس کے سرداروں نے موسیٰ علیہ السلام کی نشانیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ۴: ظلم کیا یعنی ان کا انکار کیا۔

۵: ظلم و فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ ۵: دنیا و آخرت میں بُرا انجام ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱۰۴: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اپنا دعویٰ نبوت پیش کرتے ہوئے کیا فرمایا؟ ا: میں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں۔

آیت نمبر۱۰۵: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اپنے دعویٰ نبوت کی کیا دلیل پیش فرمائی؟ ا: میں اللہ ﷻ کے بارے میں سچ کہہ رہا ہوں، میرے پاس اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے معجزات ہیں۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کیا مطالبہ کیا؟ ۲: بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔

آیت نمبر۱۰۶: ا: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا مطالبہ کیا؟ ا: اگر سچے ہو تو مجھے کوئی نشانی دکھاؤ۔

آیت نمبر۱۰۷: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کیا نشانی دکھائی؟ ا: اپنے عصا کو زمین پر ڈالا تو وہ اژدھا بن گیا۔

آیت نمبر۱۰۸: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اور کیا نشانی دکھائی؟ ا: اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ سفید چمکدار ہو گیا۔

آیت نمبر۱۰۹: ا: فرعون کی قوم کے سرداروں نے معجزات دیکھ کر کیا کہا؟ ا: یقیناً (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) تو ایک ماہر جادوگر ہے۔

آیت نمبر۱۱۰: ا: فرعون کی قوم کے سرداروں نے معجزات دیکھ کر کیا کہا؟ ا: موسیٰ (علیہ السلام) تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے۔

۲: فرعون نے کس بارے میں اپنی قوم کے سرداروں سے مشورہ طلب کیا؟ ۲: موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں۔

آیت نمبر۱۱۱: ا: سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون کو کیا مشورہ دیا؟ ا: ابھی ٹھہریں ان کے بارے میں فوری فیصلہ نہ کریں اور جمع کرنے والوں کو شہروں میں بھیج دیں۔

آیت نمبر۱۱۲: ا: جمع کرنے والے کیوں بھیجے گئے؟ ا: تاکہ وہ ہر ماہر جادوگر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کے لئے لے آئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (طٰہٰ: ۴۷ تا ۵۶)

آیت نمبر ۴۷: ۱: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو کس کے پاس بھیجا؟ ۱: فرعون کے پاس۔
۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کو اپنی حقانیت کی کیا دلیل پیش کی؟ ۲: ہم تمہارے رب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں، بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو، اور ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ، ہم تمہارے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں اور ہدایت کی پیروی کرنے والے کے لئے سلامتی ہے۔
۳: کیسے لوگوں کے لئے سلامتی ہے؟ ۳: ہدایت کی پیروی کرنے والے کے لئے۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کو کس انداز میں دعوت دی؟ ۴: ترغیب کے انداز میں۔ ۵: ترغیب سے کیا مراد ہے؟ ۵: شوق دلانا، نیکی کرنے پر انعام کی بشارت دینا۔

آیت نمبر ۴۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کو اپنی صداقت کی کیا دلیل دی؟ ۱: یہ باتیں ہم اپنی طرف سے نہیں کر رہے بلکہ یہ ہم پر وحی کی گئی ہیں۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کو کیا وعید سنائی؟ ۲: جھٹلانے والے اور منہ موڑنے والے کے لئے عذاب ہے۔ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون کو کس انداز میں دعوت دی؟ ۳: ترہیب کے انداز میں۔ ۴: ترہیب سے کیا مراد ہے؟ ۴: ڈرانا، بُرائی کرنے پر عذاب کی خبر دینا۔ ۵: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی دعوت کی کیا ترتیب تھی؟
۵: پہلے ترغیب دلائی پھر ترہیب یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔

آیت نمبر ۴۹: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام سے کیا پوچھا؟ ۱: تم دونوں کا رب کون ہے؟

آیت نمبر ۵۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کیا جواب دیا؟ ۱: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو شکل و صورت بخشی اور پھر ہدایت دی۔

آیت نمبر ۵۱: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس کے بارے میں پوچھا؟ ۱: پہلی قوموں (قوم کے باپ دادا) کے بارے میں پوچھا۔
۲: فرعون نے یہ سوال کیوں کیا؟ ۲: اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے کہ وہ سب گمراہ تھے تو درباریوں سے فرعون کہتا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے باپ دادا کو گمراہ کہہ رہا ہے۔ اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے کہ وہ سب ٹھیک تھے تو فرعون کہتا کہ پھر ہم کیسے غلط ہو سکتے ہیں جبکہ ہم سب انہی کی پیروی کر رہے ہیں۔

آیت نمبر ۵۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی چال کا کیا حکیمانہ جواب دیا؟ ۱: اُن کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی کیا صفات بیان فرمائیں؟ ۲: (i) اللہ تعالیٰ کے پاس کتاب محفوظ ہے۔ (ii) اللہ تعالیٰ نہ غلطی کرتا ہے۔ (iii) نہ بھولتا ہے۔

آیت نمبر ۵۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی کن قدرتوں کا بیان فرمایا؟ ۱: (i) اس نے زمین کو فرش بنایا۔ (ii) زمین میں راستے بنائے۔ (iii) آسمان سے پانی برسایا۔ (iv) کئی قسم کی نباتات اگائیں۔

آیت نمبر ۵۴: ۱: اللہ تعالیٰ نے نباتات کس کے لئے پیدا فرمائیں؟ ۱: انسانوں اور چوپایوں کے کھانے کے لئے۔ ۲: اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں اور قدرتوں میں کن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں؟ ۲: عقلمندوں کے لئے۔ ۳: اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں اور قدرتوں میں عقل مندوں کے لئے کیا نشانیاں ہیں؟
۳: اللہ تعالیٰ کی قدرت و شان، حکمت تدبیر اور توحید کی نشانیاں ہیں۔

آیت نمبر ۵۵: ۱: اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس سے پیدا فرمایا؟ ۱: مٹّی سے۔ ۲: موت کے بعد ہمارے جسم کہاں لوٹائے جائیں گے؟ ۲: مٹّی میں۔
۳: قیامت کے دن ہمارے جسم کہاں سے نکالے جائیں گے؟ ۳: مٹّی سے۔

عملی پہلو: جو اللہ تعالیٰ مٹی سے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ بھی اس سے نکال سکتا ہے۔ لہذا ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیئے اور اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر ۵۶: ۱: فرعون پر دعوت کا حق کیسے ادا کیا گیا؟ ۱: اللہ تعالیٰ نے اسے تمام نشانیاں دکھوائیں۔
۲: فرعون نے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھ کر کیا کیا؟ ۲: جھٹلایا اور انکار کیا۔

دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا دلچسپ مکالمہ (سورۃ الشعراء: ۱۶ تا ۳۷)

آیت نمبر۱۶: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کن کو فرعون کی طرف بھیجا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو۔ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون سے کیا کہنے کا حکم فرمایا؟ ۲: ہم تمام جہانوں کے رب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔

۳: رسول کن کو کہا جاتا ہے؟ ۳: رسول عموماً وہ خاص بندے ہوتے ہیں جن کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نئی کتاب یا شریعت یعنی احکامات عطا فرمائے۔

آیت نمبر۱۷: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون سے کیا مطالبہ کیا؟ ۱: بنی اسرائیل کو آزاد کر کے ہمارے ساتھ بھیج دو۔

آیت نمبر۱۸: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اپنے کس احسان کو جتایا؟ ۱: اپنے محل میں کئی سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کرنے کا احسان جتلایا۔

آیت نمبر۱۹: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا الزام دیا؟ ۱: تم نے ہمارے ایک بندے کو مار کر ہماری ناشکری کی۔

آیت نمبر۲۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الزام کا کیا جواب دیا؟ ۱: مجھ سے وہ عمل لاعلمی میں ہو گیا۔

آیت نمبر۲۱: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الزام کا مزید کیا جواب دیا؟ ۱: میں تمہارے خوف سے مصر سے چلا گیا پھر مجھے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔

آیت نمبر۲۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے احسان جتانے پر کیا جواب دیا؟ ۱: تم ایک انسان کی پرورش کر کے احسان جتا رہے ہو جب کہ تم نے پوری قوم بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا ہے۔

آیت نمبر۲۳: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس کے بارے میں سوال کیا؟ ۱: تمام جہانوں کے رب یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بارے میں کہ وہ کون ہے۔

آیت نمبر۲۴: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سوال کا کیا جواب دیا؟ ۱: وہ رب ہے تمام آسمان و زمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان موجود ہے۔ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو رب تسلیم کرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟ ۲: ایمان و یقین کی۔

۳: رب کسے کہتے ہیں؟ ۳: رب وہ ہے جو کسی شے کو آہستہ آہستہ منصب کمال تک پہنچائے۔ ۴: حقیقی رب کون ہے؟ ۴: حقیقی رب اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے جو تمام مخلوقات کی تمام حاجات و ضروریات کو پورا فرماتا ہے۔

آیت نمبر۲۵: ۱: فرعون نے درباریوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کیا کہا؟ ۱: تم لوگ سنتے ہو کہ حضرت موسیٰ کس کو رب مانتا ہے؟

۲: فرعون نے ایسے کیوں کہا؟ ۲: کیوں کہ وہ خود خدائی کا دعویٰ کر کے بیٹھا ہوا تھا۔

آیت نمبر۲۶: ۱: موسیٰ علیہ السلام نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کیا فرمایا؟ ۱: وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہارا بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

آیت نمبر۲۷: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کیسے مذاق اُڑایا؟ ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیوانہ کہا۔ (معاذاللہ)

آیت نمبر۲۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے مزید کیا فرمایا؟ ۱: وہ رب ہے مشرق و مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کس چیز کی دعوت دی؟ ۲: عقل سے کام لینے کی۔ کہ یہ عظیم کائنات سوائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے کون بنا سکتا ہے۔

آیت نمبر۲۹: ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے رب ماننے پر کیا دھمکی دی؟ ۱: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قید کرنے کی دھمکی دی۔

آیت نمبر۳۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی دھمکی پر کیا جواب دیا؟ ۱: اگر میں تمہیں اپنے رسول ہونے کی دلیل پیش کروں تو کیا پھر بھی تم مجھے قید کرو گے۔

آیت نمبر۳۱: ۱: فرعون نے کیا جواب دیا؟ ۱: اس نے کہا کہ لے آؤ اپنے دلائل اگر تم واقعی حق پر ہو۔

آیت نمبر۳۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے کیا معجزہ پیش کیا؟ ۱: اُنہوں نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ اژدھا بن گئی۔

آیت نمبر۳۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے اور کیا معجزہ پیش کیا؟ ۱: اپنا ہاتھ گریبان سے نکالا تو ہاتھ لوگوں کے لئے چمکتا ہوا نکلا۔

آیت نمبر ۳۴: ۱: فرعون نے معجزات کو دیکھ کر اپنی قوم کے سرداروں سے کیا کہا؟ ۱: موسیٰ ماہر جادوگر ہیں۔

آیت نمبر ۳۵: ۱: فرعون نے معجزات کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟ ۱: یہ تم لوگوں کو تمہاری زمین سے نکالنا چاہتا ہے۔

۲: فرعون نے اپنی قوم کے سرداروں سے کیا طلب کیا؟ ۲: مشورہ طلب کیا۔

آیت نمبر ۳۶: ۱: سرداروں نے فرعون کو کیا مشورہ دیا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو مہلت دینے اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیجنے کا مشورہ دیا۔

آیت نمبر ۳۷: ۱: جمع کرنے والوں کو کن کو جمع کرنے کا حکم دیا گیا؟ ۱: ماہر جادوگروں کو جمع کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں (القصص: ۳۶ تا ۳۷)

آیت نمبر ۳۶: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کن کے پاس آئے؟ ۱: فرعون اور اُس کی قوم کے سرداروں کے پاس۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کن واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے؟ ۲: عصا کا سانپ بننا اور ہاتھ کا روشن نکلنا۔ ۳: آل فرعون نے معجزات کو دیکھ کر کیا کہا؟ ۳: یہ تو گھڑا ہوا جادو ہے۔

۴: آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انکار کی کیا دلیل دی؟ ۴: ہم نے اپنے باپ دادا میں کسی نبی کے آنے کی بات نہیں سنی۔

آیت نمبر ۳۷: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آل فرعون کے انکار پر کیا جواب دیا؟ ۱: میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت پر ہے اور کون آخرت میں ناکام ہوگا۔ ۲: ناکامی کن کے لئے ہے؟ ۲: ظالموں کے لئے۔

۶-حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (الاعراف: ۱۱۳ تا ۱۲۲)

آیت نمبر ۱۱۳: ۱: جادوگروں نے فرعون سے اپنی کامیابی پر کیا مطالبہ کیا؟ ۱: اپنے لئے انعام کا مطالبہ کیا۔

آیت نمبر ۱۱۴: ۱: فرعون نے جادوگروں کی کامیابی پر انہیں کس چیز کا یقین دلایا؟ ۱: انہیں اپنے مقربین میں شامل کرنے کا یقین دلایا۔

آیت نمبر ۱۱۵: ۱: جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا کہا؟ ۱: آپ پہل کریں گے یا ہم اپنا داؤ چلیں۔

آیت نمبر ۱۱۶: ۱: موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو کیا جواب دیا؟ ۱: پہلے تم اپنا جادو پیش کرو۔ ۲: جادوگروں نے کیا جادو پیش کیا؟

۲: اُنھوں نے اپنی رسیاں زمین پر ڈالیں تو وہ دیکھنے والوں کو سانپ لگیں حالانکہ وہ سانپ نہیں تھیں انہوں نے دیکھنے والوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں خوف زدہ کر دیا۔ ۳: ان کے جادو کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا فرمایا؟ ۳: وہ زبردست جادو لائے تھے۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو پہلے جادو دکھانے کا موقع کیوں دیا؟ ۴: تاکہ وہ جادو کے تمام داؤ آزمالیں اور پھر معجزہ دکھا کر لوگوں کے سامنے حق کو ثابت کیا جاسکے اور باطل کو مٹایا جاسکے۔

۵: کیا جادو کی کوئی حقیقت ہے؟ ۵: جی ہاں۔ جادو کی حقیقت قرآن وحدیث سے ثابت ہے لیکن اس کا سیکھنا سکھانا، کرنا کروانا دین اسلام میں حرام ہے۔

آیت نمبر ۱۱۷: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا وحی فرمائی؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی لاٹھی زمین پر ڈالنے کی وحی فرمائی۔

۲: لاٹھی زمین پر ڈالنے کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۲: لاٹھی سانپ بن کر جادوگروں کے تمام جادو کو نگلنے لگی۔

آیت نمبر ۱۱۸: ۱: حق سے کیا مراد ہے؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ برحق ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگر نہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں۔

۲: کیا چیز بے کار رہی؟ ۲: جادوگروں کا جادو۔

آیت نمبر ۱۱۹: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۱: آل فرعون ہار گئے اور ذلیل ورسوا ہوئے۔

آیت نمبر ۱۲۰: ۱: جادوگروں پر حق سامنے آنے کا کیا اثر ہوا؟ ۱: وہ سجدہ میں گر گئے۔

آیت نمبر ۱۲۱: ا: جادوگروں پر حق سامنے آنے کا کیا اثر ہوا؟ ا: وہ سب تمام جہانوں کے رب اللہ ﷻ پر ایمان لے آئے۔

آیت نمبر ۱۲۲: ا: جادوگروں پر حق سامنے آنے کا مزید کیا اثر ہوا؟ ا: وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے۔

۲: جادوگروں نے یہ وضاحت کیوں کی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں؟ ۲: تاکہ واضح ہو جائے کہ وہ فرعون یا کسی باطل معبود پر ایمان نہیں لائے بلکہ اس اللہ ﷻ پر ایمان لائے جس پر ایمان کی دعوت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے دی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (طٰہٰ: ۵۷ تا ۷۰)

آیت نمبر ۵۷: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا فرعون نے کیا جواب دیا؟ ا: تم اپنے جادو سے ہمیں ہمارے ملک سے نکالنا چاہتے ہو۔

آیت نمبر ۵۸: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا فرعون نے کیا جواب دیا؟ ا: ہم بھی اسی طرح کا جادو لائیں گے۔

۲: فرعون نے مقابلہ کے لئے کیا تجویز رکھی؟ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ مقابلہ کا دن اور وقت طے کر لیں جس کی کوئی فریق مخالفت نہ کرے۔

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جادوگروں کے مقابلہ کے لئے کیا مقام طے ہوا؟ ۳: ایک کھلا ہموار میدان۔

آیت نمبر ۵۹: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جادوگروں کے مقابلہ کے لئے کون سا دن طے ہوا؟ ا: قوم کے جشن کا دن۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جادوگروں کے مقابلہ کے لئے کیا وقت طے ہوا؟ ۲: چاشت کا وقت یعنی سورج نکلنے اور دوپہر کے درمیان کا وقت۔

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جادوگروں کا مقابلہ کس کے سامنے ہونا طے پایا؟ ۳: سب لوگوں کے سامنے۔

آیت نمبر ۶۰: ا: فرعون کی چالوں سے کیا مراد ہے؟ ا: پورے ملک سے ماہر جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کے لئے اکٹھا کرنا۔

آیت نمبر ۶۱: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مقابلہ شروع ہونے سے پہلے آل فرعون کو کیا نصیحت فرمائی؟ ا: اللہ ﷻ پر جھوٹ نہ باندھنے کی نصیحت فرمائی۔

۲: اللہ ﷻ پر جھوٹ باندھنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: اللہ ﷻ کو نہ ماننا یا شرک کرنا یا انبیاءِ کرام علیہم السلام کا انکار کرنا یا انبیاءِ کرام علیہم السلام کے معجزات کا انکار کرنا۔

۳: اللہ ﷻ پر جھوٹ باندھنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ ۳: دنیا و آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۶۲: ا: موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت پر آل فرعون کا کیا ردِ عمل ہوا؟ ا: وہ آپس میں جھگڑنے اور سرگوشیاں کرنے لگے۔

۲: آل فرعون باہم کس بات پر جھگڑ رہے تھے؟ ۲: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کیا جائے یا نہیں۔

آیت نمبر ۶۳: ا: آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟ ا: یہ دونوں جادوگر ہیں۔ (معاذاللہ)

۲: آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام پر الزام لگاتے ہوئے قوم کے سامنے کن خدشات کا اظہار کیا؟ ۲: (i) یہ دونوں اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتے ہیں۔ (ii) تمہاری مثالی زندگی کے طریقہ کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔

آیت نمبر ۶۴: ا: آل فرعون نے جادوگروں کو مقابلہ کے لئے کیا نصیحت کی؟ ا: اپنی ساری چالیں جمع کر و اور متحد ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرو۔

۲: آلِ فرعون کے نزدیک اس دن کامیابی کا کیا معیار تھا؟ ۲: مقابلہ میں غالب ہونا یعنی مقابلہ جیت جانا۔

آیت نمبر ۶۵: ا: مقابلہ کی ابتداء میں جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا پیشکش کی؟ ا: پہل آپ کریں گے یا ہم کریں۔

۲: جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پیشکش کیوں کی؟ ۲: اُنہیں اپنے جادو پر گھمنڈ تھا کہ وہی کامیاب ہوں گے۔

آیت نمبر ۶۶: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کی پیشکش کا کیا جواب دیا؟ ا: جادوگروں کو پہلے جادو دکھانے کا موقع دیا۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو پہلے جادو دکھانے کا موقع کیوں دیا؟ ۲: تاکہ جب جادوگر جادو کے تمام داؤ آزمالیں پھر آپ علیہ السلام معجزہ دکھا کر لوگوں کے سامنے حق کو

ثابت کر کے باطل کو مٹادیں۔ ۳: جادوگروں نے کیا جادو دکھایا؟ ۳: رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈالیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سانپ کی طرح دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

آیت نمبر ۶۷: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو دیکھ کر کیا اثر ہوا؟ ۱: انہوں نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیوں دل میں خوف محسوس کیا؟ ۲: لوگ جادوگروں کے جادو سے مرعوب نہ ہو جائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو بھی جادو نہ سمجھنے لگیں اور کہیں جادوگر غالب نہ آجائیں۔

آیت نمبر ۶۸: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا تسلی دی؟ ۱: خوف نہ کھائیں آپ ہی غالب رہیں گے۔

آیت نمبر ۶۹: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟ ۱: آپ اپنی لاٹھی ڈالیں جو آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے۔ ۲: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لاٹھی ڈالنے پر کیا خوش خبری بیان فرمائی؟ ۲: لاٹھی سانپ بن کر جادوگروں کے تمام جادو کو نگل جائے گی۔ ۳: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جادو اور جادوگروں کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟ ۳: جادو جادوگر کا دھوکا ہے اور جادوگر حق کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

آیت نمبر ۷۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۱: جادوگر شکست کھا کر سجدہ میں ڈال دیئے گئے۔

۲: جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر کیا کہا؟ ۲: ہم ایمان لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر۔

۳: جادوگروں نے "حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں" کہہ کر وضاحت کیوں کی؟ ۳: تاکہ واضح ہو جائے کہ وہ فرعون یا کسی باطل معبود پر ایمان نہیں لائے بلکہ اس اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لائے جس پر ایمان کی دعوت حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام دے رہے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح (الشعراء: ۳۸ تا ۴۸)

آیت نمبر ۳۸: ۱: جادوگر کیوں جمع کیئے گئے؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے۔ ۲: جادوگروں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے کیا دن طے ہوا؟ ۲: قوم کے جشن کا دن۔ ۳: جادوگروں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے کیا وقت طے ہوا؟ ۳: چاشت کا وقت یعنی سورج نکلنے اور دوپہر کے درمیان کا وقت۔

آیت نمبر ۳۹: ۱: آل فرعون نے لوگوں سے کیا کہا؟ ۱: مقابلہ دیکھنے کے لئے سب جمع ہو جائیں۔

آیت نمبر ۴۰: ۱: آل فرعون نے لوگوں کو کیوں جمع کیا؟ ۱: تاکہ جادوگروں کے جیتنے پر لوگوں سے اپنے طریقہ ہی پر رہنے کا مطالبہ کیا جائے اور لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے سے روکا جاسکے۔

آیت نمبر ۴۱: ۱: جادوگروں نے فرعون سے اپنی کامیابی پر کیا مطالبہ کیا؟ ۱: اپنے لئے انعام کا۔

آیت نمبر ۴۲: ۱: فرعون نے جادوگروں کی کامیابی پر کس چیز کا اعلان کیا؟ ۱: اپنے مقربین (خاص قریبی لوگوں) میں شامل کرنے کا۔

آیت نمبر ۴۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کیا کہا؟ ۱: جادوگروں کو پہلے جادو دکھانے کا کہا۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو پہلے جادو دکھانے کا موقع کیوں دیا؟ ۲: تاکہ وہ جادو کے تمام داؤ آزمالیں اور پھر معجزہ دکھا کر لوگوں کے سامنے حق کو ثابت کیا جاسکے اور باطل کو مٹایا جاسکے۔

آیت نمبر ۴۴: ۱: جادوگروں نے کیا جادو دکھایا؟ ۱: رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈالیں جو سانپ کی طرح دوڑتی محسوس ہوئیں۔

۲: جادوگروں نے کس بات کا اظہار کیا؟ ۲: فرعون کی عظمت اور اپنے غلبہ پانے کا۔

آیت نمبر ۴۵: ۱: لاٹھی زمین پر ڈالنے کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۱: لاٹھی سانپ بن کر جادوگروں کے تمام جادو کو نگلنے لگی۔

آیت نمبر ۴۶: ۱: جادوگروں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۱: جادوگر شکست کھا کر سجدہ میں گر گئے۔

آیت نمبر ۴۷: ۱: جادوگروں اور موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔

آیت نمبر ۱۲۰: ۱: جادوگروں پر حق سامنے آنے کا کیا اثر ہوا؟ ۱: وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے۔

۲: جادوگروں نے "موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں" کہہ کر وضاحت کیوں کی؟ ۲: تا کہ واضح ہو جائے کہ وہ فرعون یا کسی باطل معبود پر ایمان نہیں لائے بلکہ اس اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لائے جس پر ایمان کی دعوت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام دے رہے تھے۔

۷۔ فرعون کی اہل ایمان کو دھمکی اور اہل ایمان کی ثابت قدمی (الاعراف:۱۲۳ تا ۱۲۹)

آیت نمبر ۱۲۳: ۱: فرعون نے سب لوگوں کے سامنے شکست کھا جانے پر کس مکاری سے اپنی دھونس جمائی؟ ۱: فرعون نے اپنی جھوٹی بڑائی کا اظہار کرنے کے لئے جادوگروں کو ڈانٹا کہ تم کیسے مجھ سے اجازت لئے بغیر اللہ پر ایمان لے آئے۔ ۲: فرعون نے اپنی شکست تسلیم کرنے کے بجائے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والوں پر کیا الزام لگایا؟ ۲: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والے جادوگروں پر الزام لگایا کہ یہ سب اصل میں ایک ہیں اور ان سب نے مل کر لوگوں کے سامنے اس مقابلہ کا ڈھونگ رچایا ہے۔ ۳: فرعون نے سب لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والوں سے متنفر کرنے کے لئے کیا چال چلی؟ ۳: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اہل ایمان کو مخاطب کر کے کہا کہ تم سب لوگوں کو نکال کر شہر پر قبضہ کرنا چاہتے ہو۔ ۴: فرعون نے نومسلموں (جادوگروں) کو کیا دھمکی دی؟ ۴: تم اس کا انجام جلد جان لو گے۔

آیت نمبر ۱۲۴: ۱: فرعون نے نومسلموں کو کس سخت انجام کی دھمکی دی؟ ۱: (i) فرعون لازماً ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دے گا۔ (ii) پھر فرعون ضرور انہیں سولی دے گا۔

آیت نمبر ۱۲۵: ۱: نومسلموں نے فرعون کی دھمکیوں کا کیا ایمان افروز جواب دیا؟ ۱: بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

آیت نمبر ۱۲۶: ۱: نومسلموں نے فرعون کی دھمکیوں کا کیا ایمان افروز جواب دیا؟ ۱: کیا ہمارا قصور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں پر ایمان لے آنا ہے جب کہ وہ نشانیاں ہمارے پاس آئیں۔ ۲: نومسلموں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا کی؟ ۲: اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اُٹھا۔

۳: نومسلموں کا کیا انجام ہوا؟ ۳: اکثر مفسرین کے نزدیک انہوں نے شہادت پا کر عظیم مرتبہ حاصل کیا۔

آیت نمبر ۱۲۷: ۱: آل فرعون کے سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم بنی اسرائیل کے بارے میں کیا کہا؟ ۱: انہیں مہلت نہ دیں یعنی انہیں سخت سزا دیں۔ ۲: آل فرعون کے سرداروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم بنی اسرائیل کے بارے میں کس خدشہ کا اظہار کیا؟ ۲: یہ زمین میں فساد مچائیں گے اور تمہیں (یعنی فرعون) اور تمہارے معبودوں کو چھوڑ دیں گے۔ ۳: فرعون نے سرداروں کو کیا جواب دیا؟ ۳: ہم ان کے لڑکوں کو قتل کریں گے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے۔

۴: فرعون نے اس سخت سزا کے قابل عمل ہونے کا کیسے یقین دلایا؟ ۴: فرعون نے کہا کہ ہم ہی ان پر غالب ہیں یعنی یہ پوری طرح ہمارے قابو میں ہیں۔

آیت نمبر ۱۲۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی دھمکی پر بنی اسرائیل کو کیا احکامات دیئے؟ ۱: (i) اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مدد مانگو۔ (ii) صبر کرو یعنی مصیبتوں پر گھبراؤ نہیں ثابت قدم رہو۔ (iii) زمین اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے۔ (iv) کامیابی کے لئے تقویٰ اختیار کرو۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ زمین کا وارث کسے بناتا ہے؟ ۲: جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی کرے اور تقویٰ اختیار کرے۔

آیت نمبر ۱۲۹: ۱: بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس بات کا شکوہ کیا؟ ۱: آپ علیہ السلام کے آنے سے پہلے بھی ہمارے بیٹے ذبح کئے جاتے تھے اور آپ علیہ السلام کے آنے کے بعد بھی ہم پر ہی ظلم ہو رہا ہے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے شکوہ پر کیا بشارت دی؟ ۲: انہیں بشارت دی کہ عنقریب اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کر کے تمہیں زمین کا وارث بنا دے گا۔ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو کس بات سے آگاہ کیا؟ ۳: زمین کا وارث بنانے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ ممتاز کر کے ظاہر کر دے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔

فرعون کی اہل ایمان کو دھمکی اور اہل ایمان کی ثابت قدمی (طٰہٰ: ۷۱ تا ۷۶)

آیت نمبر۷۱: ۱: جادوگروں کے ایمان لانے پر فرعون نے اُن سب پر کیا الزامات لگائے؟ ۱: (i) میری اجازت کے بغیر ایمان کیوں لائے۔ (ii) یہ تم سب کی ملی بھگت ہے۔ (iii) موسیٰ تمہارے بڑے ہیں جنہوں نے تمہیں جادو سکھایا ہے (معاذاللہ)۔ ۲: فرعون نے نو مسلموں (جادوگروں) کو کیا دھمکیاں دیں؟ ۲: (i) ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دینے کی۔ (ii) کھجور کے تنوں پر سولی دینے کی۔ (iii) زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والے عذاب کی۔

آیت نمبر۷۲: ۱: نو مسلموں نے فرعون کی دھمکیوں کا کیا ایمان افروز جواب دیا؟ ۱: (i) ہم اللہ ﷻ کے واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اس اللہ ﷻ پر جس نے ہمیں پیدا کیا تمہیں ہرگز ترجیح نہیں دیں گے۔ ۲: نو مسلموں نے فرعون کی جھوٹی بڑائی کا پول کیسے چاک کیا؟

۲: نو مسلموں نے فرعون سے صاف کہہ دیا کہ تم سے جو ہو سکے کرو ہم ایمان سے باز آنے والے نہیں ہیں اور تم تو صرف دنیا کے معاملہ میں فیصلہ کر سکتے ہو۔

آیت نمبر۷۳: ۱: نو مسلموں نے ایمان لانے کی کیا وجوہات بیان کیں؟ ۱: (i) اللہ ﷻ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ (ii) جادو جیسے بُرے عمل کو بخش دے۔ (iii) اللہ ﷻ کی رضا کے لئے۔ ۲: جادوگروں نے جادو جیسا برا عمل کیوں کیا تھا؟ ۲: فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا تھا۔

۳: نو مسلموں نے اللہ ﷻ کی کیا صفات بیان فرمائیں؟ ۳: اللہ ﷻ سب سے بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

آیت نمبر۷۴: ۱: اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آنے والوں کا کیا انجام بیان کیا گیا؟ ۱: ان کے لئے جہنم ہے۔

۲: جہنم میں جانے والے کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟ ۲: وہ جہنم میں نہ مرے گا نہ جیئے گا۔

۳: "نہ مرے گا نہ جیئے گا" سے کیا مراد ہے؟ ۳: نہ موت آئے گی اور نہ ہی زندگی کا سکون ولطف حاصل ہوگا۔

آیت نمبر۷۵: ۱: اپنے رب کے پاس ایمان لا کر اور نیک اعمال کر کے آنے والوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟ ۱: ان کے لئے جنت کے بلند درجات ہوں گے۔

آیت نمبر۷۶: ۱: جنت کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟ ۱: (i) ہمیشہ رہنے والے باغات یعنی جنتیں ہوں گی۔ (ii) جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ (iii) جنتی اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ ۲: جنت کس کا بدلا ہے؟ ۲: اس کا جو پاک ہوا۔

۳: پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟ ۳: کفر و شرک کو چھوڑ کر ایمان لانا۔ اللہ ﷻ کی نافرمانی چھوڑ دینا۔

فرعون کی اہل ایمان کو دھمکی اور اہل ایمان کی ثابت قدمی (سورۃ الشعراء: ۴۹ تا ۵۱)

آیت نمبر۴۹: ۱: فرعون نے سب لوگوں کے سامنے شکست کھا جانے پر کس مکاری سے اپنی دھونس جمائی؟ ۱: فرعون نے اپنی جھوٹی بڑائی کا اظہار کرنے کے لئے جادوگروں کو ڈانٹا کہ تم کیسے مجھ سے اجازت لئے بغیر اللہ پر ایمان لے آئے۔ ۲: فرعون نے اپنی شکست تسلیم کرنے کے بجائے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والوں پر کیا الزام لگایا؟ ۲: فرعون نے الزام لگایا کہ یہ تم سب کی ملی بھگت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے بڑے ہیں جنہوں نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ ۳: فرعون نے نو مسلموں (جادوگروں) کو کیا دھمکیاں دیں؟ ۳: (i) تم عنقریب جان لو گے۔ (ii) میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دوں گا۔ (iii) میں تم سب کو لازماً سولی دے دوں گا۔

آیت نمبر۵۰: ۱: نو مسلموں نے فرعون کی دھمکیوں پر کیا ایمان افروز جواب دیا؟ ۱: کوئی نقصان نہیں، ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

آیت نمبر۵۱: ۱: نو مسلموں نے کس امید کا اظہار کیا؟ ۱: کہ اللہ ﷻ ہمیں بخش دے گا۔ ۲: بخشش کی امید کی کیا وجہ تھی؟

۲: کیونکہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والے تھے۔ ۳: کیا ایمان لانا زندگی کے سابقہ تمام گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے؟ ۳: جی ہاں۔

فرمانِ نبوی ﷺ: تین چیزیں زندگی بھر کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ (i) ایمان لانا۔ (ii) اللہ ﷻ کی راہ میں ہجرت کرنا۔ (iii) حج مبرور ادا کرنا۔ (صحیح بخاری)

۸- آلِ فرعون پر اللہ ﷻ کے سات عذاب (سورۃ الاعراف: ۱۳۰ تا ۱۳۵)

آیت نمبر ۱۳۰: ۱: اللہ ﷻ نے آل فرعون پر کیا عذاب نازل فرمائے؟ ۱: (i) قحط۔ (ii) پھلوں کا نقصان۔ ۲: اللہ ﷻ نے آل فرعون پر کیوں عذاب نازل فرمائے؟ ۲: تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ۳: نصیحت حاصل کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۳: شرک اور ظلم سے باز آجائیں۔

آیت نمبر ۱۳۱: ۱: آل فرعون کو جب کوئی آسائش پہنچتی تو وہ اس کی وجہ کسے قرار دیتے تھے؟ ۱: خود اپنے آپ کو۔

۲: آل فرعون کو جب کوئی بُرائی پہنچتی تو وہ اس کی وجہ کسے قرار دیتے؟ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اہل ایمان کی نحوست کو اس کی وجہ قرار دیتے۔

۳: اللہ ﷻ نے آل فرعون کو پہنچنے والی بُرائیوں کی کیا وجہ بیان فرمائی؟ ۳: ان کے کفر اور شرک کی نحوست کو اس کی وجہ قرار دیا۔

۴: آل فرعون میں سے اکثر لوگ کس بات کو نہیں جانتے تھے؟ ۴: اس بات کو کہ ان پر آنے والی برائیوں کی وجہ ان کے کفر و شرک کی نحوست ہے۔

آیت نمبر ۱۳۲: ۱: آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت ایمان کا کیا جواب دیا؟ ۱: کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کسی صورت ایمان لانے والے نہیں چاہے انہیں کوئی بڑی سے بڑی نشانی ہی کیوں نہ دکھادی جائے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں آل فرعون کی کیا رائے تھی؟

۲: وہ معجزات کو جادو کہتے تھے۔

آیت نمبر ۱۳۳: ۱: اللہ ﷻ نے آل فرعون پر اور کیا عذاب نازل فرمائے؟ ۱: (iii) طوفان (iv) ٹڈیاں (v) جوئیں (vi) مینڈک (vii) خون۔

۲: اللہ ﷻ نے آل فرعون پر اتنے عذاب کیوں نازل فرمائے؟ ۲: کیوں کہ وہ متکبر اور مجرم قوم تھے۔

آیت نمبر ۱۳۴: ۱: عذاب آنے پر آل فرعون کیا کرتے تھے؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرتے کہ وہ اللہ ﷻ سے عذاب دور کر دینے کی دعا فرمائیں۔

۲: عذاب آنے پر آل فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا وعدہ کرتے تھے؟ ۲: وہ عذاب ٹل جانے کی صورت میں ضرور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور ضرور بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے دیں گے۔

آیت نمبر ۱۳۵: ۱: عذاب ہٹ جانے پر آل فرعون کیا کرتے؟ ۱: وعدہ خلافی کرتے تھے نہ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے اور نہ ہی بنی اسرائیل کو آزاد کرتے۔ ۲: آل فرعون کو وعدہ خلافی کی کیا سزا ملتی؟ ۲: اللہ ﷻ انہیں کسی دوسرے عذاب میں مبتلا کر دیتا۔

۳: آل فرعون پر کل کتنے عذاب بھیجے گئے؟ ۳: سات۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) بہترین خدمت گزار اور ہاتھ بٹانے والے کی ایک خوبی یہ ہونی چاہیئے کہ وہ طاقتور ہو اور دوسری خوبی کیا ہونی چاہیئے؟

(الف) خوب صورتی ✓(ب) امانت داری (ج) ذہانت

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں اکیلے تھے اور اُن کے پاس کچھ نہ تھا لہٰذا اُنہوں نے سب سے پہلے کیا کام کیا؟

(الف) محنت مزدوری کی (ب) ذریعہ معاش تلاش کیا ✓(ج) اللہ ﷻ سے دعا کی

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں کتنے سال تک قیام کیا؟

(الف) آٹھ سال (ب) نو سال ✓(ج) دس سال

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور کے کنارے پر کیا چیز دیکھی؟

✓ (الف) آگ　　(ب) پانی　　(ج) کشتی

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات میں سے ایک لاٹھی کا سانپ بننا اور دوسرا کیا تھا؟

(الف) کوڑھی کے مریض کو صحیح کرنا　✓ (ب) ہاتھ کا چمکتا ہونا　(ج) نابینا کو صحیح کرنا

سوال ۲: نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیے۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں ایک کنویں کے پاس پہنچے۔

۲۔ کنویں پر چرواہے اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے تھے جب کہ دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے ہوئے الگ کھڑی تھیں۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا۔

۴۔ لڑکیوں کے والد نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دس سال مدین میں رہے۔

۶۔ مدین سے مصر جاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر آگ نظر آئی۔

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر پہنچے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں معجزات عطا فرمائے۔

۸۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرما کر فرعون کی طرف بھیجا۔

۹۔ فرعون نے معجزات کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دیا۔ (معاذاللہ)

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں سے مقابلہ جیت گئے اور تمام جادوگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لے آئے۔

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام مدیَن کے ایک کنویں کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے کیا دیکھا؟

لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں جبکہ دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روکے الگ کھڑی ہیں اور سب کے جانے کا انتظار کر رہی ہیں۔

۲- مدیَن سے مصر جاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر آگ نظر آئی۔ وہاں پہنچنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن سے کلام فرمایا اور انہیں دو معجزات عطا فر کر فرعون کی طرف بھیجا۔

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادوگروں سے مقابلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کامیابی عطا فرمائی اور تمام جادوگر موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر سجدے میں گر گئے اور اسلام قبول کر لیا۔

۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے مقابلہ کے بعد فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟

فرعون نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام ان تمام جادوگروں کے سردار ہیں جنہوں نے انہیں جادو سکھایا ہے۔ (معاذاللہ)

۵- فرعون نے اہل ایمان کو اسلام قبول کرنے پر کیا دھمکی دی؟　　ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹنے اور سولی دینے کا۔

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حصّہ سوم)

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس قصّہ کا مختصر خلاصہ عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۳۰ سے ۱۳۱) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۳: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۳۲) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۴: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (صفحہ نمبر ۱۳۴ سے ۱۳۵) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۵: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (س صفحہ نمبر ۱۳۶ سے ۱۳۸) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۶: اس قصّہ کا قرآنی متن اور ترجمہ (س صفحہ نمبر ۱۳۹ سے ۱۴۰) درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۷: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔

مقاصدِ مطالعہ:

اس قصّہ کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ فرعون کی ہلاکت کیسے ہوئی؟

۲۔ فرعون نے ڈوبتے ہوئے کیا کہا؟

۳۔ موت کے وقت ایمان لانے کی کیا حیثیت ہے؟

۴۔ فرعون سے نجات پانے کے بعد بنی اسرائیل نے کہاں قیام کیا؟

۵۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل پر مزید کیا عنایات ہوئیں؟

۶۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کے عطا ہونے کے باوجود بنی اسرائیل کا طرزِ عمل کیا رہا؟

۷۔ واقعۂ طور کیا ہے؟

۸۔ سامری نے قوم کو کیسے گمراہ کیا؟

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو اس کے جرم پر کیا کہا؟

۱۰۔ بنی اسرائیل کو بچھڑے کو معبود بنانے پر کیا سزا سنائی گئی؟

۱۱۔ کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیا مطالبہ کیا؟

۱۲۔ بنی اسرائیل نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اعلیٰ نعمتوں من و سلویٰ کی کس طرح ناشکری کی؟

۱۳۔ بنی اسرائیل نے فلسطین میں داخلہ کے لئے جنگ کے حکم پر کیا روش اختیار کی؟

۱۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات سے غفلت برتنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

۱۵۔ بُرے حکمران قوم کو حق سے کیسے دور رکھتے ہیں؟

۱۶۔ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنا کیسا ہے؟

۱۷۔ مشکل حالات میں ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے؟

آیت بہ آیت تشریحی نکات

ا-حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت اور فرعون کا تعاقب (سورۃ طٰہٰ:۷۷ تا ۷۹)

آیت نمبر ۷۷: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے کس کے حکم پر نکلے؟ ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر کس وقت نکلے؟ ۲: راتوں رات۔ ۳: سمندر میں خشک راستہ کیسے بنا؟ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر میں اپنی لاٹھی ماری تو سمندر دو پہاڑوں کی مانند ہو گیا اور درمیان سے خشک راستہ نکل آیا۔ ۴: سمندر میں خشک راستہ بن جانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو کیا فوائد پہنچے؟ ۴: (i) فرعون کے لشکر کے ہاتھوں پکڑے جانے کا خوف نہ رہا۔ (ii) اور پانی میں غرق ہونے سے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بچا لیا۔

آیت نمبر ۷۸: ا: فرعون اور اس کے لشکر نے کس کا پیچھا کیا؟ ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا۔

۲: فرعون اور اس کے لشکر کا کیا انجام ہوا؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کو سمندر میں غرق کر دیا۔

آیت نمبر ۷۹: ا: فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا زیادتی کی؟ ا: اُن کو گمراہ کر دیا اور انہیں ہدایت کا راستہ نہ دکھایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت اور فرعون کا تعاقب (الشعراء: ۵۲ تا ۶۲)

آیت نمبر ۵۲: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ کیا حکم فرمایا؟ ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے راتوں رات چلے جانے کا حکم فرمایا۔ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس چیز سے آگاہ فرمایا؟ ۲: آپ کا فرعون پیچھا کرے گا۔

آیت نمبر ۵۳: ا: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کا پیچھا کرنے کے لئے کیا کیا؟ ا: شہر میں فوجیں جمع کرنے کے لئے آدمی بھیجے۔

آیت نمبر ۵۴: ا: فرعون نے بنی اسرائیل کے خلاف اپنی قوم کو کیا تسلی دی؟ ا: بنی اسرائیل صرف تھوڑے سے لوگ ہیں یعنی ان سے نمٹنا آسان ہے۔

آیت نمبر ۵۵: ا: فرعون نے بنی اسرائیل کے خلاف اپنی قوم کو کیسے ابھارا؟ ا: بنی اسرائیل یقیناً ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔

آیت نمبر ۵۶: ا: فرعون نے بنی اسرائیل کے خلاف اپنی قوم کی کیسے ہمت بندھائی؟ ا: فرعون نے قوم سے کہا کہ ہم سب بنی اسرائیل کو پکڑنے کے لئے تیار ہیں۔

آیت نمبر ۵۷: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو مصر میں کن نعمتوں سے نوازا تھا؟ ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں باغوں اور پانی کے چشموں سے نوازا تھا۔

۲: آلِ فرعون کا کیا انجام ہوا؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں ان کے باغوں اور چشموں سے نکال دیا اور سمندر میں غرق کر دیا۔

آیت نمبر ۵۸: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو مصر میں کن نعمتوں سے نوازا تھا؟ ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں خزانوں اور عزت والے مقام سے نوازا تھا۔

آیت نمبر ۵۹: ا: آلِ فرعون کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ ا: ویسا ہی معاملہ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نافرمان اور سرکش قوموں کے ساتھ فرماتا ہے یعنی انہیں ہلاک کر دیا۔ ۲: فرعون کے بعد ان چیزوں کا وارث اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس کو بنایا؟ ۲: بنی اسرائیل کو۔

آیت نمبر ۶۰: ا: بنی اسرائیل کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کرنے پر فرعون نے کیا کیا؟ ا: فرعون نے سورج نکلتے ہی بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔

آیت نمبر ۶۱: ا: جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس خدشہ کا اظہار کیا؟ ا: ہم تو پکڑ لئے جائیں گے۔

۲: بنی اسرائیل کو پکڑے جانے کا خدشہ کیوں ہوا؟ ۲: کیوں کہ اُن کے سامنے سمندر (بحر احمر) آ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ آگے نہیں جا سکتے تھے اور پیچھے فرعون کا لشکر پہنچ گیا تھا۔

آیت نمبر ۶۲: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خوف زدہ دیکھ کر کیا نصیحت فرمائی؟ ا: موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میرے ساتھ ہے عنقریب وہ مجھے نکلنے کا راستہ دکھائے گا۔

عملی پہلو: بندۂ مومن کا بھروسہ ہر حال میں اللہ ﷻ ہی کی ذات پر ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اللہ ﷻ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیوں کہ اللہ ﷻ ہی حقیقتاً اور مستقلاً مددگار ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: "ساری مخلوق مل کر اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ ﷻ نے طے کر دیا اور ساری مخلوق مل کر اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ ﷻ نے طے کر دیا۔ (صحیح مسلم)

۲- فرعون کی ہلاکت (سورۃ الاعراف: ۱۳۶ تا ۱۳۷)

آیت نمبر ۱۳۶: ۱: اللہ ﷻ نے فرعون اور اس کے لشکر سے کیسے بدلہ لیا؟ ۱: اللہ ﷻ نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔

۲: اللہ ﷻ نے فرعون اور اس کے لشکر کو کیوں غرق کیا؟ ۲: انہوں نے اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلایا اور اُن سے غافل رہے۔

آیت نمبر ۱۳۷: ۱: فرعون کے بعد سرزمین مشرق و مغرب کا وارث اللہ ﷻ نے کس کو بنایا؟ ۱: بنی اسرائیل کو۔ ۲: سرزمین مشرق و مغرب سے کیا مراد ہے؟ ۲: سرزمین فلسطین۔ ۳: بنی اسرائیل کیوں کمزور سمجھے جاتے تھے؟ ۳: کیوں کہ اُن کو آلِ فرعون نے غلام بنایا ہوا تھا۔

۴: کس سرزمین کو اللہ ﷻ نے برکت دی؟ ۴: ارضِ فلسطین۔ ۵: بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ ﷻ کا اچھا وعدہ کیا تھا؟

۵: اللہ ﷻ ان کمزوروں کو فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلا کر زمین کا وارث بنا دے گا۔ ۶: بنی اسرائیل کو کس وجہ سے اللہ ﷻ نے زمین کا وارث بنایا؟

۶: ان کے صبر کی وجہ سے۔ ۷: اللہ ﷻ نے آلِ فرعون کو کیسے تباہ کیا؟ ۷: ان کے محلات کو تباہ کر دیا اور انگور کے باغات کو بھی برباد کر دیا۔

سمندر کا پھٹنا اور فرعون کی ہلاکت (سورۃ الشعراء: ۶۳ تا ۶۸)

آیت نمبر ۶۳: ۱: اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟ ۱: سمندر پر اپنی لاٹھی مارنے کا۔

۲: سمندر پر لاٹھی مارنے کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۲: سمندر پھٹا اور دو پہاڑوں کی مانند ہو گیا اور درمیان میں خشک راستہ بن گیا۔

آیت نمبر ۶۴: ۱: خشک راستے کے قریب اللہ ﷻ کس کو لایا؟ ۱: فرعون اور اس کے لشکر کو۔

آیت نمبر ۶۵: ۱: اللہ ﷻ نے ڈوبنے سے کسے بچایا؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو۔

آیت نمبر ۶۶: ۱: اللہ ﷻ نے کسے سمندر میں غرق کیا؟ ۱: فرعون اور اس کے لشکر کو۔

آیت نمبر ۶۷: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصّہ میں کیا ہے؟ ۱: اس قصّہ میں عبرت کی نشانی ہے۔

۲: اکثر لوگوں کا کیا حال تھا؟ ۲: اکثر لوگ عبرت حاصل کر کے ایمان نہیں لاتے تھے۔

آیت نمبر ۶۸: ۱: رب کی کن صفات کا ذکر ہے؟ ۱: (i) بہت غالب ہے۔ (ii) نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فرعون کا تکبر اور اُس کا انجام (سورۃ القصص: ۳۸ تا ۵۰)

آیت نمبر ۳۸: ۱: فرعون نے سرداروں سے کیا کہا؟ ۱: میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ ۲: فرعون نے ہامان کو کیا حکم دیا؟

۲: آگ میں اینٹیں پکا کر تیار کرو اور ان سے بلند عمارت بناؤ۔ ۳: فرعون نے ہامان کو عمارت بنانے کا حکم کیوں دیا؟ ۳: تا کہ وہ اُس عمارت پر چڑھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معبود تک پہنچ سکے۔ ۴: فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کس رائے کا اظہار کیا؟ ۴: وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ (معاذ اللہ)

آیت نمبر ۳۹: ۱: فرعون اور اُس کے لشکر نے کس جرم کا ارتکاب کیا؟ ۱: فرعون اور اس کے لشکر نے ناحق تکبر کیا۔

۲: تکبر کسے کہتے ہیں؟ ۲: حق کو نہ ماننا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھنا۔

فرمانِ نبوی ﷺ: "جس کے اندر رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا"۔ (صحیح مسلم)

۳: فرعون اور اُس کے لشکر نے کیا گمان کیا؟ ۳: فرعون اور اُس کے لشکر نے گمان کیا کہ وہ آخرت میں اللہ ﷻ کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

آیت نمبر ۴۰: ۱: فرعون اور اس کے لشکروں کا کیا انجام ہوا؟ ۱: اللہ ﷻ کے عذاب نے انہیں پکڑ لیا اور وہ سمندر میں غرق کر دیئے گئے۔

۲: ظالموں کا انجام کیسا ہوتا ہے؟ ۲: ظالموں کا برا انجام ہوتا ہے۔ ۳: ظلم کسے کہتے ہیں؟ ۳: کسی شے کو اس کے اصل مقام سے ہٹا دینا ظلم کہلاتا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: "اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ظالم بھائی کی مدد کس طرح کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ظلم کرنے سے روک دو یہی اس کی مدد ہے" (صحیح بخاری)

عملی پہلو: اللہ ﷻ ظلم کو پسند نہیں فرماتا۔ اس لئے ہمیں ہر طرح کے ظلم سے بچنا چاہیئے۔

آیت نمبر ۴۱: ۱: اللہ ﷻ نے آل فرعون پر کس احسان کا ذکر فرمایا؟ ۱: اللہ ﷻ نے آل فرعون کو قائد بنایا انہیں حکومت اور اختیار بخشا۔

۲: آل فرعون نے اپنے اس اختیار اور قیادت کا کیا استعمال کیا؟ ۲: وہ لوگوں کو شرک اور ظلم میں مبتلا کر کے جہنم کی طرف بلاتے تھے۔

۳: قیامت کے دن آل فرعون کا کیا حال ہو گا؟ ۳: قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

آیت نمبر ۴۲: ۱: اللہ ﷻ نے آلِ فرعون کو ان کے ظلم و شرک کی کیا سزا دی؟ ۱: اللہ ﷻ نے دنیا اور آخرت میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی۔

۲: لعنت کے کیا معنی ہیں؟ ۲: اللہ ﷻ کی رحمت سے محرومی۔ ۳: قیامت کے دن آل فرعون کا کیا حال ہو گا؟ ۳: وہ بدحال ہوں گے۔

آیت نمبر ۴۳: ۱: اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا نعمت عطا فرمائی؟ ۱: کتاب یعنی تورات عطا فرمائی۔ ۲: اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کب عطا فرمائی؟ ۲: پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد۔ ۳: پہلی امتوں سے کون مراد ہیں؟ ۳: وہ نافرمان امتیں جنہیں ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ ﷻ نے ہلاک کر دیا مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، قوم عاد، قوم ثمود، عمورہ، سدوم اور اہل مدین وغیرہ۔

۴: تورات کی کیا خصوصیات بیان ہوئی ہیں؟ ۴: (i) تورات لوگوں کے لئے بصیرت تھی یعنی ایسی ہدایت جو لوگوں کی غفلت سے بند آنکھیں کھول دے۔ (ii) ہدایت یعنی لوگوں کی رہنمائی کرنے والی۔ (iii) رحمت یعنی ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی تھی۔ ۵: اللہ ﷻ کتابیں کیوں نازل فرماتا ہے؟ ۵: تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ ۶: آج ہمارے لئے یہ ساری صفات کس کتاب میں ہیں؟ ۶: قرآن حکیم میں۔

آیت نمبر ۴۴: ۱: یہاں خطاب کس سے ہے؟ ۱: نبی کریم ﷺ سے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ ﷻ نے رسالت دینے کے لئے کہاں بلایا؟ ۲: کوہِ طور کی مغربی جانب۔ ۳: آپ ﷺ کے طور کی مغربی جانب موجود نہ ہونے سے کیا بتانا مقصود ہے؟ ۳: کہ اللہ ﷻ نے یہ واقعات آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ بتائے ہیں کیوں کہ آپ ﷺ اللہ ﷻ کے رسول ہیں۔

آیت نمبر ۴۵: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اللہ ﷻ نے کیا کیا؟ ۱: اللہ ﷻ نے کئی امتوں کو پیدا کیا پھر ان پر طویل مدت گزر گئی یہاں تک کہ پھر اللہ ﷻ نے اپنے آخری رسول سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا اور انہیں قرآنِ حکیم عطا فرمایا۔ ۲: آپ ﷺ کے مدین میں موجود نہ ہونے سے کیا بتانا مقصود ہے؟ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مدین میں دس سال جو حالات گزرے وہ بھی اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ بتائے ہیں اور یہ کہ اللہ ﷻ ہی رسول بھیجتا ہے۔

آیت نمبر ۴۶: ۱: طور کے کنارے اللہ ﷻ نے کسے ندا دی؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔ ۲: اللہ ﷻ کی آپ ﷺ پر ہونے والی کس نعمت کا ذکر ہے؟ ۲: نعمت ہدایت یعنی وحی کے ذریعہ اللہ ﷻ نے ان تمام واقعات سے آپ ﷺ کو آگاہ فرمادیا۔ ۳: آپ ﷺ پر وحی نازل کرنے کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟ ۳: تاکہ لوگوں کو بُرے انجام سے ڈرا سکیں اور تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ۴: کس قوم کے پاس کوئی ڈرانے والا آپ ﷺ سے پہلے نہیں آیا تھا؟ ۴: عربوں یعنی اہل مکہ کے پاس۔ ۵: عرب کس کی نسل سے تھے؟ ۵: عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے۔

۶: حضرت اسماعیل علیہ السلام کس کے بیٹے تھے؟ ۶: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔

۷: عرب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کتنے سال بعد نبی کریم ﷺ کو بھیجا گیا؟ ۷: تقریباً تین ہزار سال بعد۔

آیت نمبر ۴۷: ۱: لوگ مصیبت میں کیوں مبتلا ہوتے ہیں؟ ۱: اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے۔

۲: انبیاء ورسل علیہم السلام کو بھیجے جانے کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟ ۲: تاکہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں اے اللہ! تو نے ہمارے پاس ایک رسول کیوں نہیں بھیجا تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

آیت نمبر ۴۸: ۱: حق آنے پر لوگوں نے نبی کریم ﷺ پر کیا اعتراض کیا؟ ۱: ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح معجزات کیوں نہیں دیئے گئے۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اعتراض کے جواب میں کیا فرمایا؟ ۲: اگر ایمان لانے میں رکاوٹ معجزات کا پیش نہ کیا جانا ہے تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ ایمان کیوں نہ لائے جنہوں نے معجزات پیش کئے تھے۔ لہٰذا اصل بیماری ان کی یہ ہے کہ ان کو ماننا ہی نہیں ہے۔ (معاذاللہ)

۳: تورات اور قرآن مجید پر لوگوں نے کیا اعتراض کیا؟ ۳: (i) یہ دونوں جادو ہیں۔ (ii) یہ دونوں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

۴: لوگوں نے تورات اور قرآن مجید کے بارے میں کیا رویہ اختیار کیا؟ ۴: لوگوں نے کہا کہ ہم تورات اور قرآن دونوں کا انکار کرنے والے ہیں۔

آیت نمبر ۴۹: ۱: قرآن کے انکار پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ کفار کو کیا چیلنج دیا؟ ۱: اگر تم سچے ہو تو ان کتابوں سے زیادہ ہدایت والی کتاب لے آؤ میں اس کی پیروی کرنے لگوں گا۔

آیت نمبر ۵۰: ۱: قرآن کے انکار کا کیا سبب بیان کیا گیا؟ ۱: وہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور ہدایت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب سے زیادہ گمراہ کسے قرار دیا؟ ۲: جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔

۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسے ہدایت نہیں دیتا؟ ۳: اللہ سبحانہ وتعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۴: سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟ ۴: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

۳- بنی اسرائیل صحرائے سینا میں (سورۃ الاعراف: ۱۳۸ تا ۱۴۱)

آیت نمبر ۱۳۸: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کہاں پہنچایا؟ ۱: صحرائے سینا میں۔ ۲: صحراء میں بنی اسرائیل کی ملاقات کس سے ہوئی؟

۲: ایسی قوم سے جو بتوں کی پوجا میں لگی ہوئی تھی۔ ۳: بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا مطالبہ کیا؟ ۳: اے موسیٰ! آپ علیہ السلام ہمارے لئے بھی ایک بُت بنا دیں۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے مطالبے کا کیا جواب دیا؟ ۴: بے شک تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔

آیت نمبر ۱۳۹: ۱: قوم کے مطالبہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟ ۱: جن کی وہ پوجا کر رہے ہیں وہ برباد ہونے والا اور غلط ہے۔

آیت نمبر ۱۴۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو کیا سمجھایا؟ ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کیا احسان یاد دلایا؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جس نے بنی اسرائیل کو (اس وقت کے) تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔

آیت نمبر ۱۴۱: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنا کیا احسان یاد دلایا؟ ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں یعنی آل فرعون سے نجات دلائی۔

۲: آل فرعون بنی اسرائیل پر کیا ظلم کرتے تھے؟ ۲: اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے۔

۳: آل فرعون کا ظلم بنی اسرائیل کے لئے کیا حیثیت رکھتا تھا؟ ۳: یہ بنی اسرائیل کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔

بنی اسرائیل صحرائے سینا میں (طٰہٰ:۸۰ تا ۸۲)

آیت نمبر ۸۰: ۱:بنی اسرائیل پر اللہ ﷻ نے کیا احسانات فرمائے؟ ۱:(i)انہیں دشمن سے نجات دی۔(ii)طور پہاڑ کی دائیں جانب تورات عطا کرنے کے لئے بلایا۔(iii)من و سلویٰ عطا فرمایا۔ ۲:من کسے کہتے ہیں؟ ۲:شبنم کی طرح کے قطرے جو سوکھ کر سفید قدرتی شکر بن جاتے تھے۔

۳:سلویٰ کسے کہتے ہیں؟ ۳:بٹیر نما پرندے جن کے غول کے غول صحراء میں اُترتے اور بنی اسرائیل انہیں پکڑ کر بھون بھون کر کھاتے۔

آیت نمبر ۸۱: ۱:اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل کو کیا حکم دیا؟ ۱:(i)ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں بطور رزق دی ہیں۔(ii)حد سے نہ بڑھو۔

۲:اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل کو حد سے بڑھنے پر کیا تنبیہ فرمائی؟ ۲:ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا۔

۳:جس پر اللہ ﷻ کا غضب نازل ہوتا ہے اس کا کیا انجام ہوتا ہے؟ ۳:وہ یقیناً دنیا و آخرت میں برباد ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر ۸۲: ۱:اللہ ﷻ کی بخشش کا وعدہ کن لوگوں کے لئے ہے؟ ۱:(i)جو توبہ کریں۔(ii)ایمان لائیں۔(iii)نیک عمل کریں۔ (iv)اور پھر ہدایت پر قائم رہیں۔ ۲:توبہ کے کیا معنی ہیں؟ ۲:پلٹنا، لوٹ آنا، نافرمانی کا راستہ چھوڑ کر فرمانبرداری اختیار کر لینا۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر (سورۃ الاعراف:۱۴۲ تا ۱۴۷)

آیت نمبر ۱۴۲: ۱:اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کل کتنی راتوں کے لئے کوہ طور پر بلایا؟ ۱:چالیس راتوں کے لئے۔ ۲:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام کو کیا نصیحت کی؟ ۲:آپ علیہ السلام میرے جانشین رہیئے، لوگوں کی اصلاح کیجئے اور فساد کرنے والوں کی بات نہ مانیئے۔

آیت نمبر ۱۴۳: ۱:جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ ﷻ کے مقرر کیئے ہوئے وقت پر کوہ طور پر حاضر ہوئے تو انہیں کیا سعادت حاصل ہوئی؟ ۱:اللہ ﷻ نے ان سے کلام فرمایا۔ ۲:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ ﷻ سے کس بات کی درخواست کی؟ ۲:اللہ ﷻ کو دیکھنے کی درخواست فرمائی۔ ۳:اللہ ﷻ نے ان کی درخواست کا کیا جواب دیا؟ ۳:تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ پاؤ گے۔ ۴:پہاڑ پر اللہ ﷻ کی تجلی کا کیا اثر ہوا؟ ۴:اللہ ﷻ کی تجلی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ۵:حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ ﷻ کی اس تجلی کے مشاہدہ کرنے کا کیا اثر ہوا؟ ۵:حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ۶:موسیٰ علیہ السلام نے ہوش میں آنے پر کیا کیا؟ ۶:اللہ ﷻ کی پاکی بیان کی اور اللہ ﷻ کی جناب میں توبہ کی اور فرمایا کہ میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ **نوٹ:** اہل تشیع مکتبہ فکر کے نزدیک دنیا اور آخرت دونوں میں رویتِ باری تعالیٰ ممکن نہیں۔

آیت نمبر ۱۴۴: ۱:کوہ طور پر اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا بشارت دی؟ ۱:اللہ ﷻ نے انہیں اپنا رسول بنانے اور ہم کلامی کا شرف بخشنے کی بشارت دی۔

۲:اللہ ﷻ نے اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام کو کیا عطا فرمایا اور کیا نصیحت فرمائی؟ ۲:تورات اور شکر گزار بننے کی نصیحت فرمائی۔

آیت نمبر ۱۴۵: ۱:اللہ ﷻ نے تورات کس شکل میں عطا فرمائی؟ ۱:زمرد یا یاقوت کے پتھروں وغیرہ کی تختیوں پر لکھی ہوئی۔

۲:اللہ ﷻ نے تورات کی کیا صفات بیان فرمائیں؟ ۲:اُس دور کی ضرورت کے اعتبار سے تورات میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل تھی۔

۳:اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا نصیحت فرمائی؟ ۳:اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کو مضبوطی سے تھامنے کی نصیحت فرمائی اور حکم فرمایا کہ اپنی قوم کو بھی اس کے احکام کی پیروی کرنے کی نصیحت فرمائیں۔ ۴:نافرمانوں کے گھر دکھانے سے کیا مراد ہے؟ ۴:یعنی سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات۔

آیت نمبر ۱۴۶: ۱:اللہ ﷻ کن لوگوں کو اپنی آیات سے دور کر دیتا ہے؟ ۱:جو تکبر کرتے ہیں۔

۳:اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلانے اور ان سے غفلت برتنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ ۳:(i)تمام نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان لانے کی توفیق نہیں ہوتی۔

(ii)ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اختیار نہیں کرتے۔(iii)گمراہی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۴۷: ۱:کن لوگوں کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں؟ ۱:جو جھٹلاتے ہیں اللہ ﷻ کی آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو۔

۲: ایسے لوگوں کو آخرت میں کیسا بدلا ملے گا؟ ۲: اپنے برے اعمال کا برابدلا ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر (طٰہٰ: ۸۳ تا ۸۷)

آیت نمبر ۸۳: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا پوچھا؟ ا: آپ علیہ السلام نے اپنی قوم سے پہلے آنے میں جلدی کیوں کی؟

آیت نمبر ۸۴: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلدی آنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟ ا: تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔

آیت نمبر ۸۵: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے بعد قوم کا کیا حال ہوا؟ ا: سامری نے انہیں گمراہ کر دیا۔

۲: سامری کون تھا؟ ۲: اکثر مفسرین کے نزدیک آلِ فرعون سے تعلق رکھنے والا یا غیر اسرائیلی تھا۔

۳: سامری نے قوم کو کیسے گمراہ کیا؟ ۳: سونے کا بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا رب ہے۔

آیت نمبر ۸۶: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کس حال میں قوم کی طرف پلٹے؟ ا: غصہ اور غم کی حالت میں۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو کیا تنبیہ فرمائی؟ ۲: کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ نہیں کیا تھا جو تم نے ایک بچھڑے کو معبود بنا لیا۔

۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام کس وعدہ کا ذکر فرما رہے ہیں؟ ۳: تورات دینے کا وعدہ۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کی گمراہی پر کیا استفسار فرمایا؟

۴: کیا تم پر طویل مدت گزر گئی تھی یا تم چاہتے ہو کہ تم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا غضب نازل ہو پس تم نے کیوں میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی؟

آیت نمبر ۸۷: ا: قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا جواب دیا؟ ا: ہم نے آپ علیہ السلام سے وعدہ خلافی خود نہیں کی بلکہ ہم سے سامری نے ایسا کروایا۔

۲: بنی اسرائیل نے زیورات کے ساتھ کیا کیا؟ ۲: زیورات آگ میں پگھلا کر ان سے سونے کا ایک بچھڑا بنایا۔

۳: آگ میں سامری نے کیا ڈالا؟ ۳: زیورات میں سے کچھ اس نے بھی آگ میں ڈالا۔

۵- سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی (سورۃ الاعراف: ۱۴۸ تا ۱۴۹)

آیت نمبر ۱۴۸: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد قوم نے کیا کیا؟ ا: سونے کے زیورات کو پگھلا کر اس سے ایک بچھڑے کا سا جسم بنایا۔

۲: بچھڑے کی کیا خصوصیات تھیں؟ ۲: سونے سے بنایا گیا تھا اور اس میں سے آواز آتی تھی۔ بعض مفسرین کے نزدیک وہ بچھڑا آواز نکالتا تھا۔

۳: بنی اسرائیل کو بچھڑے کے بارے میں کن باتوں پر غور کرنا چاہیئے تھا؟ ۳: بنی اسرائیل کو غور کرنا چاہیئے تھا کہ نہ بچھڑا ان سے بات کر سکتا ہے اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھا سکتا ہے۔ ۴: بنی اسرائیل نے کیا ظلم کیا تھا؟ ۴: بچھڑے کو معبود بنا کر شرک کیا تھا۔

آیت نمبر ۱۴۹: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توجہ دلانے پر بنی اسرائیل نے کیا طرزِ عمل اختیار کیا؟ ا: وہ اپنے شرک کرنے پر نادم ہوئے اور انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگی۔

سونے کا بچھڑا اور بنی اسرائیل کی گمراہی (طٰہٰ: ۸۸ تا ۹۸)

آیت نمبر ۸۸: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد سامری نے کیا کیا؟ ا: سونے کے زیورات کو پگھلا کر اس سے ایک بچھڑے کا سا جسم بنایا۔

۲: بچھڑے کی کیا خصوصیات تھیں؟ ۲: سونے سے بنایا گیا ایک جسم تھا اور اس میں سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی۔

۳: بنی اسرائیل نے بچھڑے کے بارے میں کیا کہا؟ ۳: یہ بچھڑا تمہارا اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا معبود ہے پس موسیٰ (علیہ السلام) بھول گئے۔

آیت نمبر ۸۹: ا: بنی اسرائیل کو بچھڑے کے بارے میں کن باتوں پر غور کرنا چاہیئے تھا؟ ا: نہ تو بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا تھا اور نہ ان کے نقصان یا فائدہ کا اختیار رکھتا تھا۔

آیت نمبر ۹۰: ا: حضرت ہارون علیہ السلام نے قوم کو کیسے سمجھایا؟ ا: (i) تم بچھڑے کے ذریعہ فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو۔ (ii) تمہارا رب تو رحمان ہے۔

(iii) پس تم میری پیروی کرو۔ (iv) میرے حکم کی اطاعت کرو۔

آیت نمبر ۹۱: ا: قوم نے حضرت ہارون علیہ السلام کو کیا جواب دیا؟ ا: ہم تو بچھڑے کی پوجا کرتے رہیں گے جب تک حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس نہیں آجاتے۔

آیت نمبر ۹۲: ا: واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کیا استفسار فرمایا؟ ا: آپ نے انہیں گمراہی اختیار کرنے سے کیوں نہیں روکا؟

آیت نمبر ۹۳: ا: واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے مزید کیا استفسار فرمایا؟ ا: آپ علیہ السلام نے قوم کو شرک سے روکنے میں میری پیروی نہیں کی اور کیا آپ نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟

آیت نمبر ۹۴: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا؟ ا: حضرت ہارون علیہ السلام کے سر اور دارڑھی کے بال پکڑے۔

عملی پہلو: اس سے معلوم ہوا کہ اتنے بڑے بالوں کو جو پکڑے جا سکیں داڑھی کہا جاتا ہے اور وہی سنت انبیاء علیہم السلام ہے صرف فرنچ کٹ یا فیشن کے طور پر چند بال رکھ کر اسے سنت پر عمل تصور کر لینا کافی نہیں۔ ۲: حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا جواب دیا؟

۲: کہ مجھے ڈر تھا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ میں نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا پاس نہیں کیا۔

آیت نمبر ۹۵: ا: حضرت ہارون علیہ السلام سے معقول عذر سننے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کس کی طرف متوجہ ہوئے؟ ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کیا استفسار فرمایا؟ ۲: تمہارا کیا معاملہ ہے یعنی تم نے بچھڑے کو معبود بنانے کا یہ کام کیوں کیا؟

آیت نمبر ۹۶: ا: سامری نے موسیٰ علیہ السلام کو کیا جوب دیا؟ ا: میں نے وہ چیز دیکھی جو دوسروں نے نہیں دیکھی پھر میں نے فرشتہ کے نقش قدم سے ایک مٹھی مٹی اٹھالی اور اسے اس بچھڑے پر ڈالا۔ ۲: سامری کو اس کام پر کس نے اکسایا؟ ۲: اس کے نفس نے اسے اس کام پر اکسایا۔

۳: سامری نے ایسی کیا بات دیکھی تھی جو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکے تھے؟ ۳: حضرت جبرائیل علیہ السلام جہاں قدم رکھتے وہاں سبزہ اگ آتا تھا۔

۴: سامری نے کیا کام کیا؟ ۴: سامری نے وہاں سے مٹھی بھر مٹی اٹھالی اور پھر وہ مٹی سونے کے بچھڑے میں ڈالی جس سے اس میں سے آواز آنے لگی۔

آیت نمبر ۹۷: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کیا فوری سزا سنائی؟ ا: اب تم زندگی بھر لوگوں سے کہتے رہو گے کہ مجھے نہ چھونا کیوں کہ جو بھی اب اسے چھوئے گا تو چھونے والے اور سامری کو بخار چڑھ جائے گا۔

۲: موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو اور کس سزا کی پیشنگوئی فرمائی؟ ۲: تمہارے لئے ایک (اخروی) عذاب کا وعدہ بھی ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ کی جائے گی یعنی اخروی سزا ضرور ملے گی۔ ۳: سونے کے بچھڑے کا کیا انجام ہوا؟ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑے کو جلا کر اس کی راکھ کو پانی میں اچھی طرح بکھیر دیا۔

آیت نمبر ۹۸: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو کیا بات سمجھائی؟ ا: یقیناً تمہارا معبود تو بس ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کس صفت کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

علمی بات: اس کائنات میں ہونے والا ہر کام یہاں تک کہ ہمارا ہر عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں ہے۔

۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی اور بنی اسرائیل کو سزا (سورۃ الاعراف:۱۵۰ تا ۱۵۴)

آیت نمبر ۱۵۰: ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کس کیفیت میں اپنی قوم کی طرف لوٹے؟ ا: نہایت غصہ اور غم کی حالت میں۔ ۲: موسیٰ علیہ السلام کو غصہ کس بات پر تھا؟ ۲: اپنی قوم کے شرک میں مبتلا ہونے پر۔ ۳: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کیا فرمایا؟ ۳: تم نے میرے پیچھے بہت ہی بُرا کام کیا ہے۔

۴: بنی اسرائیل نے کس کام میں جلدی کی؟ ۴: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات آنے کا انتظار نہ کیا اور گمراہی اختیار کر لی۔ ۵: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم کو گمراہی میں دیکھ کر کیا کیفیت تھی؟ ۵: انہوں نے تورات کو ایک طرف رکھ کر اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو انتہائی غم و غصہ کی حالت میں سر اور داڑھی کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ ۶: حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے کیا عذر پیش کیا؟ ۶: (i) قوم نے مجھے کمزور سمجھا۔

(ii)وہ میرے قتل کے درپے ہو گئے۔ ۷:حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا درخواست کی؟ ۷:(i) آپ دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں۔(ii) آپ مجھے نقصان کاروں میں شامل نہ کریں۔

آیت نمبر ۱۵۱: ا:حضرت ہارون علیہ السلام کے عذر پیش کرنے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا طرزِ عمل اختیار کیا؟ ا:اپنے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کی۔ ۲:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کیا دعا کی؟ ۲:(i) مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے۔ (ii)اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔

آیت نمبر ۱۵۲: ا: بچھڑے کو معبود بنانے والوں کو کیا سزا سنائی گئی؟ ا:عنقریب انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے۔

۲:بنی اسرائیل نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر کیا جھوٹ باندھا تھا؟ ۲: بچھڑے کو معبود قرار دیا تھا۔

۳:جھوٹ باندھنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ ۳:اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں اسی طرح سزا دیتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۳: ا: کیا بُرے اعمال کرنے کے بعد بھی نجات کی کوئی راہ ہے؟ ا:جی ہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جناب میں سچی توبہ کرنا۔ ۲: توبہ کے معنیٰ کیا ہیں؟ ۲:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف پلٹنا یعنی نافرمانی چھوڑ کر فرماں برداری اختیار کرنا۔ ۳: توبہ کی کیا شرائط ہیں؟ ۳:(i) گناہ کو ترک کرنا۔ (ii) گناہ پر سچی ندامت ہونا۔(iii) گناہ کو آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا۔(iv) اگر کسی کا حق مارا ہے تو اسے لوٹانا یا اس سے معافی مانگنا۔

۴:توبہ کر کے ایمان لانے والے کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کیسا معاملہ فرماتا ہے؟ ۴:اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس پر رحم فرماتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۴: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصہ ٹھنڈا ہونے پر کیا کیا؟ ا:تورات کی تختیاں اُٹھالیں۔

۲:تورات میں کیا تھا؟ ۲: ہدایت اور رحمت۔ ۳:ہدایت اور رحمت کس کے لئے تھی؟ ۳:ان لوگوں کے لئے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔

۷-بنی اسرائیل کے سرداروں کا کوہ طور پر بے جا مطالبہ اور اُس کا انجام (سورۃ الاعراف:۱۵۵)

آیت نمبر ۱۵۵: ا:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں سے کتنے افراد منتخب کئے؟ ا:ستّر افراد۔

۲:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں سے یہ افراد کیوں منتخب کیئے؟ ۲: کوہِ طور پر اپنے ساتھ لے جانے کے لئے۔

۳:بنی اسرائیل کے ان افراد پر زلزلہ کیوں آیا؟ ۳:ان کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بے جا مطالبہ پر۔

۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ان افراد پر زلزلہ کا کیا سبب بیان فرمایا؟ ۴:ان افراد میں سے چند کی بے وقوفی کو۔

۵:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان مشکل حالات پر کیا تبصرہ فرمایا؟ ۵:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو محض اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آزمائش ہے اس کے ذریعہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے۔ ۶:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے افراد کی ہلاکت پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کیا التجا فرمائی؟ ۶:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے افراد کی ہلاکت پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے درخواست کی کہ تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ ۷:حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا کیا نتیجہ نکلا؟ ۷:اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے ان سب افراد کو زندہ فرمادیا۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو کیسے ہلاک کیا؟

(الف) پتھر برسا کر ✓(ب) سمندر میں غرق کر کے (ج) زمین میں دفن کر کے

(۲) فرعون نے ڈوبتے ہوئے کیا کہا؟

(الف) کیا مصر کی حکومت اور میرے (محل کے) نیچے بہتی نہریں میری نہیں؟ (ب) میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں

✓(ج) میں ایمان لایا اس پر کہ کوئی معبود نہیں اس (اللہ ﷻ) کے سوا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

(۳) اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل کے لئے کیا نازل فرمایا؟

(الف) فرشتہ ✓(ب) من و سلویٰ (ج) جنّت سے دستر خوان

(۴) کس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا؟

✓(الف) سامری (ب) قارون (ج) فرعون

(۵) اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل پر طور پہاڑ کو اُٹھا کر اُن سے کیا لیا؟

(الف) کام ✓(ب) عہد (ج) انتقام

سوال ۲: نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصّے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت فرماگئے۔ ۲۔ فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔

۳۔ اللہ ﷻ نے سمندر کو پھاڑ کر بنی اسرائیل کو راستہ عطا فرمایا۔ ۴۔ فرعون اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔

۵۔ صحرائے سینا میں اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ کیا، من و سلویٰ اتارا اور چٹان سے بارہ چشمے جاری فرمائے۔

۶۔ اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کے لئے کوہِ طور پر بلایا۔

۷۔ سامری نے زیورات سے سونے کا بچھڑا بنایا۔

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے شرک کرنے پر نہایت غصہ اور ناراضگی کا اظہار کیا۔

۹۔ اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزادی۔

۱۰۔ اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل کو جہاد کا حکم فرمایا مگر انہوں نے بزدلی دکھائی۔

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱۔ آگے سمندر اور پیچھے فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا کہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کیا جواب دیا؟

ہم تو مارے گئے فرعون ہم سب کو ہلاک کردے گا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ جلد ہی کوئی راہ دکھائے گا

۲۔ اللہ ﷻ نے صحرائے سینا میں بنی اسرائیل پر کیا عنایات فرمائیں؟

بادلوں کا سایہ کیا، من و سلویٰ نازل کیا، بارہ چشمے جاری کیئے، تورات عطا فرمائی۔

۳۔ سامری نے قوم کو کیسے گمراہ کیا؟

اس نے قوم کے زیورات کو پگھلا کر ایک بچھڑا بنایا اور قوم سے کہا کہ یہ تمہارا رب ہے اس کی پوجا کرو۔

۴۔ کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیا مطالبہ کیا؟

اللہ ﷻ کو ظاہر دیکھنے کا مطالبہ کیا۔

۵۔ بنی اسرائیل نے فلسطین میں داخل ہونے سے کیوں انکار کیا؟

وہاں ایک نہایت جنگجو قوم آباد تھی، بنی اسرائیل نے بزدلی دکھائی اور لڑنے سے صاف انکار کردیا۔

سُوْرَۃُ النَّبَا

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جا سکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ قیامت کے واقع ہونے کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲۔ اللہ ﷻ کی کن قدرتوں کا بیان کیا گیا ہے؟

۳۔ کائنات میں اللہ ﷻ کی قدرت کی نشانیاں کس بات کی دلیل ہیں؟

۴۔ قیامت پر یقین انسان کے اندر کیا جذبات پیدا کرتا ہے؟

۵۔ متقی کسے کہتے ہیں؟

۶۔ شفاعت کی حقیقت کیا ہے؟

۷۔ صُور پھونکنے سے کیا مراد ہے؟

۸۔ رب کے پاس اچھا ٹھکانا کیسے پایا جا سکتا ہے؟

۹۔ آخرت کے حساب کی فکر نہ کرنے اور آیات کو جھٹلانے کا کیا انجام ہو گا؟

ربطِ سورت: اس سے پہلی سورت "سورۃ المرسلات" میں ان لوگوں کی تردید کی گئی ہے جو قیامت کو جھٹلاتے ہیں۔ سورۃ النّباء میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کا انکار کرنے والوں اور اس کے بارے میں شک و شبہ میں پڑے رہنے والوں کو عنقریب اس کی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔ سورۃ المرسلات میں روزِ قیامت کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت و تباہی سے ڈرایا گیا ہے۔ سورۃ النباء میں سرکش و نافرمان لوگوں کا ٹھکانا جہنم بتایا گیا ہے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ المرسلات اور سورۃ النباء دونوں میں متقین یعنی پرہیزگاروں کے لئے جنت کی ابدی نعمتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: کون لوگ آپس میں سوال کر رہے تھے؟ — ا: مشرکین مکہ۔

۲: کس چیز کے بارے میں لوگ آپس میں سوال کر رہے تھے؟ — ۲: قیامت کے بارے میں۔

آیت نمبر ۲: ۱: نباء کسے کہتے ہیں؟ ۱: کسی اہم خبر کو نباء کہتے ہیں۔

۲: وہ عظیم خبر کیا تھی؟ ۲: قیامت واقع ہو گی موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا، اعمال کا حساب ہو گا اور جزا و سزا دی جائے گی۔

آیت نمبر ۳: ۱: قیامت کے بارے میں لوگوں کے کیا اختلافات تھے؟ ۱: بعض کہتے تھے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں، دنیا کی زندگی ہی اصل زندگی ہے ان کے نزدیک مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جانا ناممکن تھا۔

آیت نمبر ۴: ۱: لوگوں کی قیاس آرائیوں پر اللہ ﷻ نے کیا بیان فرمایا؟ ۱: عنقریب وہ اس حقیقت کو جان لیں گے۔

۲: لوگ کیا جان لیں گے؟ ۲: قیامت قائم ہونے کو۔

آیت نمبر ۵: ۱: لوگ مزید کیا جان لیں گے؟ ۱: دوبارہ زندہ کیئے جانے کو۔

۲: اس آیت کو دوبارہ کیوں دہرایا گیا ہے؟ ۲: تاکید اور زور پیدا کرنے کے لئے کہ قیامت یقینی ہے۔

آیت نمبر ۶: ۱: اللہ ﷻ نے زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ نے زمین کو فرش یعنی بچھونا بنایا ہے۔ ۲: اللہ ﷻ نے زمین کو فرش اور بچھونا کیوں بنایا؟ ۲: تا کہ ہم اُس پر چلیں، رہیں، روزی حاصل کریں۔ ۳: اللہ ﷻ نے زمین کو فرش بنانے کا ذکر کیوں فرمایا؟

۳: زمین اللہ ﷻ کی قدرت کی ایک نشانی ہے جس اللہ ﷻ نے زمین کو ہمارے لئے فرش بنادیا وہ ہمیں موت کے بعد دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۷: ۱: اللہ ﷻ نے پہاڑوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ نے پہاڑوں کو کیلیں بنایا۔

۲: پہاڑوں کو کیلیں بنانے سے کیا مراد ہے؟ ۲: پہاڑ زمین میں کیلوں کی طرح گڑے ہوئے ہیں۔

۳: پہاڑوں کو کیلیں بنانے کا ذکر کیوں فرمایا؟ ۳: جو اللہ ﷻ پہاڑوں کو زمین میں گاڑ سکتا ہے وہ قیامت کو بھی برپا کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۸: ۱: انسانوں کے جوڑے بنانے سے کیا مراد ہے؟ ۱: انسانوں کے جوڑے بنانے سے مراد مرد اور عورت ہیں۔

۲: انسانوں کے جوڑے بنانے میں کیا اشارہ ہے؟ ۲: جس اللہ ﷻ نے انسانوں کے جوڑے بنائے۔ اسی نے دنیا اور آخرت کو بھی بنایا ہے۔

آیت نمبر ۹: ۱: اللہ ﷻ نے نیند کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ نے نیند کو ہمارے لئے آرام کا ذریعہ بنایا ہے۔

۲: اللہ ﷻ نے نیند کو آرام کا ذریعہ کیسے بنایا ہے؟ ۲: نیند سے انسان کی تھکاوٹ دور ہوتی ہے، توانائی بحال ہوتی ہے اور نیند انسان کا غم و فکر دور کر دیتی ہے۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: اللہ ﷻ نے رات کے بارے میں کیوں فرمایا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ نے رات کو ڈھانپنے والی فرمایا ہے۔

۲: رات کو ڈھانپنے والی کیوں فرمایا گیا؟ ۲: کیوں کہ رات کا اندھیرا لباس کی طرح ہر چیز کو اپنے اندر چھپا لیتا ہے۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: اللہ ﷻ نے دن کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ نے دن کو روزگار کا وقت قرار دیا ہے۔

۲: دن کو روزگار کا وقت کیوں فرمایا گیا؟ ۲: کیوں کہ دن میں چہل پہل اور رونق ہوتی ہے اور انسان اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے میں لگا ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: یہاں سات مضبوط سے کیا مراد ہے؟ ۱: سات آسمان۔

۲: آسمانوں کو سات مضبوط کیوں فرمایا گیا؟ ۲: کیونکہ ساتوں آسمان مضبوط چھت کی طرح اس کائنات کو گھیرے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: روشن چراغ سے کیا مراد ہے؟ ۱: سورج۔ ۲: سورج کو روشن چراغ کیوں فرمایا گیا؟ ۲: جس طرح چراغ جلتا ہے اور اس سے روشنی نکلتی ہے اسی طرح سورج میں بھی جلنے کا عمل ہو رہا ہے اور اس سے روشنی نکلتی ہے۔ ۳: رات، دن، آسمان اور سورج کا کیوں ذکر کیا گیا ہے؟

۳: جو اللہ ﷻ رات، دن، آسمان اور سورج جیسی عظیم الشان چیزیں بنانے پر قادر ہے وہ یقیناً قیامت بھی برپا کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: اللہ ﷻ نے بادلوں سے کیا نازل فرمایا؟ ۱: اللہ ﷻ نے بادلوں سے برستا ہوا پانی نازل فرمایا۔

۲: اللہ ﷻ نے بادلوں سے پانی برسنے کا کیوں ذکر فرمایا؟ ۲: جو اللہ ﷻ پانی کو بخارات بننے کے بعد دوبارہ بادلوں سے پانی بنا کر برسا سکتا ہے وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵: ا: بارش سے حاصل ہونے والے کن فوائد کا ذکر ہے؟ ا: اناج اور سبزہ جو پانی پڑنے پر زمین سے حاصل ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۶: ا: بارش سے حاصل ہونے والے کس فائدہ کا ذکر ہے؟ ا: بارش کے ذریعہ گھنے باغات اُگنے کا ذکر ہے۔

۲: آیات ۶ تا ۱۶ اللہ ﷻ نے اپنی قدرت کے مظاہر کا بیان کیوں فرمایا؟ ۲: تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اتنی قدرت رکھنے والا اللہ ﷻ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ یقیناً قیامت قائم کرے گا اور انسان کو زندہ کر کے اُس کا حساب لے گا۔

آیت نمبر ۱۷: ا: فیصلے کے دن سے کیا مراد ہے؟ ا: قیامت کا دن جب اللہ ﷻ تمام معاملات کے فیصلے فرمادے گا۔

۲: قیامت کب آئے گی؟ ۲: ایک مقررہ دن جس کا حتمی علم اللہ ﷻ کو ہے۔

آیت نمبر ۱۸: ا: قیامت کے دن کے کیا احوال بیان کیئے گئے ہیں؟ ا: اس دن صور میں پھونکا جائے گا اور لوگ آئیں گے فوج در فوج۔ ۲: صور کسے کہتے ہیں؟ ۲: بگل یعنی سینگ کی طرح کی کوئی چیز جس میں پھونکا جائے گا۔ ۳: صور کون پھونکے گا؟ ۳: حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ ۴: صور پھونکنا کتنی قسم کا ہے؟ ۴: عموماً دو قسم کا (نَفْخَةُ الْاُوْلٰی) پہلا صور پھونکنا کہ جس پر تمام عالم فنا ہو جائے گا۔ (نَفْخَةُ الْاُخْرٰی) دوسرا صور پھونکنا قیامت کے دن جس پر تمام عالم دوبارہ زندہ و قائم ہو جائے گا۔ ۵: گروہ گروہ ہونے سے کیا مراد ہے؟ ۵: مومنین کا گروہ، کفار کا گروہ یا مختلف امتوں کے الگ الگ گروہ۔

آیت نمبر ۱۹: ا: قیامت کے دن کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ا: آسمان دروازے دروازے ہو جائے گا۔ ۲: آسمان میں دروازوں سے کیا مراد ہے؟ ۲: یہ آیت متشابہات میں سے ہے۔ یعنی اس کے حقیقی معنی اللہ ﷻ اور اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں۔ یہ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ایک راز ہے۔ آج آسمان بہت مضبوط لگتا ہے اور اس میں کوئی شگاف نظر نہیں آتا لیکن قیامت کے دن آسمان کھول دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۲۰: ا: قیامت کے دن کا اور کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ا: پہاڑ چمکتی ہوئی ریت کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۱: ا: جہنم کی ہولناکی کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟ ا: جہنم مجرموں کے انتظار میں گھات لگائے ہوئے ہے جیسے شکاری شکار پر جھپٹنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۲۲: ا: جہنم کس کا ٹھکانا ہے؟ ا: سرکشوں نافرمانوں کا ٹھکانا ہے۔

۲: طاغین کسے کہتے ہیں؟ ۲: سرکشی اور نافرمانی میں حد سے گزرنے والوں کو طاغین کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۳: ا: مجرم جہنم میں کتنا عرصہ رہیں گے؟ ا: لمبے عرصے تک رہیں گے۔ ۲: حقبہ کسے کہتے ہیں؟ ۲: طویل مدت یا زمانہ دراز کو حقبہ کہا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۲۴: ا: جہنم میں مجرموں کی کیفیت کیا ہو گی؟ ا: نہ ٹھنڈک کا مزہ ہو گا اور نہ پینے کے لئے انہیں کچھ ملے گا۔

آیت نمبر ۲۵: ا: جہنم میں مجرموں کے لئے کیا ہو گا؟ ا: جہنمیوں کے لئے کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہو گی۔

آیت نمبر ۲۶: ا: کیا جہنمیوں کے ساتھ زیادتی اور ظلم کیا جائے گا؟ ا: نہیں۔ یہ ان کے بُرے اعمال اور غلط عقائد کا پورا پورا بدلہ ہو گا جو انہیں دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۲۷: ا: جہنم میں لے جانے والے جرائم کیا ہیں؟ ا: حساب کی توقع نہ رکھنا اور اللہ ﷻ کی نافرمانی میں من چاہی زندگی گزارنا۔

آیت نمبر ۲۸: ا: جہنم میں لے جانے والے اسباب کیا ہیں؟ ا: اللہ ﷻ کی آیتوں کو جھٹلانا۔ ۲: اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلانے سے کیا مراد ہے؟ ۲: جھٹلانے کے معنی ہیں بات نہ ماننا۔ ۳: جھٹلانے کی اقسام بیان کریں؟ ۳: اس کی دو قسمیں ہیں i :۔ قولاً جھٹلانا یعنی مسلّمات دین (توحید، رسالت، ارکان اسلام وغیرہ) کا زبان سے انکار کرنا (مثلاً نماز کے فرض ہونے کا انکار کرنا) ii۔ عملاً جھٹلانا یعنی مسلّمات دین پر عقیدہ رکھتے ہوئے ان پر عمل نہ کرنا (مثلاً نماز کو فرض ماننے کے باوجود ادا نہ کرنا)۔ قولاً جھٹلانے کا ارتکاب کفر ہے جبکہ عملاً جھٹلانے کا ارتکاب نافرمانی اور گناہ ہے لہذا ہمیں ہر قسم کے جھٹلانے سے بچنا چاہیئے۔

آیت نمبر ۲۹: ا: آیت میں کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟ ا: اللہ ﷻ نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔

۲: ہر چیز کو لکھ کر رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ ۲: تاکہ ہر ایک کو اس کے اعمال دکھا کر اس کا بدلہ دیا جائے۔

آیت نمبر ۳۰: ۱: جہنم کے عذاب کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟ ۱: جہنم کا عذاب مسلسل بڑھتا رہے گا کم نہیں ہو گا۔

۲: آیات ۲۱ تا ۳۰ میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟ ۲: نافرمانوں کے بُرے انجام کا بیان کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۳۱: ۱: کامیاب ہونے والے لوگ کون ہوں گے؟ ۱: متقین یعنی پرہیز گار۔

۲: متقی کسے کہتے ہیں؟ ۲: اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا اطاعت گزار اور ان کی نافرمانی سے بچنے والا متقی کہلاتا ہے۔

آیت نمبر ۳۲: ۱: آیت میں جنت کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟ ۱: باغ اور انگور۔

آیت نمبر ۳۳: ۱: آیت میں جنت کی کس نعمت کا ذکر ہے؟ ۱: ہم عمر نوجوان لڑکیاں۔ (یعنی بیویاں)

آیت نمبر ۳۴: ۱: آیت میں جنت کی کس نعمت کا ذکر ہے؟ ۱: شراب کے چھلکتے پیالے۔

آیت نمبر ۳۵: ۱: آیت میں جنت کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟ ۱: نہ بے کار باتیں سنیں گے نہ جھوٹ سنیں گے۔

آیت نمبر ۳۶: ۱: کیا جنت ہمارے اعمال کا بدلہ ہے؟ ۱: نہیں۔ حقیقتاً جنت اللہ ﷻ کی عطا اور اس کا فضل ہے۔

۲: جزا اور عطا میں کیا فرق ہے؟ ۲: جزا بدلے کو کہتے ہیں جبکہ عطا سے مراد انعام یا فضل ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۳۷: ۱: رب کسے کہتے ہیں؟ ۱: رب وہ ہے جو کسی شے کو آہستہ آہستہ منصب کمال تک پہنچائے۔ ۲: حقیقی رب کون ہے؟ ۲: حقیقی رب اللہ ﷻ ہے جو تمام مخلوقات کی تمام حاجات وضروریات کو پورا فرماتا ہے۔ ۳: اس کائنات کا رب کون ہے؟ ۳: الرحمان یعنی اللہ ﷻ۔ ۴: الرحمان کے کیا معنی ہیں؟ ۴: رحمان کا معنی ہے سب پر بے پناہ رحمت فرمانے والا۔ ۵: یہاں الرحمان کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟ ۵: قیامت کے دن اس کے جلال کا عالم یہ ہو گا کہ کسی میں یہ جرات نہیں ہو گی کہ وہ اللہ ﷻ کے سامنے کسی کی شفاعت کے لئے لب کشائی کر سکے، البتہ وہ خوش نصیب جن کو اللہ ﷻ شفاعت کرنے کی اجازت عطا فرمائے گا وہ اللہ ﷻ کے حضور اپنی گزارشات پیش کریں گے اور اللہ ﷻ ان کی شفاعت قبول فرما کر ان کی عزت افزائی فرمائے گا۔ کفار و منکرین آج بڑے زبان دراز بنے ہوئے، ذرا روز قیامت کا بھی خیال رکھیں۔

آیت نمبر ۳۸: ۱: قیامت کے دن کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟ ۱: حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ اور کسی میں اللہ ﷻ کے سامنے بات کرنے کی ہمت نہ ہو گی سوائے اس کے جسے اللہ ﷻ اجازت دے۔ ۲: الروح سے کون مراد ہے؟ ۲: الروح الامین حضرت جبرائیل علیہ السلام کا لقب ہے۔ ۳: شفاعت سے کیا مراد ہے؟ ۳: کسی کے حق میں سفارش کرنا شفاعت کہلاتا ہے۔ ۴: شفاعت کی حقیقت کیا ہے؟ ۴: قیامت کے دن اللہ ﷻ اپنے انبیاءِ کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء ﷺ اور صالحین کو دوسرے مسلمانوں کے حق میں سفارش کی اجازت دے گا۔

۵: شفاعتِ باطلہ کسے کہتے ہیں؟ ۵: کوئی شخص اللہ ﷻ کی مرضی کے خلاف کسی کی شفاعت کرے یعنی جبراً کسی کو بخشوا لے یہ عقیدہ شفاعت باطلہ کہلاتا ہے اور کوئی ایسا نہیں کر سکے گا۔

آیت نمبر ۳۹: ۱: لوگوں کو کیا نصیحت کی گئی ہے؟ ۱: قیامت یقینی ہے ہمیں آخرت میں کامیابی کی تیاری کرنی چاہیئے۔

۲: اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنانے سے کیا مراد ہے؟ ۲: ایمان اور نیک اعمال کے ذریعہ اللہ ﷻ کو راضی کر کے جنت حاصل کرنا۔

آیت نمبر ۴۰: ۱: یہاں کس چیز سے ڈرایا گیا ہے؟ ۱: قریبی عذاب سے۔ ۲: قریبی عذاب سے کیا مراد ہے؟ ۲: جلد آنے والی آخرت یعنی قیامت کے دن کا عذاب۔ ۳: قیامت کے دن ہر شخص کیا دیکھے گا؟ ۳: اپنے اچھے اور بُرے سب اعمال جو اس نے آگے بھیجے۔

۴: قیامت کے دن کافر کیا تمنا کرے گا؟ ۴: کاش کہ میں مٹی ہوتا یعنی مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندہ کیا جاتا۔

۵: کافر ایسی تمنا کیوں کرے گا؟ ۵: جہنم کے ہولناک عذاب کو دیکھ کر۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) کس چیز کے بارے میں لوگ آپس میں اختلاف کرتے ہیں؟

(الف) توحید　　(ب) رسالت　　✓(ج) آخرت

(۲) اللہ ﷻ نے رات کو کس چیز کا ذریعہ بنایا ہے؟

(الف) آرام　　(ب) معاش　　✓(ج) ڈھانپنے

(۳) روشن چراغ سے کیا مراد ہے؟

✓(الف) سورج　　(ب) چاند　　(ج) ستارہ

(۴) جس نے سرکشی کی اور آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو زیادہ پسند کیا تو ایسا شخص کہاں ہوگا؟

(الف) وادی طویٰ میں　　(ب) جنّت میں　　✓(ج) جہنّم میں

(۵) قیامت کے دن کافر کیا حسرت کرے گا؟

✓(الف) کاش میں مٹی ہوتا　　(ب) کاش میں فرشتہ ہوتا　　(ج) کاش میں پیدا نہیں ہوتا

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت: ۱۰- ڈھانپنے والا پردہ

آیت: ۱۲- سات مضبوط آسمان

آیت: ۳۲- باغات اور انگور

آیت: ۳۸- فرشتوں کی صفیں

آیت: ۴۰- کاش میں مٹی ہوتا

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت میں بیان کی گئی اللہ ﷻ کی کوئی تین قدرتیں تحریر کریں؟

زمین کو فرش، پہاڑوں کو کیلیں، انسانوں کے جوڑے، نیند کو آرام کے لئے، رات کو ڈھانپنے والا، دن کو معاش کا ذریعہ، ساتوں آسمانوں کو مضبوط چھت، آسمان سے بارش، اناج اور سبزہ اُگایا اور گھنے باغات بنائے۔

۲- اس سورت میں بیان کیئے گئے قیامت کے مناظر میں سے کوئی تین بیان کریں؟

صور پھونکا جائے گا، انسان گروہ گروہ ہو جائیں گے، آسمان دروازے دروازے ہو جائے گا، پہاڑ چلائے جائیں گے، جہنم گھات لگائے گی۔

۳- اس سورت میں جہنّمیوں کے کیا جرائم بیان ہوئے ہیں؟

آخرت میں حساب کتاب کی امید نہیں رکھتے تھے، اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔

۴- سورۃ النّباء میں پرہیز گاروں کو عطا کی جانے والی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

باغ، انگور، ہم عمر لڑکیاں (بیویاں)، شراب کے چھلکتے پیالے، کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے۔

۵- قیامت کے دن فرشتے کس کیفیت میں کھڑے ہوں گے؟

فرشتے صفیں بنائے خاموش کھڑے ہوں گے۔

عملی سرگرمی:

ا۔اس سورت میں اللہ ﷻ نے بادلوں سے پانی برسانے کا ذکر فرمایا ہے۔سائنسی معلومات کی روشنی میں اس پورے عمل یعنی آبی چکر(Water cycle) کی منظر کشی کرائیں۔طلبہ کو یہ سمجھائیں کہ اللہ ﷻ نے ہم تک میٹھا پانی پہنچانے کا کیسا بہترین انتظام فرمایا ہے۔

۲۔اس سورت میں مختلف مظاہرِ فطرت کا ذکر کیا گیا ہے۔طلبہ کو عملی مشاہدہ کرانے کے لئے باغ وغیرہ لے جاکر اللہ ﷻ کی قدرتوں کے بارے میں سمجھایا جاسکتا ہے۔ بیج سے درخت بننے کا عمل اور درخت سے پھل پھول وغیرہ کا عمل زیرِ گفتگو لایا جاسکتا ہے۔یہ مشاہدات طلبہ کی سمجھ بوجھ اور ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)۔

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ اللہ ﷻ نے کن باتوں کی قسم فرما کر قیامت کے واقع ہونے کے بارے میں بتایا ہے؟

۲۔ فرشتوں کے کن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۳۔ نیک اور بدکار کی روح کیسے نکالی جاتی ہے؟

۴۔ پچھلی قوموں کے قصے کیوں بیان کیئے گئے ہیں؟

۵۔ قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟

۶۔ تزکیہ سے کیا مراد ہے؟

۷۔ نافرمانوں کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

۸۔ انسانوں کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کے کون سے دلائل دیئے گئے ہیں؟

۹۔ فرماں برداروں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۱۰۔ قیامت کے دن دنیا کی زندگی کیسی محسوس ہوگی؟

ربطِ سورت:

سورۃ النّبا کے آخر میں ارشاد ہوا کہ قیامت کا قائم ہونا برحق ہے۔ سورۃ النّازعات کی ابتدا میں پانچ قسموں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جس طرح انسان کا مرنا برحق ہے اسی طرح اس کا دوبارہ اٹھایا جانا بھی برحق ہے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ النبا میں متقین یعنی پرہیزگاروں اور سرکشوں کا تقابل تھا سورۃ النازعات میں خاشعین یعنی ڈر اور خوف رکھنے والوں اور سرکشوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟ ا: انسانوں میں ڈوب کر سختی سے روح نکالنے والے فرشتوں کی۔

علمی بات: اللہ ﷻ کو اپنی کسی بات کی تصدیق کے لئے قسم فرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن قرآن حکیم میں اللہ ﷻ نے مختلف چیزوں کی جو قسمیں فرمائی ہیں وہ اول تو عربی زبان کی فصاحت وبلاغت کا ایک اسلوب ہے جس سے کلام میں زور اور تاثیر پیدا ہوتی ہے، دوسرے جن چیزوں کی قسم ذکر کی گئی ہے، ان پر اگر غور

کیا جائے تو وہ اس دعوے کی دلیل ہوتی ہے جو ان قسموں کے بعد مذکور ہوتا ہے۔ تیسرا بعد میں آنے والی بات کی عظمت اور اہمیت ظاہر کرنے کے لئے قسم ذکر کی جاتی ہے۔ ۲: کیسے لوگوں کی روح فرشتے سختی سے نکالتے ہیں؟ ۲: کافر اور گناہگار لوگوں کی روح فرشتے سختی سے نکالتے ہیں۔

آیت نمبر ۲: ۱: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: نرمی اور آسانی سے روح نکالنے والے فرشتوں کی۔

۲: کیسے لوگوں کی روح فرشتے نرمی اور آسانی سے نکالتے ہیں؟ ۲: صاحبِ ایمان اور نیک لوگوں کی روح فرشتے نرمی سے نکالتے ہیں۔

آیت نمبر ۳: ۱: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: روحوں کو لے کر فضا میں تیزی سے تیرنے والے فرشتوں کی۔

۲: فرشتے روحوں کو کہاں لے جاتے ہیں؟ ۲: فرشتے روحوں کو آسمانوں پر لے جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۴: ۱: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: اللہ ﷻ کا حکم ماننے میں سبقت لے جانے والے فرشتوں کی۔

آیت نمبر ۵: ۱: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: دنیا کے کاموں کا انتظام کرنے والے فرشتوں کی۔

آیت نمبر ۶: ۱: یہاں یوم سے کون سا دن مراد ہے؟ ۱: قیامت کا دن مراد ہے۔

۲: کانپنے والی سے کیا مراد ہے؟ ۲: زمین کا زلزلے کی وجہ سے کانپنا مراد ہے۔

آیت نمبر ۷: ۱: پیچھے آنے والے سے کیا مراد ہے؟ ۱: قیامت کا زلزلہ۔

آیت نمبر ۸: ۱: قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ ۱: دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۹: ۱: قیامت کے دن انسانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ ۱: آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: قیامت کا انکار کرنے والے کس بات پر حیرت کرتے ہیں؟ ۱: مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیئے جانے پر۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: قیامت کا انکار کرنے والے کس بات پر حیرت کرتے ہیں؟ ۱: کھوکھلی ہڈیاں ہونے کے باوجود بھی دوبارہ زندہ کیئے جانے پر۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: کفار کے نزدیک کیا چیز خسارے کا باعث تھی؟ ۱: انسان کا آخرت میں لوٹنا۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: ڈانٹ سے کیا مراد ہے؟ ۱: صور میں پھونکا جانا جس کے ساتھ ہی قیامت واقع ہو جائے گی۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: تمام انسان کہاں جمع ہوں گے؟ ۱: میدان حشر میں۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: کس کی خبر کا ذکر ہے؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی۔ ۲: خطاب کس سے ہے؟ ۲: نبی کریم ﷺ سے۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: رب نے کس کو ندا فرمائی؟ ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔ ۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ ﷻ نے کہاں سے ندا فرمائی؟

۲: طویٰ کی پاک وادی سے۔ ۳: وادی طویٰ کہاں ہے؟ ۳: صحرائے سینا میں جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ ﷻ نے کلام فرمایا۔ ۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کیا ہے؟ ۴: کلیم اللہ۔ ۵: کلیم اللہ کے معنی کیا ہیں؟ ۵: اللہ ﷻ سے بات کرنے والا۔

آیت نمبر ۱۷: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کی طرف بھیجا گیا؟ ۱: فرعون کی طرف۔ ۲: فرعون کے کس جرم کا ذکر ہے؟ ۲: اُس کے سرکشی کرنے کا۔

آیت نمبر ۱۸: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کیا دعوت دی؟ ۱: کیا تم پاکیزگی حاصل کرنا یعنی کفر و شرک کی گمراہی اور ضلالت سے نکلنا چاہتے ہو؟

۲: تزکیہ سے کیا مراد ہے؟ ۲: اسلام لانا، اپنے اندر کی بُرائیوں کو دور کرنا اور اللہ ﷻ کی محبت کو بڑھانا۔

آیت نمبر ۱۹: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کیا دعوت دی؟ ۱: اللہ ﷻ سے ڈرنے کی۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کون سی بڑی نشانی دکھائی؟ ۱: چمکتا ہاتھ اور عصا کا سانپ بن جانے کا معجزہ دکھایا۔

آیت نمبر ۲۱: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر فرعون نے کیا کیا؟ ۱: جھٹلایا اور نافرمانی کی۔

آیت نمبر ۲۲: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر فرعون نے اور کیا کیا؟ ۱: پلٹا اور فساد کی کوشش کرنے لگا۔

آیت نمبر ۲۳: ۱: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر فرعون نے مزید کیا کیا؟ ۱: سب کو جمع کر کے پکارا۔

آیت نمبر ۲۴: ۱: فرعون نے کیا دعویٰ کیا؟ ۱: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

آیت نمبر ۲۵: ۱: فرعون کا کیا انجام ہوا؟ ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُسے دنیا و آخرت کے عذاب میں پکڑ لیا۔

آیت نمبر ۲۶: ۱: اس واقعہ میں ہمارے لئے کیا ہے؟ ۱: عبرت کا سامان ہے۔

۲: عبرت سے فائدہ کون لوگ حاصل کرتے ہیں؟ ۲: وہ لوگ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۷: ۱: انسان کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کی کیا دلیل دی گئی ہے؟ ۱: جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس عظیم آسمان کو بنا سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔ آسمان کے مقابلہ میں انسان کو پیدا کرنا نسبتاً زیادہ آسان ہے۔

آیت نمبر ۲۸: ۱: انسان کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کی اور کیا دلیل دی گئی ہے؟ ۱: جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمان کو بلند چھت بنایا اور اُسے درست کیا وہ انسان کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۲۹: ۱: انسان کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کی مزید کیا دلیل دی گئی ہے؟ ۱: جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رات کو تاریک بنایا اور دن کو روشن بنایا وہ انسان کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۳۰: ۱: انسان کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کی اور کیا دلیل دی گئی ہے؟ ۱: جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین کو فرش بنا کر بچھا دیا وہ انسان کو دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۳۱: ۱: انسان کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کی اور کیا دلیل دی گئی ہے؟ ۱: جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین سے پانی اور چارہ نکالا وہ انسان کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۳۲: ۱: انسان کے دوبارہ زندہ کیئے جانے کی مزید کیا دلیل دی گئی ہے؟ ۱: جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہاڑوں کو گاڑا وہ انسان کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۳۳: ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین و پہاڑ وغیرہ کس کے فائدے کے لئے پیدا کیئے؟ ۱: انسانوں اور مویشیوں کے لئے۔

آیت نمبر ۳۴: ۱: بڑی آفت سے کیا مراد ہے؟ ۱: قیامت کا واقع ہونا۔

آیت نمبر ۳۵: ۱: قیامت کے کیا حالات بیان کیئے گئے ہیں؟ ۱: انسان اس دن دنیا میں اپنی کی گئی کوششوں کو یاد کرے گا۔

آیت نمبر ۳۶: ۱: قیامت کے کیا حالات بیان کیئے گئے ہیں؟ ۱: جہنم ظاہر کر دی جائے گی ہر دیکھنے والے کے لئے۔

آیت نمبر ۳۷: ۱: نافرمانوں کا کیا جرم بیان کیا گیا ہے؟ ۱: سرکشی کرنا۔

آیت نمبر ۳۸: ۱: نافرمانوں کا اور کیا جرم بیان کیا گیا ہے؟ ۱: دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینا۔

آیت نمبر ۳۹: ۱: نافرمانوں کا کیا انجام ہو گا؟ ۱: ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔

آیت نمبر ۴۰: ۱: فرمانبرداروں کی کیا صفات بیان کی گئیں؟ ۱: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنا اور نفس کو بُری خواہشات سے روکنا۔

آیت نمبر ۴۱: ۱: فرمانبرداروں کا کیا انجام ہو گا؟ ۱: ان کا ٹھکانا جنت ہو گا۔

آیت نمبر ۴۲: ۱: مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ ۱: قیامت کے بارے میں کہ وہ کب قائم ہو گی۔

۲: اَلسَّاعَة کے کیا معنی ہیں؟ ۲: قیامت کا دوسرا نام ہے۔

آیت نمبر ۴۳: ۱: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیامت کے ذکر سے کیا تعلق ہے؟ ۱: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری انسانیت کو آخرت کی کامیابی کا راستہ دکھانے آئے ہیں اور قیامت کے دن بُرے انجام سے ڈرانے کے لئے آئے ہیں۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قیامت کا ذکر کثرت سے کیوں فرمایا ہے؟ ۲: تاکہ انسان ایمان لا کر اچھے اعمال کرے اور آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: حدیث مبارک ہے کہ "ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ آئے گی ضرور مگر یہ بتاؤ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے۔ عرض کیا میں نے قیامت کے لئے نماز، روزہ، صدقہ و خیرات کی کثرت سے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" کہ تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم نے محبت کی ہے"۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ہمیں قیامت کا وقت معلوم کرنے سے زیادہ اس کی تیاری کی فکر کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر ۴۴: ا: وقوع قیامت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ہمارا کیا رویہ ہونا چاہیئے؟ ا: ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم غیر ضروری سوالات سے بچیں اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت واتباع کرتے ہوئے اپنے اخلاق و اعمال کی اصلاح کریں اور آخرت کی تیاری کریں۔

آیت نمبر ۴۵: ا: آپ ﷺ کی کیا ذمہ داری بیان ہوئی ہے؟ ا: آپ ﷺ لوگوں کو بُرے انجام سے ڈرانے والے ہیں۔

۲: ڈرسنانا کس کے لئے فائدہ مند ہے؟ ۲: جو قیامت سے ڈرتا ہے۔

آیت نمبر ۴۶: ا: قیامت کے دن کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کیسی محسوس ہوگی؟ ا: نہایت مختصر جیسے ایک شام یا ایک صبح گزاری ہو۔

فرمانِ نبوی ﷺ: حدیث مبارک ہے کہ "ایک موقع پر آپ ﷺ نے سمندر میں انگلی ڈال کر نکالی اور دنیا و آخرت کا موازنہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو پانی اس انگلی پر لگا ہے وہ دنیا کی زندگی ہے اور یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آخرت کی زندگی ہے۔" (صحیح مسلم)

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیں:

(۱) اس سورت کے آغاز میں کن کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

(الف) ہواؤں ✓(ب) فرشتوں (ج) گھوڑوں

(۲) اس سورت میں کس نبی علیہ السلام کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت شعیب علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ✓(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ ﷻ کی بڑی نشانیاں دکھائیں تو اس نے کیا کیا؟

✓ (الف) انہیں جھٹلایا (ب) ان پر ایمان لایا (ج) بنی اسرائیل کو آزاد کیا

(۴) فرعون نے کیا دعویٰ کیا؟

(الف) بادشاہ ہونے کا ✓(ب) سب سے بڑا رب ہونے کا (ج) نیک ہونے کا

(۵) اس سورت میں جہنم والوں کی کیا بُرائی بیان کی گئی ہے؟

(الف) دوسروں کی غیبت کرنا (ب) لوگوں کا مال چوری کرنا ✓(ج) آخرت کے بجائے دنیا کو ترجیح دینا

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت:۶-کانپنے والی زمین

آیت:۹- جھکی ہوئی آنکھیں

آیت:۱۳-ایک ڈانٹ

آیت:۳۱-پانی اور چارہ

آیت:۴۱-جنت کاٹھکانا

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کی ابتدا میں فرشتوں کے کن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے؟

روح نکالنے والے، روح کو لے کر تیرنے والے، دنیا کے کاموں کا انتظام کرنے والے۔

۲- اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟

فرعون کو اللہ ﷻ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کا حکم دیا۔

۳- قیامت کے دن لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کی کیا کیفیت ہو گی؟

اس دن کئی دل (خوف سے) دھڑک رہے ہوں گے اور آنکھیں جھکی ہوں گی۔

۴- اس سورت میں اللہ ﷻ کی کن قدرتوں کا بیان ہے؟

اللہ ﷻ نے آسمان بنایا، رات عطا کی، دن نکالا، زمین بچھائی، پانی نکالا، چارہ اُگایا۔

۵- قیامت کے دن انسان کو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کیسی محسوس ہو گی؟

دنیا کی زندگی بس ایک شام یا ایک صبح کی طرح مختصر محسوس ہو گی۔

عملی سرگرمی: ۱۔ طلبہ سے کہیں وہ انفرادی طور پر اپنے روزمرہ کے معمولات کا ایک ٹیبل بنائیں اور یہ بتائیں کہ ان میں کتنے کاموں کو کس طرح آخرت میں کامیابی کے حوالہ سے کارآمد بنایا جاسکتا ہے۔

نکات: کھانے، پینے، سونے کی دعائیں پڑھنا اور سنت کے مطابق یہ اعمال کرنا، راستہ پار کرانا، کسی ضرورت مند کی مدد کرنا وغیرہ

سُوْرَۃُ عَبَس

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)۔

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اس سورت کے آغاز میں کن نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے؟

۲۔ نابینا صحابی آپ ﷺ کی مجلس میں کیوں آئے؟

۳۔ دین کی دعوت دینے والوں کی توجہ کس بات پر زیادہ ہونی چاہیئے؟

۴۔ قرآن حکیم کیسے لوگوں کے لئے نصیحت ہے؟

۵۔ قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۶۔ انسان کو اُس کی تخلیق کی طرف کیوں متوجہ کیا گیا؟

۷۔ اللہ تعالیٰ نے کھانے اور پانی پر غور و فکر کرنے کا حکم کیوں دیا؟

۸۔ زمین کے کیا کیا فائدے بیان ہوئے ہیں؟

۹۔ قیامت کے دن انسان اپنے رشتہ داروں سے کیوں دور بھاگے گا؟

۱۰۔ روزِ قیامت نیک لوگوں کے چہرے روشن ہونے سے کیا مراد ہے؟

۱۱۔ روزِ قیامت نافرمانوں کے چہروں پر سیاہی کیوں چڑھ رہی ہوگی؟

ربطِ سورت: سورۃ النّٰزعات اور سورہ عبس کی آخری آیات کا مضمون ایک جیسا ہے۔ سورۃ النازعات کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن مجرم محسوس کریں گے کہ ہم دنیا میں چند گھڑیاں ٹھہرے تھے۔ سورۃ عبس کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ انسان تمام رشتوں کو بھول کو اپنی نجات کی فکر میں پڑا ہوگا۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ النازعات میں اہل خشیت اور سرکشوں کا موازنہ کیا گیا اور سورہ عبس میں مومنوں اور کافروں کا تقابل کیا گیا۔ علاوہ ازیں سورۃ النازعات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ فرعون کو تزکیۂ نفس کی دعوت دیں اور سورۃ عبس میں نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گی کہ اگر قریش کے سردار آپ ﷺ کی دعوتِ تزکیہ مسترد کرتے ہیں تو آپ ﷺ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اس کے برعکس ممکن ہے کہ بظاہر ایک نابینا آدمی میں اس دعوتِ تزکیہ کو تسلیم کرنے کی صلاحیت اور تڑپ موجود ہو۔ اور اسی جذبہ سے سرشار ہو کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر۱: ا: عبس کے کیا معنی ہیں؟ ا: چہرے سے ناگواری کا اظہار کرنا۔

آیت نمبر۲: ا: نابینا صحابی کون تھے؟ ا: حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

آیت نمبر۳: ا: نابینا صحابی کیوں آئے تھے؟ ا: تزکیہ حاصل کرنے آئے تھے۔

آیت نمبر۴: ا: نصیحت کسے فائدہ دیتی ہے؟ ا: جو نصیحت سنتا ہے۔

آیت نمبر۵: ا: بے پرواہی برتنے والوں سے کون مراد ہے؟ ا: مکہ کے کافر اور مشرک سردار یعنی عتبہ، شیبہ، ابوجہل، امیہ بن خلف وغیرہ۔

۲: یہ لوگ کس سے بے پرواہی برت رہے تھے؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین سے۔

آیت نمبر۶: ا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرک سرداروں کے ساتھ کیسا معاملہ فرما رہے تھے؟ ا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرک سرداروں کی طرف پوری توجہ فرما رہے تھے۔

۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرک سرداروں پر کیوں توجہ فرما رہے تھے؟ ۲: تاکہ یہ سردار ایمان لائیں اور باقی لوگوں کو ان کے ظلم و ستم سے نجات حاصل ہو اور ان کے لئے ایمان لانا آسان ہو جائے۔

آیت نمبر۷: ا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری کیا تھی؟ ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کو دوسروں تک پہنچا دینا، اُن سے زبردستی منوانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری نہ تھی۔

آیت نمبر۸: ا: دین کی دعوت دینے والوں کی توجہ کس پر زیادہ ہونی چاہیئے؟ ا: دین سے بے پرواہی برتنے والے کے بجائے دین کے طلب گار پر توجہ زیادہ ہونی چاہیئے۔

آیت نمبر۹: ا: اس آیت میں انسان کی کس خوبی کا ذکر ہے؟ ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنا۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حدیث مبارک ہے کہ "حکمت کی چوٹی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف ہے"۔ (بیہقی)

آیت نمبر۱۰: ا: اس آیت میں کسے نظر انداز کرنے کا ذکر ہے؟ ا: حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس بات کی تلقین فرمائی ہے؟ ۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ وہ شخص جو اس دعوت کی طرف سے بے نیازی کا رویہ اختیار کیئے ہوئے ہے، آپ اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہیں، حالانکہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو آپ پر اس کے ایمان لانے کی کوئی ذمہ داری نہیں اور نہ آپ کو اس کے کفر سے کوئی ضرر پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہ طالب حق، جو پیغامِ حق سننے کے لئے بے تاب ہے، فرطِ شوق سے آپ کی طرف دوڑا چلا آرہا ہے اور اس کے دل میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف ہے، آپ اس کو نظر انداز نہ کریں۔

آیت نمبر۱۱: ا: قرآن کی عظمت کا بیان کیسے کیا گیا ہے؟ ا: یقیناً قرآن لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔

آیت نمبر۱۲: ا: قرآن کیسے لوگوں کے لئے نصیحت ہے؟ ا: قرآن تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے مگر قرآن سے فائدہ وہ لوگ اُٹھاتے ہیں جو اُس کو مان کر اُس پر عمل کریں۔

آیت نمبر۱۳: ا: قرآن کی اور کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ ا: قرآن عزت والے صفحات میں لکھا ہوا ہے۔

آیت نمبر۱۴: ا: قرآن کی مزید کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ ا: قرآن بلند مرتبہ والا پاکیزہ کلام ہے۔

آیت نمبر۱۵: ا: قرآن کی مزید کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ ا: لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔

آیت نمبر۱۶: ا: فرشتوں کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟ ا: عزت والے اور نیکوکار ہیں۔

فرمانِ نبوی ﷺ: حدیث مبارک ہے کہ "قرآن کو روانی سے پڑھنے والے کِرَامٍ بَرَرَةٍ کی طرح ہیں اور اٹک اٹک کر قرآن پڑھنے والوں کو دوگنا ثواب ملتا ہے (ایک قرآن پڑھنے کا اور دوسرا مشقت اٹھانے کا)۔" (صحیح بخاری)

آیت نمبر ۱۷: ا: اللہ ﷻ نے نافرمان انسان کی کس کوتاہی کا ذکر فرمایا ہے؟ ا: اللہ ﷻ کی ناشکری کرنے کا۔

آیت نمبر ۱۸: ا: انسان کو اُس کی تخلیق کی طرف کیوں متوجہ کیا گیا؟ ا: تاکہ وہ اللہ ﷻ کی طاقت و قدرت کو پہچانے اور اپنی کمزوری کا احساس کرے۔

آیت نمبر ۱۹: ا: اللہ ﷻ کی کس قدرت کا ذکر ہے؟ ا: اللہ ﷻ نے انسان کو ایک حقیر پانی کی بوند سے پیدا کیا اور پھر اُس کی ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا۔

آیت نمبر ۲۰: ا: اللہ ﷻ کی کس قدرت کا ذکر ہے؟ ا: اللہ ﷻ نے قرآنِ مجید کے ذریعہ زندگی گزارنے کا آسان طریقہ سکھایا۔

آیت نمبر ۲۱: ا: اللہ ﷻ کی کس قدرت کا ذکر ہے؟ ا: انسان کو موت دینے اور اُس کی آخری آرام گاہ قبر تک پہنچانے کا ذکر ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: حدیث مبارک ہے کہ "قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔" (جامع ترمذی)

۲: مردہ انسان کا اکرام اللہ ﷻ نے کیسے کروایا؟ ۲: اللہ ﷻ نے مردہ انسان کو دفنانے کا حکم دیا ورنہ زمین پر دیگر مردہ حیوانات کے جسموں کی طرح زمین پر پڑے گلتے سڑتے رہتے اور درندے پرندے اُن کی لاشوں کو نوچتے اور کھاتے۔

آیت نمبر ۲۲: ا: گزشتہ آیات میں اللہ ﷻ کی قدرت کا ذکر کر کے کیا دعویٰ کیا گیا؟ ا: اللہ ﷻ جو اتنی عظیم قدرتوں کا مالک ہے وہ جب چاہے گا مردہ انسانوں کو دوبارہ پھر زندہ کر دے گا۔

آیت نمبر ۲۳: ا: اللہ ﷻ نے نافرمان انسان کی کس کوتاہی کا ذکر فرمایا ہے؟ ا: نافرمان انسان اللہ ﷻ کے حکم کو پورا نہیں کرتا۔

آیت نمبر ۲۴: ا: انسان کو اپنے کھانے کو دیکھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟ ا: کیوں کہ انسان کا کھانا اللہ ﷻ کی قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ مردہ زمین سے اللہ ﷻ انسانوں کے لئے اناج، پھل، سبزیاں اُگاتا ہے، جانوروں کے ذریعہ دودھ اور گوشت عطا کرتا ہے، دریا و سمندر سے مچھلیوں کا گوشت دیتا ہے، پرندوں کے ذریعہ انڈے اور گوشت مہیا کرتا ہے اور بھی انواع و اقسام کی نعمتیں اللہ ﷻ نے انسانوں کے لئے پیدا فرمائی ہیں جو اللہ ﷻ کی قدرت کی شاہکار ہیں۔ ہمیں اللہ ﷻ کی ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور اس کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر ۲۵: ا: پانی کا ذکر کیوں فرمایا؟ ا: پانی بھی اللہ ﷻ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور نہیں۔ کتنے ذرائع سے ہوتا ہوا پانی ہم تک پہنچتا ہے، پھر ہم اپنی پیاس بجھاپاتے ہیں اور دوسرے کاموں میں بھی اسے استعمال کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۶: ا: زمین کو پھاڑنے سے کیا مراد ہے؟ ا: یعنی پانی کو زمین میں داخل کیا۔ پھر بیج کے اجزاء میں شامل کر کے زمین کو پھاڑ کر اُسے پودے کی صورت میں باہر نکالا۔

آیت نمبر ۲۷: ا: اللہ ﷻ نے زمین سے کیا اُگایا؟ ا: اناج اُگایا تاکہ انسان اس سے اپنی بھوک مٹا سکے۔

آیت نمبر ۲۸: ا: اللہ ﷻ نے زمین سے کیا اُگایا؟ ا: انگور اور ترکاری۔

آیت نمبر ۲۹: ا: اللہ ﷻ نے زمین سے کیا اُگایا؟ ا: زیتون اور کھجوریں۔

آیت نمبر ۳۰: ا: اللہ ﷻ نے زمین سے کیا اُگایا؟ ا: گھنے باغ۔

آیت نمبر ۳۱: ا: اللہ ﷻ نے زمین سے کیا اُگایا؟ ا: پھل اور چارا۔

عملی پہلو: "پھر اُس (قیامت کے) روز تم سے ہر نعمت کے بارے میں لازماً پوچھا جائے گا" (سورۃ التکاثر ۱۰۲: آیت: ۸) اس لئے ہمیں اللہ ﷻ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر کرنی چاہیئے اور اللہ ﷻ کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہیئے۔

آیت نمبر ۳۲: ا: اللہ ﷻ نے تمام نعمتیں کس کے لئے بنائیں؟ ا: انسان اور اُس کے چوپایوں کے لئے۔

آیت نمبر ۳۳: ا: صَآخَّۃ کے کیا معنی ہیں؟ ا: کان بہرے کر دینے والی سخت آواز۔ ۲: صَآخَّۃ سے کیا مراد ہے؟ ۲: قیامت کا ایک نام ہے۔

آیت نمبر ۳۴: ا: قیامت کے دن انسان کس سے دور بھاگے گا؟ ا: بھائی سے۔

آیت نمبر ۳۵: ا: قیامت کے دن انسان کس سے دور بھاگے گا؟ ا: ماں اور باپ سے۔

آیت نمبر ۳۶: ا: قیامت کے دن انسان کس سے دور بھاگے گا؟ ا: بیوی اور بیٹے سے۔

آیت نمبر ۳۷: ا: قیامت کے دن انسان اپنے رشتہ داروں سے کیوں دور بھاگے گا؟ ا: کیوں کہ ہر انسان کو اُس دن ایسی فکر ہو گی کہ جو اسے دوسروں سے بے پرواکر دے گی۔ یعنی بے خبر۔ اُسے اپنی فکر ہی کافی ہو گی۔

آیت نمبر ۳۸: ا: چہروں کے روشن ہونے سے کیا مراد ہے؟ ا: مراد یہ ہے کہ روز قیامت اعمال صالحہ کی بنا پر نیک لوگوں کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے۔

آیت نمبر ۳۹: ا: نیک لوگوں کے چہروں کی کیا صفات بیان ہوئیں؟ ا: نیک لوگ ہنستے ہوئے اور خوش و خرم چہرے والے ہوں گے۔

آیت نمبر ۴۰: ا: چہروں کے گرد آلود ہونے سے کیا مراد ہے؟ ا: مراد یہ ہے کہ روز قیامت نافرمانوں کے اعمال کا نتیجہ ان کے چہروں پر واضح ہو گا۔

آیت نمبر ۴۱: ا: نافرمانوں کے چہروں پر سیاہی کیوں چڑھ رہی ہو گی؟ ا: جب وہ روز قیامت اپنی بداعمالیوں کا بھیانک انجام دیکھیں گے تو چہروں پر غم اور خوف سے سیاہی چڑھ جائے گی۔

آیت نمبر ۴۲: ا: ان لوگوں کا یہ بُرا انجام کیوں ہو گا؟ ا: کیوں کہ وہ حق کا انکار کرنے والے اور بد کردار تھے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست (✓) کا نشان لگائیں:

(۱) اس سورت میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کس صحابی رضی اللہ عنہ کے حاضر ہونے کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ✓(ج) حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ

(۲) قرآنِ حکیم کیا ہے؟

(الف) شاعری ✓(ب) نصیحت (ج) قصّہ

(۳) الصاخّۃ سے مراد کون سی آواز ہے؟

✓ (الف) کانوں کو بہرہ کرنے والی (ب) جنّات کی سخت (ج) فرشتوں کی محبت بھری

(۴) اس سورت کے مطابق قیامت کے دن انسان کس سے دور بھاگے گا؟

(الف) فرشتوں ✓(ب) رشتہ داروں (ج) بُرائیوں

(۵) قیامت کے دن کس کے چہرے سیاہ ہوں گے؟

(الف) مالداروں اور سرداروں ✓(ب) کافروں اور فاجروں (ج) غریبوں اور محتاجوں

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت:۲-ایک نابینا

آیت:۱۱- قرآن ایک نصیحت

آیت:۱۶-عزت والے فرشتے

آیت:۲۱-موت اور قبر

آیت:۳۵-ماں اور باپ

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- کن سرداروں کو آپ ﷺ اسلام کی دعوت دے رہے تھے؟

عتبہ، شیبہ، ابو جہل، امیہ بن خلف وغیرہ۔

۲- اس سورت میں قرآنِ حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

قرآن بلند مرتبہ، پاکیزہ صفحات، عزت والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳- اس سورت میں بیان کی گئی کوئی تین نعمتیں تحریر کریں؟

کھانا، پانی، اناج، انگور، سبزیاں، زیتون، کھجور، گھنے باغ، پھل، چارہ۔

۴- قیامت کے دن انسان کا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کیا رویہ ہو گا؟

وہ اپنے رشتہ داروں سے دور بھاگے گا۔

۵- اس سورت میں نیک لوگوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

چہرے چمکنے والے، ہنسنے والے اور وہ خوش و خرم ہوں گے۔

عملی سرگرمی: ۱۔اس سورت میں جن غذاؤں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل کالموں کے لحاظ سے درج کیجئے۔

غذا کا نام	سورۃ عبس کی آیت نمبر	غذا کی تصویر	غذا کے فوائد

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر

طریقہ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم وعمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۲۔ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے قیامت کے دن کیا سوال کیا جائے گا؟

۳۔ بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے حدیث سے کیا رہنمائی ملتی ہے؟

۴۔ اعمال نامہ کسے کہتے ہیں؟

۵۔ کن چیزوں کی قسم کھا کر قیامت کے واقع ہونے کا بتایا گیا ہے؟

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۷۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کس کی ملاقات کا ذکر ہے؟

۸۔ قرآنِ حکیم کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

۹۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان ہوئی ہے؟

۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس خاص صنعت کو بیان کیا گیا؟

ربطِ سورت: سورۃ عبس کا اختتام اس بات پر کیا گیا کہ جو لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں ان کے چہروں پر ذلّت اور سیاہی چھائی ہو گی۔ سورۃ التکویر میں قیامت کے ابتدائی مراحل ذکر فرما کر بتایا گیا ہے کہ انسان نے دنیا میں رہ کر جو کچھ کیا ہو گا وہ قیامت کے دن اس کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اس حالت میں کہ اس کے ایک طرف جہنم ہو گی اور دوسری طرف جنت۔

مزید ربط یہ ہے کہ سورہ عبس میں بتایا گیا تھا کہ قرآن حکیم ایک نصیحت ہے، باعزت صحیفوں میں ہے اور معزز اور نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ سورۃ التکویر میں بتایا گیا کہ قرآنِ کریم فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام کا قول ہے، اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ اور بلند کلام ہے اور تمام جہانوں اور جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ ۲: سورج کو لپیٹنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: یعنی سورج کی روشنی کو ختم کر دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۲: ۱: قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: ستاروں کو بے نور کر دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۳: ۱: قیامت کا اور کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: پہاڑ چلائے جائیں گے۔

۲: پہاڑوں کو چلائے جانے سے کیا مراد ہے؟ ۲: یعنی وہ وزنی پہاڑ جو آج زمین میں اپنی جگہ پر جمے نظر آتے ہیں قیامت کے روز روئی کی طرح اُڑ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۴: ۱: قیامت کا اور کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: دس ماہ کی بچہ دینے والی اونٹنیاں کھلی پھریں گی۔ ۲: دس ماہ کی بچہ دینے والی اونٹنیاں کیوں کھلی پھریں گی؟ ۲: قیامت کی ہولناکی ایسی ہو گی کہ بچہ دینے والی اونٹنیاں جو بڑی قیمتی تصور کی جاتی ہیں اور جن کی بہت حفاظت کی جاتی ہے لوگ اُن سے غافل ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۵: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: وحشی جانور جمع کر دیئے جائیں گے۔

۲: وحشی جانوروں کو جمع کیئے جانے کا کیا مطلب ہے؟ ۲: قیامت اتنی ہولناک ہو گی کہ وحشی جانور ایک دوسرے کے خوف کو بھول کر جمع ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۶: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: سمندر آگ سے بھڑک اُٹھیں گے۔

آیت نمبر ۷: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: جانیں ملائی جائیں گی۔

۲: جانوں کے ملائے جانے سے کیا مراد ہے؟ ۲: یعنی روحوں کو جسموں سے دوبارہ جوڑ دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۸: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

۲: زمانۂ جاہلیت میں لوگ نومولود بچیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ ۲: زمین میں زندہ دفن کر دیتے تھے۔

۳: لوگ بچیوں کو کیوں زندہ دفن کرتے تھے؟ ۳: کیوں کہ وہ بچیوں کو پسند نہیں کرتے تھے اور لڑکی کے باپ بننے کو ذلت کا باعث سمجھتے تھے۔

آیت نمبر ۹: ۱: زندہ دفن کی ہوئی بچی سے کیا پوچھا جائے گا؟ ۱: کس گناہ کی وجہ سے وہ زندہ دفن کی گئی۔

۲: زندہ دفن کی ہوئی بچی سے کیوں پوچھا جائے گا؟ ۲: تا کہ وہ اپنے اوپر بیتے ظلم کا اظہار کر سکے کہ اسے بغیر کسی جرم کے اتنی بڑی سزا دی گئی اور اس لئے بھی کہ قتل بالخصوص بچیوں کو زندہ دفن کرنا اتنا بھیانک جرم ہے کہ قاتل اس لائق ہی نہیں کہ اللہ ﷻ اس سے کلام فرمائے یا اس کی طرف نظر رحمت فرمائے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: حدیث مبارک ہے کہ "جس کے تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے تو اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر دو بیٹیاں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے بھی اس نے پھر پوچھا اگر ایک بیٹی ہو تو آپ ﷺ فرمایا اس کے لئے بھی"۔ (صحیح بخاری)

ایک اور حدیث کے مطابق جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (جامع ترمذی)

آیت نمبر ۱۰: ۱: قیامت کا اور کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: انسانوں کے اعمال نامے ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ ۲: اعمال نامہ کسے کہتے ہیں؟

۲: انسان دنیا میں جو لفظ زبان سے ادا کرتا ہے اور جو عمل کرتا ہے وہ نگہبان فرشتے ایک کتاب میں لکھ کر محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس کتاب کو اعمال نامہ کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: آسمان کی کھال اُتار لی جائے گی۔ یعنی آسمان اپنی جگہ سے کھینچ لیا جائے گا۔

۲: آسمان کی کھال اُتاری جانے سے کیا مراد ہے؟ ۱: جیسے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کی کھال کھینچ لیتے ہیں یعنی کوئی حجاب نہ رہے گا آسمان کے حقائق نظروں کے سامنے کھل جائیں گے۔ یہ آیت متشابہات میں سے ہے۔ یعنی اس کے حقیقی معنی اللہ ﷻ اور اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں۔ یہ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ایک راز ہے۔ بہر حال آج جو آسمان نہایت مربوط نظر آ رہا ہے اور اس میں کوئی رخنہ، رکاوٹ، شگاف، سوراخ وغیرہ نظر نہیں آتا قیامت کے دن اس کی کوئی اور ہی کیفیت ہو گی جیسے اس کی کھال اتار دی گئی ہو۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: جہنم بھڑ کائی جائے گی۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: جنت قریب کر دی جائے گی۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ۱: ہر انسان جان لے گا جو اچھے اور برے اعمال وہ لے کر آیا ہے۔

علمی بات: "جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اُسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر بُرائی کی ہو گی وہ اسے دیکھے گا" (سورۃ الزلزال: آیت: ۷ تا ۸)

آیت نمبر ۱۵: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس شے کی قسم فرمائی ہے؟ ا: پیچھے ہٹ جانے والے ستاروں کی۔

آیت نمبر ۱۶: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اور کس شے کی قسم فرمائی ہے؟ ا: اُن ستاروں کی جو چلنے والے اور چھپ جانے والے ہیں۔

آیت نمبر ۱۷: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مزید کس شے کی قسم فرمائی ہے؟ ا: رات کی قسم جب وہ جانے لگتی ہے۔

آیت نمبر ۱۸: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مزید کس شے کی قسم فرمائی ہے؟ ا: صبح کی جب اُس کی روشنی پھیل جائے۔

آیت نمبر ۱۹: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس بات پر قسمیں فرمائی ہیں؟ ا: اس بات پر کہ قرآن معزز رسول یعنی جبرائیل (امین علیہ السلام) کا پڑھا ہوا کلام ہے۔

آیت نمبر ۲۰: ا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟ ا: وہ (i) قوت والے۔ (ii) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبے والے ہیں۔

آیت نمبر ۲۱: ا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اور کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟ ا: (iii) اُن کی آسمانوں میں اطاعت کی جاتی ہے۔ (iv) امانت دار ہیں۔

آیت نمبر ۲۲: ا: صاحب سے کون مراد ہیں؟ ا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۲: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا بات بیان کی گئی ہے؟ ۲: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجنون نہیں ہیں۔

آیت نمبر ۲۳: ا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کو دیکھا؟ ا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ ۲: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہاں دیکھا؟ ۲: آسمان کے کھلے کنارے پر۔ ۳: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات کی کیا اہمیت ہے؟ ۳: معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عظیم کلام حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے امت کو منتقل ہوا۔ اور یہ کلام لانے کی برکت سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو امین کا لقب حاصل ہوا۔

آیت نمبر ۲۴: ا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی باتیں بتانے میں کنجوسی نہیں فرماتے۔

علمی بات: اصل علم غیب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے البتہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے رسولوں کو اپنے غیب سے آگاہ فرماتا ہے جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے غیب بتانے کے لئے پسند فرمایا جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت ۱۷۹ اور سورۃ الجن آیت ۲۷،۲۶ میں بیان کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۲۵: ا: قرآن حکیم کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ا: یہ کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔

آیت نمبر ۲۶: ا: پھر تم کہاں جارہے ہو سے کیا مراد ہے؟ ا: قرآن کو چھوڑ کر کہاں سے ہدایت چاہتے ہو؟

آیت نمبر ۲۷: ا: قرآن کیا ہے؟ ا: ایک نصیحت و یاد دہانی ہے۔ ۲: قرآن کس کے لئے نصیحت ہے؟ ۲: تمام جہان والوں کے لئے۔

آیت نمبر ۲۸: ا: قرآن کس کے لئے نصیحت ہے؟ ا: ہر اس شخص کے لئے جو سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔

آیت نمبر ۲۹: ا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کیسے بیان ہوئی ہے؟ ا: (i) جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے۔ (ii) اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔

۲: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے انسان کی بے بسی کا کس طرح اظہار کیا گیا ہے؟ ۲: انسان کچھ بھی نہیں چاہ سکتا مگر جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) اس سورت کی ابتدا میں قیامت کا نقشہ کتنی چیزوں کے بیان سے کھینچا گیا ہے؟

(الف) دس ✓(ب) بارہ (ج) چودہ

(۲) اس سورت میں رسول کریم سے کون مراد ہیں؟

(الف) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ✓(ب) حضرت جبرائیل علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) نبی کریم ﷺ نے کس کو آسمان کے کنارے پر دیکھا؟

(الف)سورج (ب)جنّت ✓(ج)جبرائیل علیہ السلام

(۴) قرآنِ حکیم کس کے لئے نصیحت ہے؟

✓(الف)تمام جہان والوں (ب)تمام فرشتوں (ج)تمام چیزوں

(۵) قیامت کے دن کس کو لپیٹ دیا جائے گا؟

(الف)آسمان (ب)چاند ✓(ج)سورج

سوال ۲:نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت:۲- بے نور ستارے

آیت:۵- وحشی جانور

آیت:۱۱- آسمان کی کھال

آیت:۲۵-شیطان مردود

آیت:۲۷- ایک نصیحت

سوال ۳:مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن زندہ دفن کی گئی بچی سے کیا پوچھا جائے گا؟

کہ تمہیں کس جرم میں قتل کیا گیا ہے۔

۲- قیامت کا منظر دیکھنے کے لئے انسان کون سی سورتیں پڑھے؟

سورۃ تکویر، سورۃ انفطار، سورۃ انشقاق۔

۳- اس سورت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام امانت دار، طاقت ور اور فرشتوں کے سردار ہیں۔

۴- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

ستاروں، رات اور دن کی۔

۵- نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہاں دیکھا تھا؟

آسمان کے کھلے کنارے پر۔

عملی سرگرمی:

۱۔طلبہ کو بتائیں کہ قرآنِ حکیم ہم تک اس طرح پہنچا۔تصور کو واضح کرنے کے لئے اس کا Flow Chartبنوائیں۔

نکات:اللہ سبحانہ وتعالیٰ ← نزول قرآنِ حکیم ← حضرت جبرائیل علیہ السلام ← سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

تصاویر:خانہ کعبہ، قرآن حکیم، سفید روشنی، مسجد نبوی / گنبد خضریٰ / روضہ رسول ﷺ وغیرہ

سُوۡرَۃُ الۡاِنۡفِطَار

طریقہ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۲۔ آگے بھیجنے اور پیچھے چھوڑنے سے کیا مراد ہے؟

۳۔ شیطان رب کے بارے میں کیا دھوکا دیتا ہے؟

۴۔ انسان آخرت کو کیوں جھٹلاتا ہے؟

۵۔ کراماً کاتبین سے کون مراد ہے اور وہ کیا کرتے ہیں؟

۶۔ دین سے کیا مراد ہے؟

۷۔ بدکاروں کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

ربطِ سورت: سورۃ التکویر میں قیامت کے پہلے اور دوسرے مرحلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ قیامت کے دن جنت اور جہنم لوگوں کے سامنے لائی جائیں گی اور ہر انسان جان لے گا کہ اس نے اپنے آگے کیا بھیجا ہے۔ سورۃ الانفطار کی ابتدا بھی قیامت کے پہلے اور دوسرے مرحلے کی نشاندہی سے کی گئی ہے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سورۃ التکویر میں قریش مکہ کو اللہ ﷻ کے بلند کلام قرآنِ حکیم اور نبی کریم ﷺ کے عظیم کردار اور آپ ﷺ کے امور غیب بیان فرمانے پر غور و فکر کرنے کا کہا گیا ہے۔ سورۃ الانفطار میں نیکوں اور بدکاروں کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ — ۱: آسمان پھٹ جائے گا۔

آیت نمبر ۲: ۱: قیامت کا اور کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ — ۱: ستارے جھڑ جائیں گے۔

۲: ستاروں کے جھڑنے سے کیا مراد ہے؟ — ۲: ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے یا ختم کر دیئے جائیں گے۔

آیت نمبر ۳: ۱: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ — ۱: سمندر اُبل پڑیں گے۔

آیت نمبر ۴: ا: قیامت کا اور کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ا: قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔

آیت نمبر ۵: ا: قیامت کا مزید کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟ ا: ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا۔

۲: آگے بھیجنے اور پیچھے چھوڑنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: ہر عمل کا ثواب یا عذاب آگے چلا جاتا ہے اور اچھے یا برے اثرات پیچھے رہ جاتے ہیں ایک رائے یہ بھی ہے کہ کیا مال آخرت کے لئے آگے بھیجا اور کیا ورثاء کے لئے پیچھے چھوڑا۔ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ کیا نیک و بد اعمال آگے بھیجے اور کیا اچھے اور بُرے اثار پیچھے چھوڑے اور ان کے کیا نتائج مرتب ہوئے۔

آیت نمبر ۶: ا: رب کے بارے میں کون دھوکا دیتا ہے؟ ا: شیطان۔ ۲: شیطان رب کے بارے میں کیا دھوکا دیتا ہے؟ ۲: اللہ ﷻ کی شان غفوری و رحیمی کو ہی نمایاں کرتا ہے اور اُس کی شان قہاری یعنی اللہ ﷻ ذوالانتقام، العزیز، الجبار، سریع الحساب اور شدید العذاب بھی ہے اس کو چھپا دیتا ہے۔

آیت نمبر ۷: ا: انسان کو کس نے پیدا کیا؟ ا: اللہ ﷻ نے۔ ۲: انسان کو درست کرنے کا کیا مطلب ہے؟ ۲: یعنی اس کے تمام اعضاء کو مناسب و متوازن بنایا۔

آیت نمبر ۸: ا: صورتیں کس کی مرضی سے بنتی ہیں؟ ا: اللہ ﷻ کی مرضی سے۔ ۲: اللہ ﷻ نے دنیا میں مختلف صورتیں کیوں بنائیں؟ ۲: انسان کو یہ بتانے کے لئے کہ جب اللہ ﷻ اتنی قدرتوں اور وسعتوں والا ہے کہ اربوں انسانوں کی مختلف صورتیں بنا سکتا ہے تو کیا دوبارہ اِنہیں نہیں بنا سکتا۔

آیت نمبر ۹: ا: انسان کس چیز کو جھٹلاتا ہے؟ ا: بدلہ کے دن کو۔ ۲: بدلہ کے دن سے کیا مراد ہے؟ ۲: بدلہ کے دن سے مراد آخرت کا دن ہے۔

۳: انسان آخرت کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ ۳: وہ گناہوں سے حاصل ہونے والی عارضی لذتوں کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔

۴: دین سے کیا مراد ہے؟ ۴: یہاں دین سے مراد بدلہ کا وہ دن ہے جہاں نیکیوں کا اچھا اور برائیوں کا بُرا بدلہ پورا پورا ملے گا۔

آیت نمبر ۱۰: ا: انسان پر اللہ ﷻ نے کن کو مقرر فرمایا ہے؟ ا: محافظ فرشتوں کو۔

آیت نمبر ۱۱: ا: یہ محافظ فرشتے کون ہیں؟ ا: نہایت معزز لکھنے والے فرشتے ہیں۔ ۲: یہ فرشتے کیا لکھ رہے ہیں؟ ۲: ہمارے ہر لفظ اور ہر عمل کو لکھ رہے ہیں۔

آیت نمبر ۱۲: ا: ان فرشتوں کو اللہ ﷻ نے کیوں مقرر فرمایا ہے؟ ا: گواہی دینے کے لئے وہ جانتے ہیں جو کچھ ہم کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۳: ا: نیک لوگ کہاں ہوں گے؟ ا: نعمتوں والی جنت میں ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۴: ا: نافرمان لوگ کہاں ہوں گے؟ ا: جہنم میں ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۵: ا: نافرمان لوگ جہنم میں کب ڈالے جائیں گے؟ ا: بدلہ کے دن۔

آیت نمبر ۱۶: ا: نافرمان کس چیز سے غائب نہ ہو سکیں گے؟ ا: جہنم کے عذاب سے۔

آیت نمبر ۱۷: ا: اس آیت میں کس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے؟ ا: بدلہ کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱۸: ا: بدلہ کے دن کے بارے میں دوبارہ کیوں سوال کیا گیا ہے؟ ا: اس دن کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے۔

آیت نمبر ۱۹: ا: بدلہ کے دن کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟ ا: اس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا۔

۲: آخرت کے دن اصل اختیار کس کا ہو گا؟ ۲: اللہ ﷻ کا۔

۳: قیامت کے دن کیا کوئی کسی کے کام آ سکے گا؟ ۳: اللہ ﷻ کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کے کام نہیں آ سکے گا۔

۴: آخرت کے دن کس کا حکم چلے گا؟ ۴: صرف اور صرف اللہ ﷻ کا حکم چلے گا۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قیامت کے دن کیا جھڑ جائیں گے؟

(الف) پتے ✓(ب) ستارے (ج) بادل

(۲) قیامت کے دن کیا چیزیں اُکھاڑ دی جائیں گی؟

(الف) کھالیں (ب) جھاڑیاں ✓(ج) قبریں

(۳) قیامت کے دن کون جان لے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟

✓(الف) ہر آدمی (ب) نیک آدمی (ج) بُرا آدمی

(۴) کِرَاماً کَاتِبِیْن کون سے فرشتے ہیں؟

(الف) روح نکالنے والے (ب) حفاظت کرنے والے ✓(ج) ہر قول و عمل کو لکھنے والے

(۵) قیامت کے دن اصل اختیار کس کے پاس ہو گا؟

✓(الف) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (ب) فرشتوں (ج) نیک لوگوں

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت:۳- اُبلتے ہوئے سمندر

آیت:۴- اُکھاڑی ہوئی قبریں

آیت:۶- رب کے بارے میں دھوکہ

آیت:۱۱- معزز لکھنے والے

آیت:۱۸-بدلے کا دن

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت کے شروع میں قیامت کے واقع ہونے کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

آسمان پھٹ جائے گا، ستارے جھڑ پڑیں گے، سمندر اُبل پڑیں گے، قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔

۲- اس سورت میں رب کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

کریم رب جس نے اُسے پیدا کیا، شکل و صورت عطا کی اور اس پر اعمال لکھنے والے فرشتے مقرر کیئے۔

۳- اس سورت میں کِرَاماً کَاتِبِیْن کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

جو انسان عمل کرتا ہے اُس کو وہ جانتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

۴- اس سورت میں نیک اور گناہ گار لوگوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں اور بُرے لوگ جہنم میں ہوں گے۔

۵- اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

جس دن اللہ ﷻ کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور اصل اختیار اللہ ﷻ ہی کے پاس ہو گا۔

عملی سرگرمی: ا۔طلبہ پر آخرت کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ان سے کہیں کہ وہ آخرت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی کی ترجیحات کی ایک فہرست بنائیں اور انہیں مندرجہ ذیل چار خانوں میں چار رنگوں سے خانوں کی مناسبت سے لکھوائیں۔

نکات:کاموں کی فہرست مثلاً قرآنِ حکیم مکمل ناظرہ پڑھنا، قرآنِ حکیم مکمل ترجمہ کے ساتھ مختصر تشریح کے ساتھ پڑھنا، تجوید اور عربی گرائمر سیکھنا، آنے والے کل کے کلاس ٹسٹ کی تیاری کرنا، ایک ہفتہ بعد والے کلاس ٹسٹ کی تیاری کرنا، کمپیوٹر گیم کھیلنا، کھلونے اور دیگر تفریح کا سامان خریدنا، تاریخ مقام کی سیر کے لئے جانا، ورزش کرنا، کھانا کھانا، اسکول کا ہوم ورک کرنا، نماز پڑھنا، گپ شپ کرنا، سڑک پر فضول ٹہلنا، راہ چلتے مسافر کی مدد کرنا وغیرہ

فوری اور اہم(IMPORTANT & URGENT)	فوری نہیں اور اہم(NOT URGENT & IMPORTANT)
فوری اور اہم نہیں(NOT IMPORTANT & URGENT	فوری نہیں اور اہم نہیں(NOT URGENT & NOT IMPORTANT

۲۔طلبہ سے کہیں جس طرح دنیاوی گھر کو کشادہ رکھنے، سجانے اور روشن کرنے کے لئے ہم بہت سی چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں گھر والوں سے پوچھیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے کہ اللہ ﷻ ہماری قبر کو کشادہ اور روشن فرمائے۔

۳۔قبر کے بارے میں کوئی تین احادیث مبارکہ تلاش کر کے لکھیں۔

نکات: عذابِ قبر کی پناہ کی دعا، قبر میں پوچھے جانے والے تین سوالات، قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ یا جہنم کا ایک گڑھا وغیرہ

احادیث شریف: نبی کریم ﷺ نے فرمایا قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لئے آسان ہیں لیکن اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔(جامع ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ان کے گھر والوں سے فرمایا اپنے آپ پر خیر ہی کی دعا کیا کرو بے شک فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں پھر فرمایا اے اللہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور باقی لوگوں میں سے اس کا جانشین مقرر فرما، یارب العالمین ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لئے کشادگی فرما اور اس میں اس کے لئے روشنی فرما۔(صحیح مسلم)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور (اس کو دفن کر کے) پیٹھ پھیر لی جاتی ہے اور اس کے ساتھی رخصت ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ اس شخص (یعنی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق تو کیا کہتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ ﷻ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ ﷻ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانا عطا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں چیزوں (جنت اور جہنم) کو دیکھے گا اور کافر یا منافق کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا، پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا اور اس کی چیخ کو جن و انس کے سوا اس کے آس پاس کی چیزیں سنتی ہیں۔

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اس سورت میں بدکاروں کی کس خرابی کا ذکر کیا گیا ہے؟
۲۔ عظیم دن سے کیا مراد ہے؟
۳۔ سجین کیا ہے؟
۴۔ علیین کیا ہے؟
۵۔ دلوں پر زنگ چڑھنے سے کیا مراد ہے اور اس حوالہ سے حدیث شریف سے کیا رہنمائی ملتی ہے؟
۶۔ آخرت کے انکار سے کیا بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں؟
۷۔ اہل جنت کے لئے کن نعمتوں کا بیان ہے؟
۸۔ مجرموں کی کن بُرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

ربطِ سورت: سورۃ الانفطار میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن نیکوں اور بدکاروں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور اس دن پورے کا پورا اختیار صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پاس ہو گا۔ قیامت کو جھٹلانے والا شخص نہ صرف اپنے رب سے منہ موڑتا ہے بلکہ وہ لوگوں کے ساتھ بے مروتی بھی اختیار کرتا ہے اور اسی بے مروتی کی وجہ سے لوگوں کی حق تلفی کرتا ہے۔ اس لئے "سورۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ" کے آغاز میں ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کے حقوق پورے نہ کرنے والوں کو تباہی و بربادی کی وعید سنائی گئی ہے۔ مزید یہ ہے کہ سورۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ میں ان لوگوں کی مزید خرابیوں کا ذکر کیا گیا مثلاً ناپ، تول میں کمی کرنے والے، حد سے گزرنے والے، حق تلفی کرنے والے، جھٹلانے والے اور انکار کرنے والے جنہیں سورۃ الانفطار میں "بدکردار لوگ" کہا گیا ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: مطففین سے کیا مراد ہے؟ ا: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ ۲: ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کیا ہے؟ ۲: ہلاکت ہے۔

آیت نمبر ۲: ا: ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا کوئی چیز لیتے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیا رویہ ہوتا ہے؟ ا: جب لوگوں سے کوئی شے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔

آیت نمبر ۳: ا: ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا کوئی چیز دیتے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیارویہ ہوتا ہے؟ ا: جب لوگوں کو تول کریاناپ کر دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۴: ا: ناپ تول میں کمی کی کیا وجہ ہوتی ہے؟ ا: آخرت میں دوبارہ اُٹھائے جانے پر یقین نہ ہونا۔

آیت نمبر ۵: ا: عظیم دن سے کیا مراد ہے؟ ا: قیامت کا دن۔

آیت نمبر ۶: ا: قیامت کے دن انسان کہاں کھڑے ہوں گے؟ ا: اپنے رب العالمین کے سامنے۔

آیت نمبر ۷: ا: نافرمانوں کا نامۂ اعمال کہاں ہو گا؟ ا: سجّین میں۔

آیت نمبر ۸: ا: کس چیز کے بارے میں پوچھا گیا ہے؟ ا: سجّین کے بارے میں۔

آیت نمبر ۹: ا: سجّین سے کیا مراد ہے؟ ا: ایک لکھی ہوئی کتاب جس میں نافرمانوں کے بُرے اعمال لکھے ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۰: ا: قیامت کے دن کس کے لئے ہلاکت ہے؟ ا: جھٹلانے والوں کے لئے۔

آیت نمبر ۱۱: ا: جھٹلانے والے کس کو جھٹلا رہے تھے؟ ا: قیامت کے دن کو۔

آیت نمبر ۱۲: ا: قیامت کو جھٹلانے والوں کی کیا برائیاں بیان کی گئی ہیں؟ ا: حد سے گزرنے والے (ii) بہت زیادہ گناہ گار۔

آیت نمبر ۱۳: ا: قیامت کو جھٹلانے والوں کی مزید کیا برائیاں بیان کی گئی ہیں؟ ا: (iii) اللہ ﷻ کی آیات کو قصّہ کہانیاں کہنے والے۔

آیت نمبر ۱۴: ا: دلوں پر زنگ چڑھنے سے کیا مراد ہے؟ ا: انسان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: "بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو وہ نقطہ صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ گناہ کرتا ہی چلا جائے تو پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے"۔ (جامع ترمذی، مسند احمد)

عملی پہلو: ہمیں سابقہ گناہوں پر سچی توبہ کر کے نیکی کی راہ پر چلتے رہنا چاہیئے۔

۲: دلوں پر زنگ کیوں چڑھتا ہے؟ ۲: انسان کی بداعمالیوں کی وجہ سے۔

آیت نمبر ۱۵: ا: نافرمان قیامت کے دن کس چیز سے محروم ہوں گے؟ ا: اللہ ﷻ کے دیدار سے۔

نوٹ: اہل تشیع مکتبۂ فکر کے نزدیک دنیا اور آخرت دونوں میں رویتِ باری تعالیٰ ممکن نہیں۔

آیت نمبر ۱۶: ا: نافرمانوں کا ٹھکانا کیا ہے؟ ا: وہ جہنم کی آگ میں جلیں گے۔

آیت نمبر ۱۷: ا: نافرمانوں کو کس چیز کا احساس دلایا جائے گا؟ ا: دنیا میں جو وہ قیامت کو جھٹلاتے تھے۔

آیت نمبر ۱۸: ا: نیک لوگوں کے نامہ اعمال کہاں ہوں گے؟ ا: عِلِّیِّیْن میں۔

آیت نمبر ۱۹: ا: کس چیز کے بارے میں پوچھا گیا ہے؟ ا: عِلِّیِّیْن کے بارے میں۔

آیت نمبر ۲۰: ا: عِلِّیِّیْن کیا ہے؟ ا: ایک لکھی ہوئی کتاب جس میں فرماں برداروں کے اعمال لکھے ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۱: ا: عِلِّیِّیْن کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟ ا: مقرب فرشتے وہاں موجود رہتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۲: ا: نیک لوگ کہاں ہوں گے؟ ا: نیک لوگ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۳: ا: اہل جنت کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ا: وہ تختوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۴: ا: اہل جنت کیسے پہچانے جائیں گے؟ ا: ان کے چہرے جنت کی نعمتوں کے اثرات سے تروتازہ ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۵: ا: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ا: مہر لگی ہوئی خالص شراب۔

آیت نمبر ۲۶: ا: جنت کی شراب کی مہر کیسی ہو گی؟ ا: مُشک (خوش بو) کی مُہر ہو گی۔

آیت نمبر ۲۷: ا: جنت کی شراب میں کس چیز کی آمیزش ہو گی؟ ا: تسنیم کی۔

آیت نمبر ۲۸: ا: تسنیم کیا ہے؟ ا: اعلیٰ جنت کا ایک چشمہ ہے۔ ۲: تسنیم چشمہ سے کون پیئیں گے؟ ۲: مقرب جنتی اس چشمہ سے پیئیں گے۔

آیت نمبر ۲۹: ا: مجرموں کی کیا برائی بیان کی گئی ہے؟ ا: (i) وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔

آیت نمبر ۳۰: ا: مجرموں کی اور کیا برائی بیان کی گئی ہے؟ ا: (ii) جب اہل ایمان کے پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے آپس میں اشارے کرتے تھے۔

آیت نمبر ۳۱: ا: مجرموں کی مزید کیا برائی بیان کی گئی ہے؟ ا: (iii) اہل ایمان کا مذاق اڑاتے ہوئے اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تھے۔

آیت نمبر ۳۲: ا: مجرموں کی مزید کیا برائی بیان کی گئی ہے؟ ا: (iv) اہل ایمان کو گمراہ کہتے تھے۔

آیت نمبر ۳۳: ا: اللہ تعالیٰ نے مجرموں کے اس طرز عمل کا کیا جواب دیا؟ ا: وہ اہل ایمان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

آیت نمبر ۳۴: ا: قیامت کے دن اہل ایمان کا کیا طرز ہو گا؟ ا: اہل ایمان کفار پر ہنسیں گے۔

آیت نمبر ۳۵: ا: قیامت کے دن اہل ایمان کی کیا شان ہو گی؟ ا: تختوں پر بیٹھے کفار کا حشر دیکھ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۳۶: ا: قیامت کے دن کفار کا کیا حال ہو گا؟ ا: کفار کو اہل ایمان کے ساتھ بُرے سلوک کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) اَلْمُطَفِّفِیْنَ کے کیا معنی ہیں؟

(الف) طواف کرنے والے (ب) شہر طائف کے رہنے والے ✓(ج) ناپ تول میں کمی کرنے والے

(۲) ناپ تول میں کمی کرنا کس کی علامت ہے؟

(الف) عقل مند ہونے ✓(ب) آخرت سے غافل ہونے (ج) نیک لوگوں

(۳) بدکاروں کا نامہ اعمال کہاں ہو گا؟

(الف) عِلِّیّیْن میں ✓ (ب) سِجّیْن میں (ج) جہنّم میں

(۴) آخرت کا یقین نہ رکھنے والے قرآنِ حکیم کو کیا سمجھتے ہیں؟

(الف) ہدایت کی کتاب (ب) اللہ تعالیٰ کی کتاب ✓(ج) پچھلے لوگوں کے قصّے

(۵) دلوں پر زنگ کس وجہ سے چڑھ جاتا ہے؟

✓(الف) آخرت کو بھلا دینے (ب) دنیا کو بھلا دینے (ج) آخرت کو یاد رکھنے

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ا- ناپ تول میں کمی کرنے والے

آیت: ۷- سجّین

آیت: ۱۴- دلوں پر زنگ

آیت:۱۸- علّیین

آیت:۲۷- تسنیم کا چشمہ

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت کے شروع میں کس بُرائی کا ذکر کیا گیا ہے؟

ناپ تول میں کمی بیشی کرنے کا۔

۲- سِجِّیْن اور عِلِّیِّیْن سے کیا مراد ہے؟

بُرے اور اچھے لوگوں کے نامہ اعمال رکھنے کی جگہیں ہیں۔

۳- اس سورت میں نیک لوگوں کے لئے جنّت کی کن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

تخت، تروتازہ چہرے، مہر لگی ہوئی شراب، تسنیم کا چشمہ۔

۴- کافر لوگ دنیا میں اہل ایمان کا کیسے مذاق اڑاتے تھے؟

جب اُن کے پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے اور اُنہیں گمراہ کہتے تھے۔

۵- قیامت کے دن کافروں پر کون ہنسے گا؟

اہل ایمان۔

عملی سرگرمی: ۱۔ نیک کام کرنے والوں کا مذاق اُڑانے کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مذاق اُڑانے سے کیا نتائج نکلتے ہیں اس پر طلبہ سے یہ سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔ طلبہ کو مختلف گروپوں میں تقسیم کرکے ان کو یہ کام سونپیں کہ وہ کن موقعوں پر اپنے ہم جماعتوں کا مذاق اُڑاتے ہیں آپ اپنے آپ کو اس کی جگہ پر جس کا مذاق اُڑایا گیا ہے تصور کرتے ہوئے اپنے جذبات لکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کریں۔

۲۔ آیت:۱۴ میں بتایا گیا کہ آیات کو جھٹلانا دلوں پر زنگ لگنے کا سبب بنتا ہے۔ قرآن مجید کی کوئی آیت تلاش کریں جس میں جانتے بوجھتے قرآنِ حکیم کو نظر انداز کرنے سے دلوں پر مہر لگنے کا ذکر ہے۔

۳۔ حدیث شریف کی روشنی میں طلبہ کو بتائیں وہ کون سے اعمال ہیں جو دلوں کے زنگ کو دور کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

نکات: دلوں پر مہر لگنا۔ سورۃ البقرۃ، آیت:۷

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتا ہے پوچھا گیا کہ حضور ان کی صفائی کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرن پاک کی تلاوت کرنا۔ (بیہقی)

۴۔ آیت:۲۵ میں اہل جنت کو پاک شراب کے پلائے جانے کا ذکر ہے۔ طلبہ کو یہ تحقیقی کام دیں کہ اسی طرح اور کون سی چیزیں ہیں جن کے دنیا میں استعمال کی سخت ممانعت آئی لیکن قیامت میں اہل جنت کو وہ سب نعمتیں اعلیٰ ترین درجہ میں عطا فرما کر استعمال کرنے کی اجازت ہو گی۔ قرآن حکیم کا کوئی ایک مقام تلاش کر کے لکھیں جہاں یہ ذکر ہے۔

نکات: سورۃ الدھر، آیات: ۱۶،۱۵۔ چاندی کے برتن، آیت:۲۱۔ موٹے اور باریک ریشم کے کپڑے، چاندی کے کنگن، سورۃ الحج، آیت: ۲۳ سونے کے کنگن، موتی، ریشم کا لباس۔

سُوْرَۃُ الاِنْشِقَاق

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ قیامت کا کیا منظر پیش کیا گیا ہے؟

۲۔ حدیث مبارک میں اس سورت کے حوالہ سے کیا بتایا گیا ہے؟

۳۔ قیامت کے دن انسانوں کے کون سے دو گروہ ہوں گے؟

۴۔ داہنے ہاتھ والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟

۵۔ نیک لوگوں کا کیسے حساب لیا جائے گا؟

۶۔ قیامت کی ہولناکی سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

۷۔ اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے کیوں دیا جائے گا؟

۸۔ قسم کیوں کھائی جاتی ہے؟

۹۔ قیامت کے دن گناہ گاروں کی کس بے بسی کا بتایا گیا ہے؟

۱۰۔ دنیا ہی کو مقصد بنانے والوں کا روزِ آخرت کا کیا انجام ہوگا؟

۱۱۔ ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچنے کا کیا مطلب ہے؟

ربطِ سورت: اس سورت سے پہلے "سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن" ہے جس کا اختتام اس بات پر ہوا کہ جو لوگ قیامت پر ایمان لانے اور حق بات قبول کرنے کی وجہ سے ایمانداروں کا مذاق اُڑاتے ہیں وہ کافر ہیں۔ قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال کی پوری پوری سزا دی جائے گی۔ سُوْرَۃُ الاِنْشِقَاق میں بتایا گیا کہ کفار جس قیامت کا انکار کرتے ہیں اس کے برپا ہوتے وقت کیا مناظر ہوں گے۔ مزید ربط یہ ہے کہ پچھلی سورت میں ذکر تھا کہ بدکاروں کے اعمال سِجّیْن میں اور نیکوں کے اعمال عِلِّیّیْن میں ہوں گے اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ خوش نصیبوں کو اعمال نامے سیدھے ہاتھ میں اور بدنصیبوں کو پیٹھ پیچھے سے دیئے جائیں گے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: قیامت کے دن کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ۱: آسمان پھٹ جائے گا۔ ۲: آسمان کے پھٹ جانے سے کیا مراد ہے؟

۲: یہ آیت متشابہات میں سے ہے یعنی اس کے حقیقی معنی اللہ ﷻ اور اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں۔ یہ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ایک راز ہے۔ بہر حال آج جو آسمان نہایت مربوط نظر آرہا ہے اور اس میں کوئی رخنہ نظر نہیں آتا قیامت کے دن آسمان پھاڑ دیا جائے گا جیسا کہ سورۃ النباء آیت ۱۹ میں کہا گیا کہ آسمان دروازے دروازے ہو جائے گا۔

آیت نمبر ۲: ا: آسمان کیوں پھٹ جائے گا؟ ا: کیوں کہ اس دن اللہ ﷻ آسمان کو پھٹ جانے کا حکم فرمائے گا جسے وہ پورا کرے گا۔

آیت نمبر ۳: ا: قیامت کے دن زمین کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ا: زمین پھیلا دی جائے گی۔ ۲: زمین کے پھیلائے جانے سے کیا مراد ہے؟

۲: یہ آیت متشابہات میں سے ہے یعنی اس کے حقیقی معنی اللہ ﷻ اور اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں۔ یہ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ایک راز ہے۔ بہر حال قیامت کے دن زمین کو کوٹ کوٹ کر برابر کر دیا جائے گا جیسا کہ سورۃ الفجر کی آیت ۲۱ میں بیان کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۴: ا: قیامت کے دن زمین کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟ ا: جو کچھ زمین کے اندر ہے اسے باہر نکال کر خالی ہو جائے گی۔

آیت نمبر ۵: ا: زمین کیوں پھیل جائے گی؟ ا: کیوں کہ اس دن اللہ ﷻ زمین کو پھیل جانے کا حکم فرمائے گا جسے وہ پورا کرے گی۔ ۲: زمین کو کس مقصد سے پھیلایا جائے گا؟ ۲: زمین کے نشیب و فراز برابر کر کے اسے ایک بڑا میدان بنا دیا جائے گا تا کہ اس میدان حشر میں تمام انسانوں کو جمع کر کے ان کا حساب لیا جا سکے۔

آیت نمبر ۶: ا: انسان کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟ ا: انسان مشقت اٹھاتے اٹھاتے بالآخر اللہ ﷻ سے ملاقات کرنے والا ہے۔

۲: انسان کی محنت کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۲: وہ محنت جو انسان دنیا کمانے یا آخرت بنانے کے لئے زندگی بھر کرتا ہے۔

آیت نمبر ۷: ا: نامہ اعمال کس ہاتھ میں دینے کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: داہنے ہاتھ میں۔

۲: داہنے ہاتھ والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ ۲: اللہ ﷻ کے فرماں بردار اور آخرت میں کامیاب رہنے والے۔

آیت نمبر ۸: ا: نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جانے والوں سے کیسا حساب لیا جائے گا؟ ا: آسان حساب۔

آیت نمبر ۹: ا: نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جانے والے کس حال میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے؟ ا: ا۔ ہنسی خوشی۔

آیت نمبر ۱۰: ا: نامہ اعمال کیسے دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: پیٹھ کے پیچھے سے۔

۲: نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے کیوں دیئے جائیں گے؟ ۲: کیوں کہ مجرم اپنا بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے چھپائے ہوں گے تا کہ ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ تھمایا جائے۔ لیکن انہیں پیٹھ کے پیچھے سے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں تھما دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۱: ا: نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیئے جانے والا کس حال میں ہو گا؟ ا: وہ موت کو پکارے گا۔

آیت نمبر ۱۲: ا: نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیئے جانے والے کا کیا انجام ہو گا؟ ا: وہ جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۳: ا: مجرموں کی کیا برائی بیان کی گئی ہے؟ ا: (i) دنیا میں اپنے گھر والوں میں مگن تھے یعنی اللہ ﷻ اور آخرت سے غافل تھے۔

آیت نمبر ۱۴: ا: مجرموں کی مزید کیا برائی بیان کی گئی ہے؟ ا: (ii) آخرت کے منکر تھے کہ اللہ ﷻ کے پاس لوٹ کر جانا ہی نہیں ہے۔

آیت نمبر ۱۵: ا: اللہ ﷻ نے مجرموں کے بارے میں کیا فرمایا؟ ا: اللہ ﷻ انہیں خوب دیکھ رہا تھا تا کہ انہیں ان کے کیئے کی پوری سزا دی جائے۔

آیت نمبر ۱۶: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: شام کی سرخی کی۔

علمی بات: اللہ ﷻ کو اپنی کسی بات کی تصدیق کے لئے قسم فرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن قرآن حکیم میں اللہ ﷻ نے مختلف چیزوں کی جو قسمیں فرمائی ہیں وہ اول تو عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا ایک اسلوب ہے جس سے کلام میں زور اور تاثیر پیدا ہوتی ہے، دوسرے جن چیزوں کی قسم فرمائی گئی ہے، ان پر اگر غور کیا جائے تو وہ اس دعوے کی دلیل ہوتی ہے جو ان قسموں کے بعد مذکور ہوتا ہے۔ تیسرا بعد میں آنے والی بات کی عظمت اور اہمیت ظاہر کرنے کے لئے قسم فرمائی جاتی ہے۔

آیت نمبر ۱۷: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں وہ سمیٹتی ہے۔

آیت نمبر ۱۸: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: چاند کی جب وہ پورا ہو جائے (یعنی چودھویں کے چاند کی)۔

آیت نمبر ۱۹: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟ ا: تم درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچو گے۔ ۲: طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ سے کیا مراد ہے؟ ۲: طبقات یا تہہ در تہہ، یعنی انسان اپنی تخلیق کی ابتدا سے انتہا تک کسی وقت بھی ایک حال پر نہیں رہتا بلکہ اس پر انقلابات یا تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: اس آیت میں کس بات پر حیرت کا اظہار کیا گیا ہے؟ ۱: کافروں پر کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

آیت نمبر ۲۱: ۱: اس آیت میں کس بات پر حیرت کا اظہار کیا گیا ہے؟ ۱: جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ کیوں نہیں کرتے۔

علمی بات: قرآن حکیم میں بعض آیات "آیات سجدہ" کہلاتی ہیں جن کی تلاوت کرنے یا سننے پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ یہ آیت بھی ان آیات سجدہ میں سے ایک ہے۔

آیت نمبر ۲۲: ۱: کافروں کے کس جرم کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱: وہ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو جھٹلاتے ہیں یعنی قرآن اور آخرت میں دوبارہ اُٹھائے جانے کو نہیں مانتے۔

آیت نمبر ۲۳: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ سینوں کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

۲: کفار سینوں میں کیا چھپاتے ہیں؟ ۲: کفر، شرک، جھوٹے معبودوں کی محبت۔

آیت نمبر ۲۴: ۱: کفار کو کس چیز کی خوش خبری دی گئی ہے؟ ۱: دردناک عذاب کی۔

آیت نمبر ۲۵: ۱: کن لوگوں کو خوش خبری دی گئی ہے؟ ۱: جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کرے۔

۲: اہل ایمان کو کس چیز کی خوش خبری دی گئی ہے؟ ۲: نہ ختم ہونے والے اجر کی۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں آسمان کی کس کیفیت کا ذکر ہے؟

(الف) دروازے ہونے ✓(ب) پھٹ جانے (ج) بلند کرنے

(۲) انسان مشقّت جھیلتے ہوئے کس سے ملنے والا ہے؟

(الف) رشتہ داروں (ب) والدین ✓(ج) رب

(۳) جن لوگوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اُن سے کیا لیا جائے گا؟

✓(الف) آسان حساب (ب) سخت حساب (ج) کوئی حساب نہیں

(۴) جن لوگوں کا اعمال نامہ اُن کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو قیامت کے دن وہ کس کو پکاریں گے؟

(الف) والدین (ب) رشتہ داروں ✓(ج) موت

(۵) جب نافرمانوں کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ کیا نہیں کرتے؟

(الف) شکر ✓(ب) سجدہ (ج) غور و فکر

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت: ۱- آسمان کا پھٹنا

آیت: ۱۱- موت کو پکارنا

آیت: ۱۶- شام کی سرخی

آیت: ۱۸- پورا چاند

آیت: ۲۵- نہ ختم ہونے والا اجر

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا؟

آسمان کے پھٹنے، زمین کے ہموار کئے جانے اور زمین کے خالی ہونے کا۔

۲- قیامت کے دن انسانوں کو کن دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا؟

نیک لوگ اور نافرمان لوگ۔

۳- اس سورت میں جہنّم میں لے جانے کے کون سے اسباب بیان کیئے گئے ہیں؟

دنیا میں مگن رہنا اور آخرت کو بھول جانا۔

۴- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں؟

شفق، رات اور چاند کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔

۵- ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے کیسا اجر ہے؟

نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

عملی سرگرمی:

۱۔ طلبہ سے آیات: ۱۸ اور ۱۹ کے تحت کہیں کہ وہ اپنے گھر والوں سے چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا مشاہدہ کرائیں۔ خاص طور پر پہلی، ساتویں، چودیں اور اکیسویں رات کو۔ ان کو سمجھائیں کہ پہلی تاریخ سے چاند بڑھنا شروع ہوتا ہے، ساتویں تاریخ تک نصف ہو جاتا ہے، چودیں تاریخ کو چاند مکمل شکل اختیار کرلیتا ہے چودیں رات کے بعد دوبارہ چاند کے گھٹنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور اکیسویں تاریخ کو دوبارہ گھٹ کر نصف ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر ۲۷، ۲۸ کو مکمل غائب ہو جاتا ہے۔ یہی کیفیت انسان کی زندگی کی ہے۔

۲۔ طلبہ کو یہ بتائیں کہ اللہ ﷻ ہی سورج، چاند، ستاروں کا خالق ہے اس نے یہ نظام ہماری آسانی کے لئے بنایا ہے۔

۳۔ چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی کیفیات کی منظر کشی بھی کرائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی کی پیدائش سے لے کر موت کے بعد تک آنے والے مراحل کو بھی ترتیب وار Flow Chart کی صورت میں بھی بنوایا جا سکتا ہے۔

نکات: پیدائش، بچپن، لڑکپن، جوانی، بڑھاپا، موت، قبر، دوبارہ قبروں سے اُٹھنا، قیامت کا قائم ہونا، حساب و کتاب، جنت، جہنم

سُوْرَۃُ الْبُرُوْج

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: "ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ" عام فہم اور کہانی کے انداز میں درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۳: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ بُرج سے کیا مراد ہے؟

۲۔ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡد (خندقوں والے) کون تھے؟

۳۔ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡد کے لئے جلانے کے عذاب کا ذکر خاص طور پر کیوں کیا گیا؟

۴۔ ظلم و ستم کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۵۔ بڑی کامیابی کن لوگوں کو ملتی ہے؟

۶۔ پہلی اور دوسری بار پیدا کرنے سے کیا مراد ہے؟

۷۔ قرآن حکیم کو جھٹلانے کا کیا انجام ہو گا؟

۸۔ قرآن کی عظمت کیا ہے؟

ربطِ سورت: سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاق کے آخر میں دو کردار اور ان کا الگ الگ انجام بیان ہوا۔ اسی بات کو سُوۡرَۃُ الۡبُرُوۡج میں تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ ذکر فرما کر یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ ﷻ نیک لوگوں پر بڑا مہربان ہے جب کہ فرعون اور قوم ثمود جیسا کردار رکھنے والوں کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاق میں اللہ ﷻ کی آیات جھٹلانے والے کافروں کے مقابلہ میں اہل ایمان اور ان کے لئے نہ ختم ہونے والے اجر کا ذکر کیا گیا۔ سُوۡرَۃُ الۡبُرُوۡج میں کافروں کو قرآنِ حکیم کو جھٹلانے کے بجائے اس عظمت والے قرآنِ حکیم کی تصدیق کی تلقین کی گئی ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: کس چیز کی قسم کھائی گئی؟ ۱: برجوں والے آسمان کی۔ ۲: برج سے کیا مراد ہے؟ ۲: ستارے جن کے ذریعہ اللہ ﷻ نے آسمان کو مزین کیا اور یہی ستارے اُن فرشتوں کی چوکیاں ہیں جو وحی کی حفاظت کرتے ہیں اور شیاطین جن کو وہاں سے بھگاتے ہیں۔

آیت نمبر ۲: ۱: کس چیز کی قسم کھائی گئی؟ ۱: وعدہ والے دن کی۔ ۲: وعدہ والے دن سے کیا مراد ہے؟ ۲: آخرت کا دن۔

آیت نمبر ۳: ۱: کس چیز کی قسم کھائی گئی؟ ۱: حاضر ہونے والے اور جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

۲:"حاضر ہونے والے اور جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں" سے کیا مراد ہے؟ ۲:"حاضر ہونے والے" سے مراد جمعہ کا دن اور "جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں" سے مراد یوم عرفہ ہے(جامع ترمذی)۔

نیز "شاہد" اور "مشہود" کے حوالہ سے مفسرین کرام نے اور بھی کئی اقوال ذکر کیئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دن اور ہر رات شاہد ہے۔

ii۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ "شاھد" سے مراد اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔

iii۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک اور قول یہ ہے کہ "شاھد" سے مراد حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

iv۔ ایک قول یہ ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اپنی امتوں پر شاہد ہوں گے، اور ان کی امت مشہود ہوگی۔

v۔ ایک قول یہ ہے کہ انسان کے اعضاء اس کے اوپر شاہد ہیں۔

vi۔ ایک قول یہ ہے انسان کا مال بھی اس کے خلاف شاہد ہوگا۔

vii۔ ایک اور قول یہ ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام شاہد ہیں اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہود ہیں۔

۳:اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمام قسمیں فرمانے کے بعد کیا فرمایا؟ ۳:اصحابُ الاخدود مارے گئے۔

آیت نمبر۴: ۱:اصحابُ الاخدود کے کیا معنیٰ ہیں؟ ۱:خندقوں والے۔ ۲:اصحابُ الاخدود کون تھے؟ ۲: ظالم بادشاہ اور قوم کے سردار جنہوں نے خندقیں کھدوا کر ان میں آگ جلوائی۔

آیت نمبر۵: ۱: آگ کس سے جلائی گئی؟ ۱:ایندھن سے۔ ۲: آگ کیوں جلائی گئی؟ ۲:اہل ایمان کو جلانے کے لئے۔

آیت نمبر۶: ۱:خندقوں کے کناروں پر کون بیٹھے ہوئے تھے؟ ۱:اصحابُ الاخدود۔

آیت نمبر۷: ۱:اصحابُ الاخدود خندقوں پر بیٹھے کیا کر رہے تھے؟ ۱:اہل ایمان کو زندہ جلتا دیکھ رہے تھے۔

آیت نمبر۸: ۱:اصحابُ الاخدود نے اہل ایمان کو کیوں جلایا؟ ۱:اس لئے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لائے تھے۔

۲:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن دو صفات کا ذکر ہے؟ ۲:"عَزِیز" اور "حَمِید"۔

۳:"عَزِیز" اور "حَمِید" کے کیا معنیٰ ہیں؟ ۳:"عَزِیز" کے معنی بہت غالب اور "حَمِید" کے معنی وہ ہستی جس کی حمد آپ سے آپ یعنی خود بخود ہو رہی ہے۔

آیت نمبر۹: ۱: آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کس کے لئے ہے؟ ۱:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے۔

۲:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کس صفت کا ذکر ہے؟ ۲:اللہ سبحانہ و تعالیٰ شہید ہے یعنی ہر چیز پر گواہ ہے۔

آیت نمبر۱۰: ۱:اصحابُ الاخدود کی کن خرابیوں کا ذکر ہے؟ ۱: (i)اہل ایمان کو آزمائش میں ڈالا (ii)اپنے بُرے کام پر توبہ بھی نہیں کی۔

۲:اصحابُ الاخدود کا انجام کیا ہوا؟ ۲: جہنم کا عذاب۔ ۳: جہنم کے عذابوں میں سے کس عذاب کا بالخصوص ذکر ہے؟ ۳: جلانے والا عذاب۔

۴: جلانے کے عذاب کا ذکر خاص طور پر کیوں کیا گیا؟ ۴:اصحابُ الاخدود نے آگ سے اہل ایمان کو دنیا میں تکلیف پہنچائی تھی لہٰذا ان کو دنیا کے علاوہ آخرت میں بھی آگ میں جلنے کا عذاب دیا جائے گا۔

آیت نمبر۱۱: ۱:بڑی کامیابی کن لوگوں کو ملتی ہے؟ ۱:جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیئے۔

۲:ایمان والوں کو اُن کی ثابت قدمی کا کیا صلہ دیا گیا؟ ۲:اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔

آیت نمبر۱۲: ۱:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کس صفت کا ذکر ہے؟ ۱:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پکڑ بڑی شدید ہے۔

آیت نمبر۱۳: ۱:ہمیں قیامت کے دن کون دوبارہ لوٹائے گا؟ ۱:وہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس نے ہمیں پہلی بار پیدا کیا۔

۲: پہلی بار پیدا کرنے سے کیا مراد ہے؟ — ۲: جب اللہ ﷻ نے تمام انسانوں کو دنیا میں پیدا کیا اور زندگی گزارنے کا اختیار دیا۔

۳: دوسری بار لوٹانے سے کیا مراد ہے؟ — ۳: جب اللہ ﷻ قیامت کے دن تمام انسانوں کو دوبارہ لوٹائے گا اور ان سے حساب لے گا۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: اللہ ﷻ کی کن دو صفات کا ذکر ہے؟ — ۱: اللہ ﷻ بخشنے والا اور اپنی مخلوق سے محبت کرنے والا ہے۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: اللہ ﷻ کی کن دو صفات کا ذکر ہے؟ — ۱: عرش کا مالک اور بلند شان والا ہے۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: اللہ ﷻ کی کس قدرت کا بیان ہے؟ — ۱: اللہ ﷻ جو چاہے وہ کرتا ہے۔

آیت نمبر ۱۷: ۱: یہاں خطاب کس سے ہے؟ — ۱: نبی کریم ﷺ سے۔ ۲: کس کی خبر سے متعلق پوچھا گیا؟ ۲: لشکروں کی خبر سے متعلق۔

آیت نمبر ۱۸: ۱: کون سے لشکروں کا ذکر ہے؟ — ۱: فرعون اور ثمود۔

آیت نمبر ۱۹: ۱: کفر کرنے والوں کی کس خرابی کا ذکر کیا گیا؟ — ۱: وہ حق کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

۲: کفار کس کو جھٹلا رہے تھے؟ — ۲: قرآن اور اللہ ﷻ کے رسولِ مکرم ﷺ کو۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: جھٹلانے والوں کا کیا انجام بیان ہوا؟ — ۱: اللہ ﷻ نے اُن کا ہر طرف سے احاطہ کیا ہوا ہے۔

آیت نمبر ۲۱: ۱: قرآن کی کس شان کا ذکر ہے؟ — ۱: وہ عظمت والا ہے۔

آیت نمبر ۲۲: ۱: قرآن کا اصل مقام کہاں ہے؟ — ۱: لوحِ محفوظ میں ہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اصحابُ الاُخدود سے مراد کون ہیں؟

(الف) کنویں والے ✓(ب) خندقوں والے (ج) پہاڑ والے

(۲) بادشاہ نے لڑکے کو کیا سیکھنے کے لئے مقرر کیا تھا؟

(الف) تیر اندازی (ب) علم دین ✓(ج) جادو

(۳) بادشاہ نے کن کو آرے سے چیر کر ہلاک کروا دیا؟

✓ (الف) نابینا شخص اور راہب (ب) نابینا شخص اور مومن لڑکے (ج) راہب اور مومن لڑکے

(۴) اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم کو کہاں محفوظ رکھا ہے؟

(الف) جنّت میں ✓(ب) لوحِ محفوظ میں (ج) غارِ حرا میں

(۵) اس سورت میں اصحابُ الاُخدود کے علاوہ کن قوموں کا ذکر آیا ہے؟

✓(الف) آلِ فرعون اور ثمود (ب) اہلِ مدین اور آلِ فرعون (ج) عاد اور ثمود

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ۴- خندقوں والے

آیت: ۱۰- مومنین کو تکلیف پہنچانا

آیت: ۱۲- رب کی پکڑ

آیت: ۱۴- بہت محبت فرمانے والا

آیت: ۱۷- لشکروں کی خبر

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- لوگوں نے مومن لڑکے کے علم کا اعتراف کس واقعہ کے بعد کیا؟

ایک بہت بڑے جانور کے مارنے کے بعد جس نے لوگوں کا راستہ روکا ہوا تھا۔

۲- اللہ ﷻ نے مومن لڑکے کو کیا خاص صلاحیتیں عطا کی تھیں؟

لڑکا اندھے کو بینا اور کوڑھی کو صحت مند کر دیتا تھا۔

۳- مومن لڑکے کے قتل کے لئے بادشاہ نے کیا طریقہ اختیار کیا جس سے بالآخر اس کی شہادت ہوئی؟

لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ اگر تم مجھے مارنا ہی چاہتے ہو تو ایک بہت بڑے میدان میں تمام لوگوں کو جمع کرو۔ پھر میرے تَرکش میں سے ایک تیر نکال کر میری کمان میں لگاؤ۔ پھر یہ کلمات "بِسمِ اللهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ" (میں اس لڑکے کے رب اللہ کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں) پڑھ کر مجھ پر تیر پھینکو تو میں مر جاؤں گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور لڑکا شہید ہو گیا۔

۴- مومن لڑکے کے مرنے پر قوم نے کیا کیا؟

قوم نے کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔

۵- بادشاہ نے ایمان لانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

خندقیں کھدوا کر آگ لگائی اور اس میں تمام اہل ایمان کو گرا کر زندہ جلا دیا۔

عملی سرگرمی:

۱۔ جس طرح اصحاب الاخدود پر ظلم کیا گیا موجودہ زمانے میں کن کن ممالک میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ معلومات اکٹھی کر کے درج ذیل کالموں میں تحریر کریں۔

ظلم کرنے والے ملک	مظلوم ملک / علاقہ	ظلم

۲۔ طلبہ سے نظام شمسی کی منظر کشی کروائیں۔ زمین اور دیگر سیاروں کے موازنہ کرائیں۔ طلبہ کو یہ سمجھائیں کہ اللہ ﷻ جو ان تمام ستاروں اور سیاروں کا خالق ہے اس نے انسان کے لئے کس قدر بڑے بڑے کرۂ ارض بنائے ہیں۔

سُوْرَةُ الطَّارِق

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ا: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

ا۔ اَلطَّارِق سے کیا مراد ہے؟

۲۔ انسان پر محافظ مقرر کرنے کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ انسان کو دوبارہ زندہ کیئے جانے کی کیا دلیل دی گئی ہے؟

۴۔ روزِ قیامت انسان کے کن رازوں کو ظاہر کیا جائے گا؟

۵۔ قرآنِ حکیم کے فیصلہ کن ہونے کا کیا مطلب ہے؟

۶۔ حدیث مبارک میں قرآنِ حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

۷۔ اہلِ ایمان کو کفار کی سازشوں کے خلاف کیا تسلی دی گئی؟

ربط سورت: سُوْرَةُ الْبُرُوْج کے آخر میں یہ ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ ﷻ کے ارشادات اور قیامت کو جھٹلاتے ہیں اللہ ﷻ ان کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔ سُوْرَةُ الطَّارِق میں نجم ثاقب کی قسم کھا کر بتایا گیا ہے کہ اللہ ﷻ نے ہر نفس پر نگران مقرر کر رکھے ہیں اور جو شخص قیامت کا انکار کرتا ہے اسے اپنی تخلیق پر غور کرنا چاہیئے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ جس رب نے انسان کو عدم یعنی نہ ہونے سے وجود بخشا ہے وہی رب قیامت کے دن انسان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ مزید ربط یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآنِ حکیم کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اس کلام کو جھٹلانے، ہنسی مذاق کرنے اور اس کے ماننے والوں کے خلاف چالیں چلنے کے بجائے اس پر ایمان لا کر اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے۔ سُوْرَةُ الْبُرُوْج میں "قُرْآنٌ مَجِيْدٌ (عظمت والا قرآن)" اور سُوْرَةُ الطَّارِق میں "لَقَوْلٌ فَصْلٌ (فیصلہ کن کلام)" کے الفاظ سے قرآنِ حکیم کی بلند شان بیان کی گئی۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ا: ا: کن چیزوں کی قسم کھائی گئی؟ ا: آسمان اور طارق کی

آیت نمبر ۲: ا: خطاب کس سے ہے؟ ۲: بظاہر خطاب حضور نبی کریم ﷺ سے ہے جبکہ حقیقتاً ہر مخاطب سے خطاب ہے۔

آیت نمبر ۳: ۱: طارق سے کیا مراد ہے؟ ۱: رات میں نکلنے والا چمکتا ستارہ

آیت نمبر ۴: ۱: اللہ ﷻ نے ہر انسان پر کیا مقرر کیا ہے؟ ۱: محافظ۔ ۲: محافظ سے کون مراد ہے؟ ۲: فرشتہ

علمی بات: انسان کو دنیا میں ایسے ہی نہیں چھوڑ دیا گیا بلکہ اس کی حفاظت کے لئے اللہ ﷻ نے ایسے فرشتے مقرر کیئے ہیں جو اس کی ایسے حادثات سے حفاظت کرتے ہیں جو اس کی تقدیر میں نہیں اور ساتھ ساتھ انسان جو اعمال کرتا ہے اُس کو لکھ بھی رہے ہیں۔

آیت نمبر ۵: ۱: انسان کو کس چیز کی غور و فکر کی دعوت دی گئی؟ ۱: اپنے مادۂ تخلیق پر غور کرنے کی۔

آیت نمبر ۶: ۱: انسان کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ ۱: اُچھلتے ہوئے پانی (نطفہ) سے۔

آیت نمبر ۷: ۱: اچھلتا ہوا پانی انسان کے کس حصہ سے نکلتا ہے؟ ۱: پیٹھ اور سینے کے درمیان سے۔

علمی بات: آج کی میڈیکل سائنس اس حقیقت تک پہنچ گئی ہے کہ testes پیٹھ اور سینے کے درمیان گردوں کے قریب بنتے ہیں اور پھر انسان کی پیدائش سے کچھ پہلے مثانہ میں اترتے ہیں جبکہ testes کے اعصاب (Neurons) اور رگیں (Blood vessels) پیٹھ اور سینہ کے درمیان سے ساری زندگی جڑی رہتی ہیں۔

آیت نمبر ۸: ۱: انسان کو دوبارہ زندہ کیئے جانے کی کیا دلیل دی گئی؟ ۱: وہ اللہ ﷻ جو انسان کو حقیر پانی کی ایک بُوند (نطفہ) سے پیدا کر سکتا ہے وہ موت کے بعد اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

آیت نمبر ۹: ۱: آخرت کے دن کی کیا کیفیت بیان ہوئی؟ ۱: تمام راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ ۲: یہاں رازوں سے کیا مراد ہے؟ ۲: انسان کے تمام عقائد و خیالات اور نیت جو دل میں پوشیدہ تھی اور دنیا میں لوگوں سے بھی مخفی رہیں وہ سب ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: قیامت کے دن انسان کی بے بسی کا کیا حال ہو گا؟ ۱: نہ اس کی اپنی کوئی قوت ہو گی نہ اس کا کوئی مددگار ہو گا۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: کس چیز کی قسم کھائی گئی؟ ۱: آسمان کی۔ ۲: آسمان کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ۲: بار بار بارش برسانے والا۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: کس چیز کی قسم کھائی گئی؟ ۱: زمین کی۔ ۲: زمین کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ۲: پھٹ جانے والی۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: قرآن کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟ ۱: فیصلہ کن کلام ہے۔

۲: فیصلہ کن ہونے سے کیا مراد ہے؟ ۲: کامیابی و ناکامی کے فیصلے قرآنِ حکیم کے مطابق ہوں گے۔

عملی پہلو: ہمیں قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنی چاہیئے۔

فرمانِ نبوی ﷺ "قرآن یا تو تمہارے حق میں حجت ہو گا یا تمہارے خلاف"۔ (صحیح مسلم) ایک اور حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "قرآن فیصلہ کن کلام ہے یہ کوئی لایعنی بات نہیں"۔ (صحیح مسلم)

فرمانِ نبوی ﷺ "بے شک اللہ ﷻ اس قرآن کو تھامنے کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ذلیل و خوار کر دیتا ہے"۔ (صحیح مسلم)

آیت نمبر ۱۴: ۱: قرآن کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟ ۱: قرآن ہنسی مذاق یعنی معمولی شے نہیں ہے۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: کفار کی سازشیں کیا تھیں؟ ۱: آپ ﷺ اور حق کو جھٹلانے کے لئے طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: اہل ایمان کو کفار کی سازشوں کے خلاف کیا تسلی دی گئی؟ ۱: اللہ ﷻ کفار کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا اور ان کی سازشوں کے خلاف تدبیر فرما رہا ہے۔

آیت نمبر ۱۷: ۱: آپ ﷺ کی دلجوئی کا کیا انداز اختیار کیا گیا؟ ۱: آپ ﷺ ان کی سازشوں کو برداشت کیجئے اللہ ﷻ انہیں عنقریب سخت سزا دینے والا ہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اَلطَّارِق سے کیا مراد ہے؟

(الف) دہکتا سورج (ب) دمکتا چاند ✓(ج) چمکتا ستارہ

(۲) ہر شخص کے اوپر کون مقرر ہے؟

✓(الف) فرشتہ (ب) انسان (ج) جنّات

(۳) اس سورت کے آخر میں کن چیزوں کی قسمیں فرمائی گئی ہیں؟

(الف) دن اور رات (ب) سورج اور چاند ✓(ج) آسمان اور زمین

(۴) قرآنِ حکیم کیا ہے؟

(الف) فرشتوں کا کلام ہے ✓(ب) ایک فیصلہ کن کلام ہے (ج) انسان کا کلام ہے

(۵) نبی کریم ﷺ کو کفّار کی کس بات سے پریشان نہ ہونے کی تسلی دی گئی؟

(الف) اُن کی طاقت (ب) اُن کی تعداد ✓(ج) اُن کی سازشوں

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت: ۲-رات کو آنے ولا، آیت: ۳- محافظ، آیت: ۹-راز، آیت: ۱۳-فیصلہ کن کلام، آیت: ۱۷- تھوڑی سی مہلت

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت میں کن چیزوں کی قسمیں فرمائی گئیں؟	آسمان، چمکتا ستارہ، بارش برساتا آسمان، پھٹ جانے والی زمین۔
۲- اس سورت میں قیامت کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟	جس دن حساب ہوگا، نہ اللہ ﷻ کے مقابلے میں کوئی طاقت ہوگی نہ کوئی مددگار۔
۳- اس سورت میں قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟	فیصلہ کن کلام ہے کوئی بے کار بات نہیں۔
۴- ستارہ کو اَلطَّارِق کیوں کہا گیا ہے؟	رات میں نکلنے والے کو عربی میں اَلطَّارِق کہتے ہیں۔
۵- نبی کریم ﷺ کو کافروں کے بارے میں کیا حکم کیا گیا؟	کفار کی سازشوں سے پریشان نہ ہوں اور اُنہیں مہلت دیں۔

عملی سرگرمی:

۱۔ طلبہ کے دلوں میں جواب دہی کا احساس پیدا کرنے کے لئے ان سے یہ کہیں جب وہ اپنے گھر والوں اور اساتذہ کے سامنے ہوتے ہیں تو ان کا کیا رویہ ہوتا ہے اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اور جب وہ تنہا ہوتے ہیں تو کس رویہ کا اظہار کرتے ہیں اور ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہر عمل میں یہ تصور رکھنا چاہیئے کہ اللہ ﷻ دیکھ رہا ہے۔ یہ تربیتی سرگرمی ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

طریقہ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اللہ ﷻ کی تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۲۔ اللہ ﷻ کی طرف سے ہر چیز کو ہدایت دینے کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ نبی کریم ﷺ کو کس بات کی بشارت دی گئی؟ ۴۔ ماشاء اللہ سے کیا مراد ہے؟

۵۔ نصیحت کسے فائدہ دیتی ہے؟ ۶۔ کامیاب لوگ کون ہیں؟ ۷۔ تزکیہ کے معنیٰ کیا ہیں؟

۸۔ دنیا اور آخرت کا موازنہ کیسے کیا گیا ہے؟ ۹۔ صحیفہ کسے کہتے ہیں؟ ۱۰۔ پہلے صحیفوں میں کس بات کی یاددہانی تھی؟

ربط سورت: سُوْرَۃُ الطَّارِق میں انسان کی تخلیق کا حوالہ دے کر قیامت کی دلیل دی گئی ہے اور سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی میں ہر جاندار کی تخلیق کے حوالے سے قیامت کا ثبوت دیا گیا ہے کہ وہی ذات انسان کو دوبارہ زندہ کرے گی جس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔ مزید ربط یہ ہے کہ سُوْرَۃُ الطَّارِق میں قرآن حکیم پر ایمان کی ترغیب تھی اور سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی میں بتایا گیا کہ اس نصیحتوں بھرے کلام سے وہی لوگ مستفید ہوں گے جن کے دلوں میں اللہ ﷻ کی خشیت یعنی ڈر اور خوف ہو گا۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: اللہ ﷻ کی پاکی بیان کرنے سے کیا مراد ہے؟ ا: اللہ ﷻ ہر عیب، ہر کمی، ہر نقص، ہر احتیاج سے پاک ہے۔

۲: اللہ ﷻ کی کیا شان بیان ہوئی؟ ۲: اللہ ﷻ سب سے بلند و بالا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: آپ ﷺ اس آیت کے جواب میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے۔ (مسند احمد، ابو داؤد)۔ آپ ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے پر سجدہ میں بھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

آیت نمبر ۲: ۱: اللہ ﷻ کی کن قدرتوں کا بیان ہوا؟ ا: (i) ہر چیز کو پیدا کیا (ii) انہیں سنوارا۔

آیت نمبر ۳: ۱: اللہ تعالیٰ کی کن قدرتوں کا بیان ہوا؟ ۱: (i) ہر چیز کا اندازہ ٹھہرایا (ii) ہر چیز کو ہدایت دی۔ ۲: ہر چیز کو ہدایت دینے سے کیا مراد ہے؟

۲: کائنات کی ہر چیز کو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے بنایا بلکہ ان کی ضرورت کے مطابق انہیں ساخت دی اور زندگی گزارنے کا طریقہ سکھایا۔

آیت نمبر ۴: ۱: اللہ تعالیٰ کی کس قدرت کا بیان ہوا؟ ۱: زمین سے چارہ نکالا۔

آیت نمبر ۵: ۱: اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہوا؟ ۱: سرسبز کھیتی کو سکھا کر سیاہ کوڑا بنایا۔

آیت نمبر ۶: ۱: نبی کریم ﷺ کو کس بات کی بشارت دی گئی؟ ۱: آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآنِ مجید کی تعلیم فرمانے اور بغیر محنت کے حفظ قرآن کی نعمت عطا کیئے جانے کی۔

آیت نمبر ۷: ۱: ماشاء اللہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: "جو اللہ تعالیٰ نے چاہا" یعنی اس کائنات میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

۲: اللہ تعالیٰ کی کس قدرت کا بیان ہوا؟ ۲: اللہ تعالیٰ ظاہر اور مخفی باتوں کا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر ۸: ۱: آسان راستے سے کیا مراد ہے؟ ۱: فطرت کے مطابق راستہ یعنی اسلام۔

آیت نمبر ۹: ۱: آپ ﷺ کو کیا حکم دیا گیا؟ ۱: آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیں۔ ۲: ذکر سے کیا مراد ہے؟ ۲: یاد دہانی۔

۳: نصیحت کب کرنی چاہیئے؟ ۳: جب نصیحت فائدہ مند ہو۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: نصیحت فائدہ مند کس کے لئے ہے؟ ۱: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: "دانائی کی چوٹی اللہ تعالیٰ کا خوف ہے" (بیہقی)

آیت نمبر ۱۱: ۱: نصیحت سے فائدہ کون نہیں اُٹھائے گا؟ ۱: بدنصیب۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: بدنصیب کا انجام کیا ہوگا؟ ۱: آگ میں جھلسے گا۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: جہنم کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟ ۱: جہنم میں نہ کوئی مرے گا نہ جیئے گا۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: کامیاب کون ہے؟ ۱: (i) جس نے تزکیہ کیا۔

۲: تزکیہ کے معنیٰ کیا ہیں؟ ۲: نشوونما دینا یعنی دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کو بڑھانا اور اس میں حائل رکاوٹوں کو ہٹانا۔ ایک رائے کے مطابق اسلام لانا۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: کامیاب کون ہے؟ ۱: (ii) جو اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرتا رہا (iii) نماز پڑھتا رہا۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: اکثر انسان دنیا و آخرت میں سے کسے ترجیح دیتے ہیں؟ ۱: دنیا کو۔

آیت نمبر ۱۷: ۱: دنیا کے مقابلہ میں آخرت کس اعتبار سے قابل ترجیح ہے؟ ۱: آخرت دنیا کے مقابلہ میں کہیں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

آیت نمبر ۱۸: ۱: یہ تعلیمات قرآن کے علاوہ اور کہاں بیان کی گئی ہیں؟ ۱: پہلے صحیفوں میں۔

۲: صحیفہ کسے کہتے ہیں؟ ۲: کتاب یا صفحات کو۔ عام طور پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۹: ۱: کن انبیاء کرام علیہم السلام کو صحیفے دیئے جانے کا ذکر ہے؟ ۱: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کے آغاز میں کیا کرنے کا حکم ہے؟

(الف) نصیحت کرنے ✓(ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکی بیان کرنے (ج) نماز پڑھنے

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآنِ حکیم یاد کرانا کس کے ذمہ کرم میں تھا؟

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (ب) فرشتوں ✓(ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ

(۳) اس سورت میں جہنّم کے عذاب کی کیا کیفیت بیان ہوئی ہے؟

(الف) لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا (ب) خون اور پیپ پلایا جائے گا ✓(ج) جہنّمی آگ میں نہ مرے گا نہ جیئے گا

(۴) جس نے اپنا تزکیہ کیا وہ کون ہے؟

(الف) بد قسمت (ب) ناکام ✓(ج) کامیاب

(۵) اس سورت کی پہلی آیت نازل ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ میں کیا پڑھنے کا حکم دیا؟

(الف) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (ب) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ ✓(ج) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت:۱-بلند شان والا رب آیت:۴-چارا آیت:۸- عمل کرنے کے لئے آسانی

آیت:۱۲-بڑی آگ آیت:۱۹-حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیئے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے سے کیا مراد ہے؟ (پاکی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا پروردگار ہر کمی، ہر نقص اور ہر ضرورت سے پاک ہے۔)

۲- اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن قدرتوں کا بیان ہے؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا، ہر چیز میں توازن رکھا، یہ بھی طے کیا کہ کس چیز کو کیا کرنا ہے اور اُس کو کام کرنے کی ہدایت بھی دی۔ وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو زمین سے کھیتی اُگاتا ہے اور پھر اُسے چورا کر کے ختم بھی کر دیتا ہے۔

۳- نصیحت سے فائدہ کن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے؟ (جن کے دل میں خوفِ الٰہی ہو گا۔)

۴- کامیاب لوگوں کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟ (اپنا تزکیہ کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد رکھنا اور نماز پڑھنا۔)

۵- دنیا کے مقابلہ میں آخرت کی اہمیت کیوں ہے؟ (اس لئے کہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔)

عملی سرگرمی:

۱۔ طلبہ کو گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ دی گئی فہرست میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کسی ایک مخلوق کا انتخاب کرے۔ اس مخلوق کی جسمانی ساخت، خصوصیات اس کے متعلق اپنے تاثرات تحریر کریں۔

سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃ

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر۲: (i)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ الغَاشِیَہ کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ قیامت کے دن نافرمانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟

۳۔ روزِ قیامت فرماں برداروں کی کیا کیفیت ہوگی؟

۴۔ نیک لوگوں کے لئے جنت کی کن عظیم نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵۔ اللہ ﷻ کی نعمتوں اور قدرتوں پر غور و فکر انسانی اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے تو:

i۔ اُونٹ پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟

ii۔ آسمان پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟

iii۔ پہاڑ پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟

iv۔ زمین پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟

۶۔ آپ ﷺ کو نصیحت فرمانے کے بارے میں کیا تلقین کی گئی ہے؟

۷۔ لوگوں کو دین کی نصیحت کرنے کے حوالے سے کیا رہنمائی دی گئی ہے؟

۸۔ نصیحت سے منہ موڑنے والوں اور کفر کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

۹۔ قیامت کے دن حساب کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

ربط سورت:

سُوۡرَۃُ الۡاَعۡلٰی کے آخر میں اچھے اور بُرے انجام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ آخرت ہر اعتبار سے بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَہ میں بدکاروں کی سزا اور نیک لوگوں کی جزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سُوۡرَۃُ الۡاَعۡلٰی کی طرح اس سورت میں بھی آپ ﷺ کو لوگوں کو نصیحت فرمانے کی تلقین کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان سے زبردستی حق منوانا آپ ﷺ کے ذمہ نہیں۔ علاوہ ازیں سُوۡرَۃُ الۡاَعۡلٰی میں جہنم کی آگ کو "اَلنَّارُ الۡکُبۡرٰی" (سب سے بڑی آگ) کہا گیا اس سورت میں جہنم کے عذاب کو "اَلۡعَذَابُ الۡاَکۡبَرَ" (سب سے بڑا عذاب) کہا گیا۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر۱: ۱: آپ ﷺ کے پاس کس خبر کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۱: قیامت کی خبر کے آنے کا۔

۲: غَاشِیَہ کے معنی کیا ہیں؟ ۲: ڈھانک لینے والی، چھپا لینے والی، چھا جانے والی یعنی قیامت۔

آیت نمبر۲: ۱: کن لوگوں کے چہرے اس دن جھکے ہوں گے؟ ۱: نافرمانوں کے۔

آیت نمبر۳: ۱: ان لوگوں نے کس کی خاطر محنت و مشقت اٹھائی ہو گی؟ ۱: دنیا کی خاطر۔

آیت نمبر۴: ۱: قیامت کے دن دنیا کی خاطر محنت کرنے والوں کا کیا انجام ہو گا؟ ۱: بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

آیت نمبر۵: ۱: جہنم کے کس عذاب کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: منکرین کو جہنم میں کھولتے ہوئے پانی کے چشمہ سے پلایا جائے گا۔

آیت نمبر۶: ۱: جہنم کے کس عذاب کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: کوئی کھانا نہ ہو گا سوائے کانٹوں اور جھاڑیوں کے۔

آیت نمبر۷: ۱: جہنم کے کس عذاب کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: جہنمی کانٹے اور جھاڑیاں کھا کر نہ تو صحت مند ہوں گے اور نہ ہی ان کی بھوک ختم ہو گی۔

آیت نمبر۸: ۱: اللہ ﷻ کے فرمانبرداروں کے چہرے قیامت کے دن کیسے ہوں گے؟ ۱: تر و تازہ ہوں گے۔

آیت نمبر۹: ۱: وہ کس بات پر خوش ہوں گے؟ ۱: اپنی نیک کوششوں پر خوش ہوں گے۔

آیت نمبر۱۰: ۱: قیامت کے دن فرمانبرداروں کا کیا انجام ہو گا؟ ۱: وہ عالی شان جنت میں ہوں گے۔

آیت نمبر۱۱: ۱: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: (i) اہل جنت وہاں کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔

آیت نمبر۱۲: ۱: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: (ii) جنت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

آیت نمبر۱۳: ۱: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: (iii) جنت میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔

آیت نمبر۱۴: ۱: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: (iv) جام (پیالے، گلاس) رکھے ہوں گے۔

آیت نمبر۱۵: ۱: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: (v) تکیے قطار میں لگے ہوں گے۔

آیت نمبر۱۶: ۱: جنت کی کس نعمت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: (vi) قالین بچھے ہوں گے۔

آیت نمبر۱۷: ۱: کائنات کی کس نعمت پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟ ۱: اونٹ پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

۲: اونٹ پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟ ۲: اللہ ﷻ نے اونٹ کو کیسے اس کے ماحول کے مطابق بنایا کہ وہ کئی دن بغیر کھائے پیئے صحرا میں رہ سکتا ہے، اس کے کوہان میں چربی خوراک کے طور پر جمع رہتی ہے، اس کی ٹانگیں نرم ریت میں دھنستی نہیں، اس کی گھنی پلکیں ریت سے اس کی آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہیں۔ اس کی کھال اسے دن کی گرمی اور رات کی ٹھنڈ سے بچاتی ہے۔ اونٹ کو انسان سواری، مال برداری کے لئے استعمال کرتا ہے اونٹ سے دودھ، اون اور گوشت حاصل کرتا ہے۔ انسان کو اللہ ﷻ کی اس نعمت پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

آیت نمبر۱۸: ۱: کائنات کی کس نعمت پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟ ۱: آسمان پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

۲: آسمان پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟ ۲: اللہ ﷻ نے کتنا عظیم آسمان بنایا جو دنیا والوں کی چھت ہے۔ آسمان کو سورج، چاند اور ستاروں سے سجایا۔ اللہ ﷻ کی کتنی عظیم کاریگری ہے کہ آسمان میں ہمیں کوئی رخنہ یا شگاف نظر نہیں آتا۔ آسمان کو دیکھ کر اللہ ﷻ کی قدرتِ کاملہ کا احساس ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱۹: ۱: کائنات کی کس نعمت پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟ ۱: پہاڑ پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

۲: پہاڑ پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟ ۲: اللہ ﷻ نے کتنے بڑے بڑے پہاڑ کیلوں کی طرح زمین میں گاڑ دیئے ہیں۔ جو اپنی جگہ سے ہلتے نہیں ہیں اور زمین کی پلیٹوں کو تھامے ہوئے ہیں۔ زمین کو متوازن کیئے ہوئے ہیں اور اسے لڑھکنے سے بچاتے ہیں۔ پہاڑوں میں اللہ ﷻ نے انسانوں کے لئے معدنیات، قیمتی دھاتیں، سنگ مرمر، غار، چشمے اور آبشار بنا دیئے، برف کی صورت میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر پانی کے overhead tanks بنا دیئے۔ ہمیں اللہ ﷻ کی اس بیش بہا نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: کائنات کی کس نعمت پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟ ۱: زمین پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

۲: زمین پر غور و فکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟ ۲: اللہ ﷻ نے زمین کو ہمارے لئے فرش کی طرح بچھایا۔ زمین ہمارے جسم کی تمام ضرورتیں پوری کرتی ہے۔ اس سے ہمیں فصلیں ملتی ہیں، پھل و سبزی حاصل ہوتی ہے، ہمارے جانور زمین سے چارہ کھا کر ہمیں دودھ، گوشت اور اُون دیتے ہیں۔ سونا، چاندی اور معدنیات حاصل ہوتی ہیں۔ زمین ہم انسانوں اور بے شمار مخلوقات کا گھر ہے۔ زمین پر غور کر کے اللہ ﷻ کی قدرت اور انتظام کا ادراک ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۲۱: ۱: آپ ﷺ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ ۱: آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیں۔

۲: آپ ﷺ کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ۲: آپ ﷺ تو نصیحت فرمانے والے ہیں۔

۳: آپ ﷺ کو نصیحت فرمانے کا کیوں حکم دیا گیا؟ ۳: تاکہ انسان اللہ ﷻ کو پہچان کر اس کی فرمابرداری کرے اور دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

آیت نمبر ۲۲: ۱: آپ ﷺ کو کیا تسلی دی گئی ہے؟ ۱: آپ ﷺ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔

۲: جبر کرنے والے نہیں سے کیا مراد ہے؟ ۲: آپ ﷺ پر لوگوں تک دین پہنچانے کی ذمہ داری ہے لیکن ان سے زبردستی منوانے کی ذمہ داری نہیں ہے۔

آیت نمبر ۲۳: ۱: نصیحت سے محروم رہنے والے کون ہیں؟ ۱: جنھوں نے منہ موڑا اور کفر کیا۔

آیت نمبر ۲۴: ۱: نصیحت سے منہ موڑنے والوں اور کفر کرنے والوں کا انجام کیا ہو گا؟ ۱: اللہ ﷻ انہیں بہت بڑا عذاب دے گا۔

آیت نمبر ۲۵: ۱: تمام لوگوں نے بالآخر لوٹ کر کہاں جانا ہے؟ ۱: اللہ ﷻ کے پاس۔

آیت نمبر ۲۶: ۱: کافروں سے کون حساب لے گا؟ ۱: اللہ ﷻ۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) غَاشِیَہ کس کا ایک اور نام ہے؟

(الف) جنّت ✓(ب) قیامت (ج) جہنّم

(۲) دنیا میں کیئے گئے اعمال کے نتائج آخرت میں کہاں ظاہر ہوں گے؟

(الف) دلوں پر (ب) ہاتھوں پر ✓(ج) چہروں پر

(۳) نافرمانوں کو جہنّم میں پینے کو کیا دیا جائے گا؟

✓(الف) کھولتا ہوا پانی (ب) کھولتا ہوا تیل (ج) کڑوا شہد

(۴) اس سورت میں کائنات کی کتنی نشانیوں کا ذکر ہے؟

(الف) دو (ب) تین ✓(ج) چار

(۵) آخرت میں انسان کا حساب لینا کس کے ذمہ ہے؟

(الف) فرشتوں ✓(ب) اللہ ﷻ (ج) انبیاء کرام علیہم السلام

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت: ۱- چھا جانے والی قیامت

آیت: ۵- کھولتے ہوئے پانی کے چشمے

آیت: ۱۳- اُونچے اُونچے تخت

آیت: ۱۷- اونٹ

آیت: ۲۱- نصیحت کرنے والے

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں نافرمانوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

اللہ ﷻ کے نافرمان جہنم کی آگ میں ہوں گے جہاں اُنہیں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔ کھانے میں کانٹوں والی جھاڑیاں ہوں گی جس سے نہ تو صحت بنے گی اور نہ بھوک مٹے گی۔

۲- اس سورت میں فرماں برداروں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

وہ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے، جہاں وہ کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے، اونچے تختوں پر بیٹھے ہوں گے جن پر قالین اور گاؤ تکیے لگے ہوں گے۔

۳- اس سورت میں کائنات کی کن چار نشانیوں کا ذکر ہے؟

اونٹ، آسمان، پہاڑ، زمین۔

۴- دین کی دعوت کے حوالہ سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

حق کو پہنچانا ہے زبردستی منوانا نہیں۔

۵- دین کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

جو حق کا انکار کرے گا تو اللہ ﷻ اس کو بڑا عذاب دے گا۔

عملی سرگرمی: ۱- اپنے پانچ دوستوں سے انٹرویو لیں کہ وہ جنت میں کیوں جانا چاہیں گے اور جہنم سے کیوں بچنا چاہیں گے۔ ہر ایک کے لئے کم سے کم دو وجوہات بتائیں۔

سُوْرَةُ الْفَجْر

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تا کہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ دس راتوں سے کیا مراد ہے؟

۲۔ طاق اور جفت راتوں سے کیا مراد ہے؟

۳۔ فرعون کو بڑی بڑی کیلوں یعنی میخوں والا کیوں کہا گیا ہے؟

۴۔ اللہ ﷻ کے گھات لگانے سے کیا مراد ہے؟

۵۔ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے کن بُرے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟

۶۔ انسان کے کس امتحان کا ذکر کیا گیا ہے؟

۷۔ دنیا دار الامتحان ہے ہمیں اس امتحان میں کامیابی کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

۸۔ کیا روزِ قیامت ایمان لانا فائدہ دے گا؟

۹۔ نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ سے کیا مراد ہے؟

۱۰۔ کامیاب بندوں کے لئے روزِ قیامت کیا اعلان ہو گا؟

ربط سورت: سُوْرَةُ الْغَاشِيَه کے آخر میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ "بے شک ہماری ہی طرف ان کا پلٹنا ہے اور بے شک ہم (ہی) پر ان کا حساب ہے۔" سُوْرَةُ الْفَجْر کے آغاز میں چار قسمیں فرما کر بتایا گیا ہے کہ جس رب نے قوم عاد، قوم ثمود اور فرعون جیسے ظالموں کو دنیا میں عبرت ناک سزا دی۔ کیا وہ آخرت میں ظالموں کی پکڑ نہیں کرے گا؟ بھلا کیوں نہیں۔ وہ ظالموں کی ضرور پکڑ کرے گا کیونکہ وہ بڑا طاقتور ہے۔ مزید ربط یہ ہے کہ سُوْرَةُ الْغَاشِيَه میں اہل جنت اور اہل جہنم کی کیفیات کا ذکر کیا گیا اور سُوْرَةُ الْفَجْر میں نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ اور نَفْسِ غیر مُطْمَئِنَّہ کی صفات کا ذکر کر کے ان کے انجام کی نشاندہی کی گئی ہے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: صبح کی۔

علمی بات: اللہ ﷻ کو اپنی کسی بات کی تصدیق کے لئے قسم فرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن قرآن حکیم میں اللہ ﷻ نے مختلف چیزوں کی جو قسمیں فرمائی ہیں وہ اول تو عربی زبان کی فصاحت وبلاغت کا ایک اسلوب ہے جس سے کلام میں زور اور تاثیر پیدا ہوتی ہے، دوسرے جن چیزوں کی قسم فرمائی گئی ہے، ان پر اگر غور کیا جائے تو

وہ اس دعوے کی دلیل ہوتی ہیں جو ان قسموں کے بعد مذکور ہوتا ہے۔ تیسرا بعد میں آنے والی بات کی عظمت اور اہمیت ظاہر کرنے کے لئے قسم فرمائی جاتی ہے۔

۲: فجر سے کیا مراد ہے؟ ۲: صبح کا نمودار ہونا۔

آیت نمبر ۲: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: دس راتوں کی۔ ۲: دس راتوں سے کیا مراد ہے؟ ۲: دس راتوں سے متعلق مفسرین کے مندرجہ ذیل اقوال ملتے ہیں: (i) محرم کی ابتدائی دس راتیں (ii) رمضان کے آخری عشرہ کی دس راتیں (iii) ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں۔

آیت نمبر ۳: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: جفت اور طاق کی۔ ۲: جفت کسے کہتے ہیں؟ ۲: وہ عدد جو دو پر پورا تقسیم ہو جائے جیسے ۲، ۴، ۶، ۸، کسی چیز کا جوڑا ہونا۔ ۳: جفت سے کیا مراد ہے؟ ۳: اکثر مفسرین نے جفت سے مراد مخلوق لی ہے۔ بعض مفسرین نے جفت سے مراد وہ نمازیں لی ہیں جن کی رکعتیں دو یا چار ہوں جیسے فجر، ظہر، عصر، عشاء۔ ۴: طاق کسے کہتے ہیں؟ ۴: وہ عدد جو دو پر پورا تقسیم نہ ہو جیسے ا، ۳، ۵، ۷، یکتا، یگانہ۔ ۵: طاق سے کیا مراد ہے؟ ۵: اکثر مفسرین نے طاق سے اللہ ﷻ کی ذات مراد لی ہے۔ بعض مفسرین نے طاق سے مراد وہ نمازیں لی ہیں جن کی رکعتیں تین ہوں جیسے مغرب اور عشاء کے وتر۔

آیت نمبر ۴: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: رات کی جب وہ جانے لگے۔

آیت نمبر ۵: ا: کن لوگوں کے لئے یہ بڑی قسم ہیں؟ ا: عقل مند لوگوں کے لئے۔

آیت نمبر ۶: ا: کس قوم کی مثال بطور عبرت دی گئی ہے؟ ا: قوم عاد کی۔ ۲: قوم عاد کون تھی؟ ۲: یہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں عادِ اِرَم بھی کہا جاتا ہے۔ ۳: قوم عاد کا کیا جرم تھا؟ ۳: اللہ ﷻ کے ساتھ شرک کرتے تھے۔ ۴: قوم عاد کی طرف کس رسول کو بھیجا گیا؟ ۴: حضرت ہود علیہ السلام کو۔ ۵: قوم عاد کا کیا انجام ہوا؟ ۵: تیز آندھی آٹھ دن اور سات راتیں چلی جس نے مشرکین کو ہلاک کر دیا۔

آیت نمبر ۷: ا: قوم اِرَم کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ا: لمبے جسموں والے یا لمبے ستونوں والے محلات تعمیر کرنے والے۔ انہیں عادِ اولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۸: ا: قوم اِرَم کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟ ا: اللہ ﷻ نے ان جیسا دنیا میں کوئی اور پیدا نہیں فرمایا۔

آیت نمبر ۹: ا: کس قوم کی مثال بطور عبرت دی گئی ہے؟ ا: قومِ ثمود کی۔ ۲: قوم ثمود کون تھی؟ ۲: قوم عاد کے اہل ایمان جو عذاب سے بچا لئے گئے تھے ان کی اولادوں سے قوم ثمود وجود میں آئی۔ انہیں عادالاخریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ ۳: قوم ثمود کا کیا جرم تھا؟ ۳: قوم ثمود نے اللہ ﷻ کے ساتھ شرک کیا اور اپنی طلب کردہ اللہ ﷻ کی نشانی (اونٹنی) کی توہین کی۔ ۴: قوم ثمود کی طرف کس رسول کو بھیجا گیا؟ ۴: حضرت صالح علیہ السلام کو۔ ۵: قوم ثمود کا کیا انجام ہوا؟ ۵: زلزلہ کے ذریعہ تمام مشرک ہلاک کر دیئے گئے۔ ۶: قومِ ثمود کی کس صفت کو بیان کیا گیا ہے؟ ۶: وادیوں میں پہاڑوں کو تراشتے تھے۔

آیت نمبر ۱۰: ا: کس کی مثال بطور عبرت دی گئی ہے؟ ا: فرعون کی۔ ۲: فرعون کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ ۲: بڑی بڑی کیلوں والا۔ ۳: فرعون کو بڑی بڑی کیلوں والا کیوں کہا گیا ہے؟ ۳: کیوں کہ وہ جب اپنی فوج کے ساتھ نکلتا تو وہ خیمے لگانے کے لئے بڑی بڑی کیلیں ساتھ رکھتے تھے یا اپنے دشمنوں کو سزا دینے کے لئے ان کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیتے تھے۔

آیت نمبر ۱۱: ا: اس آیت میں کن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: ملک میں سرکشی کرنے والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱۲: ا: اس آیت میں کن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: ملک میں فساد مچانے والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱۳: ا: اللہ ﷻ نے ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا؟ ا: ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

آیت نمبر ۱۴: ا: اللہ ﷻ کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ ا: آپ ﷺ کا رب گھات میں ہے۔

۲: مِرْصَاد یعنی گھات سے کیا مراد ہے؟ ۲: انتظار کرنے کی جگہ یعنی بلند مقام جہاں سے دور دور تک دیکھا جاسکے۔

۳: اللہ ﷻ کے گھات لگانے سے کیا مراد ہے؟ ۳: اللہ ﷻ انسان کی تمام حرکات و سکنات دیکھ رہا ہے اور وہ ان سب کو جزا و سزا دینے والا ہے۔

آیت نمبر ۱۵: ا: انسان پر اللہ ﷻ کے کس امتحان کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: وہ امتحان جو اللہ ﷻ نعمتیں عطا فرما کر لیتا ہے۔

۲: اکثر انسانوں کے نزدیک عزت کا معیار کیا ہے؟ ۲: دنیا میں مال کی فراوانی اور نعمتوں کا حاصل ہونا۔

آیت نمبر ۱۶: ا: انسان پر اللہ ﷻ کے کس امتحان کا ذکر کیا گیا ہے؟ ا: وہ امتحان جو اللہ ﷻ روزی تنگ کر کے اور نعمتوں میں کمی کر کے لیتا ہے۔

۲: اکثر انسانوں کے نزدیک ذلت کا معیار کیا ہے؟ ۲: دنیا میں عزت و نعمتوں کا چھن جانا۔

عملی پہلو: دنیا دار الامتحان ہے۔ یہاں اللہ ﷻ کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی سے لے کر آزماتا ہے۔ کامیاب وہ شخص ہے جو اللہ ﷻ کی نعمتوں کا شکر کرے اور نقصانات پر صبر کرے جبکہ ناکام وہ ہے جو خوشحالی میں اللہ ﷻ کو بھلا دے اور تنگ دستی میں اللہ ﷻ سے شکوہ و نافرمانی کرے۔

آیت نمبر ۱۷: ا: آخرت سے غافل انسان کی کیا علامت بیان کی گئی؟ ا: یتیم کی عزت نہیں کرتا۔

آیت نمبر ۱۸: ا: آخرت سے غافل انسان کی کیا علامت بیان کی گئی؟ ا: محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دلاتا۔

آیت نمبر ۱۹: ا: آخرت سے غافل انسان کی کیا علامت بیان کی گئی؟ ا: میراث کا مال کھا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۲۰: ا: آخرت سے غافل انسان کی کیا علامت بیان کی گئی؟ ا: مال سے شدید محبت کرتا ہے۔

آیت نمبر ۲۱: ا: قیامت کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟ ا: زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔

آیت نمبر ۲۲: ا: قیامت کا اور کیا منظر کھینچا گیا ہے؟ ا: اللہ ﷻ جلوہ فرما ہو گا اور فرشتے قطار باندھ کر حاضر ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۳: ا: قیامت کا اور کیا منظر کھینچا گیا ہے؟ ا: جہنم لائی جائے گی۔

۲: قیامت کے دن انسان کو کس بات کی سمجھ آئے گی؟ ۲: اس بات کی کہ حقیقی کامیابی و ناکامی آخرت کی ہے۔

۳: کیا آخرت میں حقیقت کی سمجھ آجانا انسان کے لئے فائدہ مند ہو گی؟ ۳: نہیں بلکہ دنیا ہی میں یہ بات سمجھ آجائے اور انسان نیک اعمال کرے تو یہ سمجھنا اس کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

آیت نمبر ۲۴: ا: انسان قیامت کے دن کس بات پر پچھتائے گا؟ ا: اس نے آخرت کی زندگی کے لئے وہ اعمال نہیں کیئے جو اسے کرنے چاہیئے تھے۔

آیت نمبر ۲۵: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ کی کیا قدرت بیان کی گئی ہے؟ ا: آخرت کے دن اللہ ﷻ نافرمانوں کو سخت ترین عذاب دے گا۔

آیت نمبر ۲۶: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ کی کیا قدرت بیان کی گئی ہے؟ ا: اس روز اللہ ﷻ کی گرفت بہت سخت ہو گی اور کوئی نافرمان اس کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔

آیت نمبر ۲۷: ا: اس آیت میں اللہ ﷻ نے کس کو مخاطب فرمایا ہے؟ ا: نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ کو۔

۲: نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ سے کیا مراد ہے؟ ۲: مومن یعنی اللہ ﷻ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے والا۔

آیت نمبر ۲۸: ا: نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ کو کیا حکم دیا جاتا ہے؟ ا: اپنے رب کی طرف لوٹ آنے کا۔

۲: نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ کا اللہ ﷻ سے کیا تعلق بیان کیا گیا ہے؟ ۲: نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ اللہ ﷻ سے راضی اور اللہ ﷻ نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ سے راضی۔

آیت نمبر ۲۹: ا: نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ کو کیا حکم دیا جاتا ہے؟ ا: داخل ہو جا میرے نیک بندوں میں۔

آیت نمبر ۳۰: ا: اللہ ﷻ کے نیک بندوں کے لئے کیا مقام بیان کیا گیا ہے؟ ا: مقام جنت۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) اس سورت میں کس کی قسم کھائی گئی ہے؟

✓ (الف) دس راتوں (ب) دس دنوں (ج) ہزار مہینوں

(۲) اس سورت میں فرعون کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

(الف) پتھروں کو تراشنے والا تھا (ب) بڑے ستونوں والا تھا ✓ (ج) کیلوں والا تھا

(۳) جب اللہ ﷻ کسی ناشکرے انسان کو آزماتا ہے اور اس پر اس کا رزق کم کر دیتا ہے تو انسان کیا کہتا ہے؟

✓ (الف) اللہ ﷻ نے مجھے ذلّت دی (ب) اللہ ﷻ نے مجھے عزت دی (ج) اللہ ﷻ نے مجھے نعمت دی

(۴) قیامت کے دن زمین کو کیا کر دیا جائے گا؟

(الف) تباہ کر کے ختم (ب) گیند کی طرح گول ✓ (ج) کوٹ کوٹ کر برابر

(۵) نَفْس مُطْمَئِنَّۃ کو جنّت میں داخلہ کے ساتھ اور کس چیز کی خوشخبری دی گئی ہے؟

(الف) دنیا میں اچھی زندگی ✓ (ب) اللہ ﷻ کی رضا (ج) فرشتوں کی دوستی

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ۲- دس راتیں

آیت: ۷- قومِ ارم

آیت: ۹- قومِ ثمود

آیت: ۱۷- یتیم کی عزت

آیت: ۲۷- مطمئن جان

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کی ابتدا میں نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں ہمارے لئے کیا سبق ہے؟

ہمیں ان قوموں کے انجام کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ ﷻ کی نافرمانی اور گناہوں سے بچنا چاہیئے جس کی وجہ اللہ ﷻ کا عذاب آتا ہے۔ اللہ ﷻ نے ان قوموں پر عذاب کا ذکر کر کے ہمیں ڈرسنایا ہے۔

۲- اللہ ﷻ کی نعمتوں اور اللہ ﷻ کی طرف سے آزمائشوں پر ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے؟

نعمتوں پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور تنگدستی پر صبر کرنا چاہیئے۔

۳- اس سورت میں اللہ ﷻ نے انسانوں کی کن کوتاہیوں کا ذکر فرمایا ہے؟

یتیم کی عزت نہ کرنا، محتاج کو کھانا نہ کھلانا، وراثت کا سارا مال ہڑپ کر جانا اور مال سے بہت محبت کرنا۔

۴- اس سورت میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

زمین ہموار کر دی جائے گی، فرشتے صفیں بنائے اللہ ﷻ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور جہنم سامنے لائی جائے گی۔

۵- ایک گناہ گار شخص کی قیامت کے دن کیا کیفیت ہو گی؟

اس دن گنہگار انسان اپنی زندگی پر پچھتائے گا۔

عملی سرگرمی:

ا۔زندگی اللہ ﷻ کی طرف سے دارالامتحان ہے۔طلبہ میں صبر و شکر کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ان سے کوئی پانچ پانچ مواقع لکھوائیں جن پر صبر یا شکر کرنا چاہیئے۔ہر طالب علم ہر عمل پر اپنی کیفیت بھی لکھے۔مختلف رنگ اور رنگین کاغذ اور کارڈ وغیرہ پر بھی یہ باتیں لکھوائی جاسکتی ہیں۔طلبہ کلاس میں ایک دوسرے سے ان کارڈ کا تبادلہ بھی کرسکتے ہیں۔

نکات: آپ نے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔شکر، آپ کے بھائی نے آپ کی کوئی پسندیدہ چیز استعمال کرلی۔صبر

سُوْرَۃُ الْبَلَد

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر ۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر ۲: (i) "علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii) "سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔ (تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔ (کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ: اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ شہر مکہ میں کفار کی طرف سے کیسا سلوک کیا گیا؟

۲۔ اس سورت میں والد اور اولاد قسم کھائی گئی ہے اس سے کون مراد ہے؟ ۳۔ غافل انسان کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟

۴۔ کون سے اعمال کو مشکل گھاٹی قرار دیا گیا ہے؟ ۵۔ انسان کو بتائے گئے دو راستوں سے کیا مراد ہے؟

۶۔ نیکی کے راستے پر آنے کے لئے کس بات کو شرط قرار دیا گیا ہے؟ ۷۔ نیکی پر قائم رہنے کے لئے کون سے اعمال ضروری ہیں؟

ربط سورت: سُوْرَۃُ الْفَجْر کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ" ظالموں کو ایسی سزا دے گا کہ اس طرح کی سزا کوئی اور نہیں دے سکتا۔ ان کے مقابلے میں نیک لوگوں کو اپنی رضا سے سرفراز فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْبَلَد کے آغاز میں دو قسمیں فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ باغی انسان سمجھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھنے والا اور اس پر کوئی قابو پانے والا نہیں حالانکہ "اللہ تعالیٰ" ہر وقت انسان کی نگرانی فرما رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے اس کو دیکھنے کے لئے آنکھیں دیں، بولنے کے لئے زبان اور کھانے پینے کے لئے دو ہونٹ دیئے ہیں۔ مزید ربط یہ ہے کہ سُوْرَۃُ الْفَجْر میں نَفْسِ غیر مُطْمَئِنَّہ کے بارے میں بتایا گیا کہ ایسا شخص آخرت کا انکار کرکے معاشرتی عدل و انصاف اور لوگوں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ سُوْرَۃُ الْبَلَد میں بتایا گیا کہ معاشرتی عدل و انصاف اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری ایک مشکل گھاٹی (یعنی بہت ہی مشقت والے راستہ) سے گزرنے کے مترادف ہے جس سے اَصْحَابُ الْمَیْمَنَۃ یعنی خوش نصیب اہل جنت ہی گزریں گے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر ۱: ۱: اس آیت کے ابتداء میں کس چیز کی نفی کی گئی؟ ۱: اہل مکہ کے باطل نظریات کی نفی کی گئی ہے۔ ۲: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی؟ ۲: شہر مکہ کی۔

آیت نمبر ۲: ۱: آپ ﷺ کے شہر مکہ میں حلال ہونے سے کیا مراد ہے؟ ۱: مفسرین کی اس آیت کی شرح میں مندرجہ ذیل آراء ہیں:

i۔ آپ ﷺ اس شہر میں رہتے ہیں۔ ii۔ آپ ﷺ کے لئے اس شہر میں جنگ حلال کر دی جائے گی۔ iii۔ کفار مکہ نے آپ ﷺ کو نقصان پہنچانا حلال سمجھ لیا ہے۔

آیت نمبر ۳: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی؟ ۱: باپ اور اولاد کی۔

۲: باپ اور اولاد سے کیا مراد ہے؟ ۲: باپ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام اور اولاد سے ان کی اولاد یعنی کُل نوع انسانی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد اور ولد سے مراد معمارانِ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

آیت نمبر ۴: ۱: انسان کے بارے میں کس حقیقت کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: انسان مشقت میں پیدا کیا گیا ہے۔ اس کو ساری زندگی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔

آیت نمبر ۵: ۱: آخرت سے غافل لوگوں کی کیا علامت بیان کی گئی ہے؟ ۱: وہ اپنے آپ کو آزاد اور خود مختار سمجھتے ہیں۔ ۲: انسان کے بارے میں کس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے؟ ۲: انسان مکمل آزاد اور خود مختار نہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق ہے اور اس کے اختیار میں ہے۔

آیت نمبر ۶: ۱: آخرت سے غافل لوگوں کی کیا علامت بیان کی گئی ہے؟ ۱: وہ اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے بہت سا مال خرچ کر دیا۔

آیت نمبر ۷: ۱: انسان کی کس غلط فہمی کا بیان ہے؟ ۱: کوئی اُسے دیکھنے والا اور اس کی سرکشی پر پکڑنے والا نہیں ہے۔

آیت نمبر ۸: ۱: انسان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن نعمتوں پر غور و فکر کی دعوت دی گئی؟ ۱: دو آنکھوں کی نعمت پر۔

آیت نمبر ۹: ۱: انسان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن نعمتوں پر غور و فکر کی دعوت دی گئی؟ ۱: زبان اور دو ہونٹوں کی نعمت پر۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: انسان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن نعمتوں پر غور و فکر کی دعوت دی گئی؟ ۱: نیکی و بدی کے راستوں کی ہدایت پر۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: انسان کس راستے پر چلنے میں دشواری محسوس کرتا ہے؟ ۱: نیکی کے راستے پر۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: عقبہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: چڑھائی کا مشکل راستہ یعنی نیکی کا راستہ۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: نیکی کے راستہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: غلام آزاد کرانا۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: نیکی کے راستہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: بھوک والے دن کھانا کھلانا۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: نیکی کے راستہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: یتیم رشتہ دار کو کھانا کھلانا۔

آیت نمبر ۱۶: ۱: نیکی کے راستہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: غریب محتاج کو کھانا کھلانا۔

آیت نمبر ۱۷: ۱: نیکی کے راستہ سے کیا مراد ہے؟ ۱: (i) ایمان لانا (ii) ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرنا (iii) ایک دوسرے کو رحم کرنے کی تلقین کرنا۔

آیت نمبر ۱۸: ۱: مندرجہ بالا صفات کن لوگوں کی بیان کی گئیں؟ ۱: دائیں ہاتھ والے خوش نصیبوں کی۔

آیت نمبر ۱۹: ۱: بد نصیب لوگ کون ہیں؟ ۱: جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۰: ۱: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والوں کا کیا انجام ہو گا؟ ۱: ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ میں ہوں گے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس شہر کی قسم فرمائی گئی ہے؟

(الف) طائف (ب) مکّہ ✓ (ج) مدینہ

(۲) اس سورت میں والد سے مراد عموماً کس کو لیا گیا ہے؟

(الف) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ (ب) حضرت نوح علیہ السلام ✓ (ج) حضرت آدم علیہ السلام

(۳) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس کیفیت میں پیدا کیا؟

(الف) آسائشوں ✓ (ب) مشقّتوں (ج) جنّت کے باغوں

(۴) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن راستوں کی ہدایت دی؟

✓ (الف) نیکی و بدی (ب) خشکی و تری (ج) زمین و آسمان

(۵) اس سورت میں "أَصۡحَابُ الۡمَشۡـَٔمَةِ" یعنی ناکام لوگوں کی کیا خرابی بیان کی گئی ہے؟

(الف) وہ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں (ب) وہ یتیم کو دھکے دیتے ہیں ✓ (ج) وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت:۲-شہر مکہ آیت:۸-دو آنکھیں آیت:۱۰-دو راستے آیت:۱۴-کھانا کھلانا آیت:۱۷-رحم کرنے کی نصیحت

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ تعالیٰ نے انسان کی کن جسمانی نعمتوں کا ذکر فرمایا؟

دو آنکھیں، زبان، دو ہونٹ۔

۲- نیکی کے مشکل راستہ سے کیا مراد ہے؟

غلاموں کو آزاد کرانا، قحط کے دنوں میں رشتہ دار یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا، صاحب ایمان ہونا، مل جُل کر صبر کی تاکید اور رحم کی تلقین کرنا۔

۳- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کب اور کن لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دلائی ہے؟

قحط کے دنوں میں رشتہ دار یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی۔

۴- اس سورت میں کن دو گروہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

اصحاب المیمنہ یعنی دائیں طرف والے اور اصحاب المشئمہ یعنی بائیں طرف والے۔

۵- بائیں طرف والوں (أَصۡحَابُ الۡمَشۡـَٔمَةِ) کا کیا انجام ہو گا؟

ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہو گی۔

عملی سرگرمی:

ا۔ نیکی کے راستہ کی مثال ایسے ہے جیسے مشکل پہاڑ پر چڑھنا۔ اگرچہ یہ سخت مشکل راستہ ہے لیکن اس کی آخری منزل جنت کی ابدی نعمتیں ہیں۔ آپ فرض کریں کہ آپ ایک پہاڑی پر چڑھ رہے ہیں آپ کے سفر کے احوال درج ذیل ہیں۔ آپ ان کو سامنے رکھ کر نیکی کے سفر میں یہ احوال تحریر کریں۔

پہاڑ پر چڑھنے کا سفر:

نیکی کا راستہ: مقصد، آلات، طاقت، مشکلات، طریقہ کار۔

مقصد: پہاڑ کے سرے پر پہنچنا۔ **آلات:** رسی اور کلہاڑا۔ **طاقت:** جسمانی طاقت۔ **مشکلات:** سخت ہوائیں۔

طریقہ کار: کلہاڑے اور رسی کے سہارے ایک ایک قدم اوپر چڑھنا۔

سُوۡرَۃُ الشَّمۡس

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر۲: (i)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii)"گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اللہ ﷻ نے کن بڑی حقیقتوں کی قسم کھائی جن کا انکار ناممکن ہے؟ ۲۔ نبی کریم ﷺ کا اس سورت کے حوالہ سے کیا معمول تھا؟

۳۔ قسم کھا کر کس حقیقت کو سمجھایا گیا ہے؟ ۴۔ نیکی اور بدی کا کیا مفہوم ہے؟

۵۔ انسان کو نیکی اور بدی کا اختیار کیوں دیا گیا؟ ۶۔ نفس کے بارے میں کیا تعلیمات ہیں؟

۷۔ قومِ ثمود کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ ۸۔ قومِ ثمود کا کیا انجام ہوا؟

۹۔ لوگوں کو بُرائی سے نہ روکنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ ۱۰۔ قوموں کے انجام پر اللہ ﷻ کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟

ربط سورت: سورۃ البلد میں نیکی اور بدی کا راستہ واضح کر دینے کا ذکر تھا پھر یہ بھی بتایا گیا کہ اخلاقی بلندی حاصل کرنے کے لئے کن کاموں کو انجام دینا ہو گا۔ یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ کفار کے لئے جہنم کی دھکتی آگ کی سزا ہے۔ اللہ ﷻ نے سورۃ الشمس میں کئی قسمیں فرمانے کے بعد کامیابی اور ناکامی کا معیار بتایا گیا ہے۔ جو نفس کو پاک کرلے وہ کامیاب ہو گا اور جو نفس کی خواہشات کی پیروی میں لگ جائے وہ ناکام ہو گا۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر۱: ا: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: سورج اور اس کی روشنی کی۔

آیت نمبر۲: ا: اللہ ﷻ نے اور کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: چاند کے سورج کے پیچھے آنے کی۔

آیت نمبر۳: ا: اللہ ﷻ نے مزید کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: دن کی جب سورج اس کو روشن کرتا ہے۔

آیت نمبر ۴: ۱: اللہ تعالیٰ نے مزید کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: رات کی جب کہ وہ سورج کو ڈھانپ لیتی ہے۔

آیت نمبر ۵: ۱: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی۔

آیت نمبر ۶: ۱: اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: زمین کی اور اس کو بچھانے والے کی۔

آیت نمبر ۷: ۱: اللہ تعالیٰ نے مزید کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ۱: نفس کی اور اس کی جس نے نفس کو درست کیا۔

آیت نمبر ۸: ۱: اللہ تعالیٰ نے انسان پر کن چیزوں کا الہام فرمایا؟ ۱: بدی و نیکی کی پہچان الہام فرمائی۔

آیت نمبر ۹: ۱: کامیاب کون ہے؟ ۱: جس نے نفس کو پاک کیا۔

آیت نمبر ۱۰: ۱: ناکام کون ہے؟ ۱: جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں آلودہ کیا۔

آیت نمبر ۱۱: ۱: کس قوم کا ذکر ہے؟ ۱: قومِ ثمود کا۔ ۲: قوم ثمود کا ذکر کیوں کیا گیا؟ ۲: عبرت کے لئے ناکام لوگوں کی مثال بیان کی گئی۔

۳: قوم ثمود نے کیوں جھٹلایا؟ ۳: سرکشی کی وجہ سے۔

آیت نمبر ۱۲: ۱: کس کے کھڑے ہونے کا ذکر ہے؟ ۱: قوم ثمود کے ایک سرکش بدنصیب انسان کے۔

آیت نمبر ۱۳: ۱: کس رسول کا ذکر ہے؟ ۱: حضرت صالح علیہ السلام کا۔

۲: انہوں نے اپنی قوم سے کیا فرمایا؟ ۲: اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری کا خیال کرو۔

۳: اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کیوں کہا گیا؟ ۳: اونٹنی قوم کے مطالبہ پر معجزانہ طور پر پہاڑ سے اللہ تعالیٰ نے نکالی تھی۔

آیت نمبر ۱۴: ۱: قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کے احکامات پر کیا کیا؟ ۱: قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔

۲: قوم کا کیا انجام ہوا؟ ۲: اللہ تعالیٰ کے عذاب نے انہیں ہلاک کر دیا۔

آیت نمبر ۱۵: ۱: اللہ تعالیٰ کی کس شان کا بیان کیا گیا ہے؟ ۱: وہ کسی بڑی سے بڑی قوم کو ہلاک کرنے کے نتائج سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی اسے کسی کی طرف سے بدلہ لئے جانے کا خوف ہے۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں کس قوم کا ذکر ہے؟

(الف) قومِ عاد ✓(ب) قومِ ثمود (ج) حضرت لوط علیہ السلام کی قوم

(۲) اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے کس کی روشنی کی قسم فرمائی ہے؟

(الف) دن (ب) چاند ✓(ج) سورج

(۳) اس سورت میں کس چیز کو پاک کرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) جسم ✓(ب) نفس (ج) لباس

(۴) اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو کیا معجزہ عطا فرمایا؟

(الف) سانپ (ب) مچھلی ✓(ج) اُونٹنی

(۵) قومِ ثمود نے اللہ ﷻ کی نشانی (اُونٹنی) کے ساتھ کیا کِیا؟

(الف) محفوظ رکھا ✓(ب) ہلاک کر دیا (ج) قید کر دیا

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں۔

آیت: ۱-سورج اور روشنی

آیت: ۶-زمین

آیت: ۸-برائی اور پرہیز گاری

آیت: ۱۳-اللہ ﷻ کی اونٹنی

آیت: ۱۴-گناہ پر عذاب

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اللہ ﷻ نے ہمارے اندر کس چیز کی پہچان رکھی ہے؟

نیکی اور بُرائی کی پہچان۔

۲- کامیاب انسان کون ہے؟

جس نے اپنا تزکیہ کیا یعنی نیکی کا راستہ اختیار کیا۔

۳- ناکام انسان کون ہے؟

نفس کی پیروی کر کے گناہوں کی زندگی گزارنے والا ناکام ہے۔

۴- اللہ ﷻ نے قومِ ثمود کا قصّہ کیوں بیان کیا؟

تا کہ ہم اُن کے بُرے انجام سے عبرت حاصل کریں۔

۵- حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں؟

اللہ ﷻ کے رسول تھے، قوم ثمود کی طرف آپ علیہ السلام کو بھیجا گیا، اونٹنی بطور معجزہ عطا فرمائی گئی، ان کی قوم کو شرک کی گمراہی اور رسول کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا، ان کی قوم کو زلزلہ کا عذاب دیا گیا۔

عملی سرگرمی:

ا۔ طلبہ کو مختلف گروپوں میں تقسیم کیجیے۔ ہر گروپ اس سورت کے فرداً فرداً سوالات بنائے۔ ان سوالات کو طلبہ آپس میں بدل لیں۔ اب ہر بچہ اپنے پاس موجود سوالات کے جوابات لکھے۔ اس کے بعد یہ جوابات اسی بچہ کے پاس واپس چلے جائیں گے جس نے سوالات لکھے تھے اب یہ بچہ جوابات چیک کرے گا۔

سُوْرَۃُ الَّیْل

طریقۂ تدریس:

سبق نمبر۱: اس سورت کا شانِ نزول، تعارف، قرآنی متن اور ترجمہ درسی کتاب سے پڑھائیں۔

سبق نمبر۲: (i)"علم و عمل کی باتیں" وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھائیں اور مذاکرہ کے ذریعے ان کو ذہن نشین کرائیں۔

(ii)"سمجھیں اور حل کریں" طلبہ کو گھر کے کام (Home Work) کے طور پر دیں تاکہ اُن کی قرآن فہمی کا اندازہ ہو اور بعد میں کمرۂ جماعت (Class) میں خود حل کرائیں۔(تشریحی نکات کے بعد دیئے گئے "مشقوں کے جوابات" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے)

(iii) "گھریلو سرگرمی" کرانے کے لئے طلبہ کے گھر والوں کو پابند کیا جائے۔(کمرۂ جماعت میں مزید سرگرمیاں کرانے کے لئے "مشقوں کے جوابات" کے بعد دی گئی "عملی سرگرمی" سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے)

مقاصدِ مطالعہ:

اس سورت کے اختتام پر طلبہ میں یہ استعداد ہو کہ وہ جانتے ہوں:

۱۔ اللہ ﷻ نے مخالف چیزوں کی قسم فرما کر کیا سمجھایا ہے؟

۲۔ آسان اور مشکل راستے سے کیا مراد ہے؟

۳۔ ان راستوں کے بارے میں کیا احکامات دیئے گئے ہیں؟

۴۔ ان دونوں راستوں کا کیا انجام بتایا گیا ہے؟

۵۔ نیک لوگوں کی کیا صفات ہیں؟

۶۔ بدکاروں کی کیا صفات ہیں؟

۷۔ پاکی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ بتایا گیا ہے؟

۸۔ اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے کیا نیت ہونی چاہیئے؟

ربط سورت: سورۃ الشمس میں کامیابی اور ناکامی کا معیار بیان ہوا ہے نفس کو پاک کرنے والے کامیاب اور نفس کی پیروی اور گناہ کرنے والے ناکام ہوں گے۔ اللہ ﷻ نے سورۃ الّیل کی ابتدا میں تین قسمیں فرمانے کے بعد بتایا کہ اس نے انسان کو مذکر اور مؤنث کی صورت میں پیدا فرمایا ہے، جس طرح جنس کے اعتبار سے انسان مختلف ہیں اسی طرح ان کی کوششیں بھی مختلف اور انجام بھی مختلف ہوں گے۔

آیت بہ آیت تشریحی نکات

آیت نمبر۱: ا: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: رات کی جب کہ وہ چھا جائے۔ ۲: چھا جانے سے کیا مراد ہے؟ ۲: جب رات دن (سورج) کو چھپالے۔

آیت نمبر۲: ا: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

آیت نمبر۳: ا: اللہ ﷻ نے کس چیز کی قسم فرمائی ہے؟ ا: اس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیئے یعنی اللہ ﷻ کی قسم۔

آیت نمبر۴: ا: اللہ ﷻ نے قسم فرما کر کیا بات بیان فرمائی ہے؟ ا: کہ بے شک انسانوں کی کوششیں مختلف ہیں اور یہ بات متضاد کی وضاحت کے ساتھ سمجھائی ہے اندھیرے سے روشنی کی اپنی تاثیر ہوتی ہے۔ دن اور رات ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ دونوں کی اپنی خصوصیات اور نتائج ہیں اسی طرح انسانوں کے اچھے احوال و اعمال کا نتیجہ جنت کی نعمتوں کا حصول اور بُرے اعمال کا نتیجہ دوزخ ہے۔

آیت نمبر۵: ا: نیکی کے راستہ پر چلنے والوں کی صفات کیا ہیں؟ ا: (i) اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا۔ (ii) پرہیز گاری اختیار کرنا۔

آیت نمبر۶: ا: نیکی کے راستہ پر چلنے والوں کی صفات کیا ہیں؟ ا: (iii) اچھائی کی تصدیق کرنا۔

آیت نمبر۷: ا: آسانی کی سہولت سے کیا مراد ہے؟ — ا: نیکی کا راستہ آسان کر دینا۔

آیت نمبر۸: ا: برائی کے راستہ پر چلنے والوں کی علامات کیا ہیں؟ — ا: (i) کنجوسی کرنا (ii) لاپرواہی کرنا۔

آیت نمبر۹: ا: برائی کے راستہ پر چلنے والوں کی علامات کیا ہیں؟ — ا: (iii) اچھائی کو جھٹلانا۔

آیت نمبر۱۰: ا: مشکل کے لئے سہولت دینے سے کیا مراد ہے؟ — ا: برائی کا راستہ آسان کر دینا۔

آیت نمبر۱۱: ا: برائی کے راستہ پر چلنے والوں کا کیا انجام ہو گا؟ — ا: جہنم میں گرائے جائیں گے۔

۲: مال و دولت کی کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟ — ۲: جہنمیوں کو ان کا مال کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

آیت نمبر۱۲: ا: ہدایت کی توفیق دینا کس کے ذمہ ہے؟ ا: اللہ ﷻ کے ذمہ کرم میں۔ ۲: اللہ ﷻ ہدایت کسے دیتا ہے؟ ۲: جو ہدایت کا طلب گار ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱۳: ا: آخرت اور دنیا کس کے اختیار میں ہے؟ — ا: اللہ ﷻ کے۔

آیت نمبر۱۴: ا: اللہ ﷻ نے کس چیز سے ڈرایا ہے؟ — ا: بھڑکتی ہوئی آگ سے۔

آیت نمبر۱۵: ا: بھڑکتی ہوئی آگ میں کون جھونکا جائے گا؟ — ا: بڑا بدنصیب۔

آیت نمبر۱۶: ا: بدنصیب کون ہے؟ — ا: جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

۲: کس کو جھٹلایا اور کس سے منہ پھیرا؟ — ۲: اللہ ﷻ اور رسول کو جھٹلایا اور حق سے منہ پھیرا۔

آیت نمبر۱۷: ا: بھڑکتی ہوئی آگ سے کون محفوظ رکھا جائے گا؟ — ا: تمام متقین جہنم سے بچائے جائیں گے بالخصوص جو بہت زیادہ متقی ہو۔

آیت نمبر۱۸: ا: پرہیز گار بندہ کی کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ — ا: اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے۔

۲: مال اللہ ﷻ کی راہ میں کیوں خرچ کیا جائے؟ — ۲: پاک ہونے کے لئے۔

آیت نمبر۱۹: ا: پرہیز گار بندے کی کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ — ا: وہ صرف اللہ ﷻ کے لئے خرچ کرتا ہے نہ کہ ان پر کسی کا کوئی احسان ہوتا ہے کہ جس کا وہ بدلہ دے۔

آیت نمبر۲۰: ا: پرہیز گار بندے کی کیا صفت بیان ہوئی ہے؟ — ا: وہ صرف اللہ ﷻ کو راضی کرنے کے لئے اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

آیت نمبر۲۱: ا: اللہ ﷻ کی رضا چاہنے والوں کو کیا خوشخبری دی گئی ہے؟ — ا: قیامت کے دن اللہ ﷻ ان کو راضی کر دے گا۔

مشقوں کے جوابات

سمجھیں اور حل کریں

سوال ا: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(ا) اللہ ﷻ نے رات اور دن کے بعد کس کی قسم فرمائی ہے؟

(الف) نیک و بد — ✓(ب) مذکر و مؤنث — (ج) چاند و ستارے

(۲) سورت کے آغاز میں کن کی قسم فرمائی گئی ہے؟

(الف) سورج اور چاند — ✓(ب) دن اور رات — (ج) زمین اور آسمان

(۳) انسانوں کی کوششیں کتنی طرح کی ہوتی ہیں؟

(الف) ایک ہی طرح — (ب) دو طرح — ✓(ج) مختلف طرح

(۴) اللہ ﷻ کن لوگوں کی نیکیاں قبول کرتا ہے؟

(الف) جن کا مقصد شہرت حاصل کرنا ہو (ب) جن کا مقصد لوگوں کی مدد کرنا ہو ✓ (ج) جن کا مقصد اللہ ﷻ کو راضی کرنا ہو

(۵) نفس کو پاک کرنے کا ایک ذریعہ کیا ہے؟

(الف) مال کو بُرا سمجھنا ✓ (ب) اللہ ﷻ کے راستے میں مال خرچ کرنا (ج) دنیا کو بالکل بھول جانا

سوال ۲: نیچے دیئے گئے آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ میں ایک جیسا رنگ بھریں۔

آیت: ۲- روشن دن

آیت: ۸- بخل کرنا

آیت: ۱۰- مشکل راستہ

آیت: ۱۴- بھڑکتی ہوئی آگ

آیت: ۱۵- بڑا بد بخت

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- کن نیک اعمال اور صفات کی بدولت آسانی کی راہیں نصیب ہوتی ہیں؟

اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اچھی بات کی تصدیق کرنا۔

۲- کن بُرے اعمال کی بنا پر تنگی اور مشکلات کی راہوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

کنجوسی کرنا، لاپرواہی برتنا اور اچھی بات کو جھٹلانا۔

۳- بُرائی کے راستہ پر چلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جہنم کی آگ۔

۴- کن لوگوں کو اللہ ﷻ جہنّم کی آگ سے بچائے گا؟

جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، مال خرچ کرتے ہیں اور اپنا تزکیہ کرتے ہیں۔

۵- تزکیہ یعنی پاکیزگی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہے؟

اللہ ﷻ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا، رسول اللہ ﷺ کی مکمل اطاعت واتباع کرنا اور قرآن مجید سے تعلق مضبوط کرنا۔

عملی سرگرمی:

۱۔ اس سورت میں دی گئی چیزوں اور مزید تین جوڑوں کی فہرست بنوائی جاسکتی ہے مثلاً دن اور رات۔

۲۔ سورۃ الیل کی روشنی میں اپنی زندگی پر غور کیجیے اور سوچیے کون سے کام جنت کی شاہراہ پر لے جانے والے ہیں اور کون سے جہنم کی گھاٹی تک پہنچانے والے ہیں۔

اس سرگرمی کی دو متفرق شاہراہوں کی صورت میں منظر کشی کرائی جاسکتی ہے۔

یادداشت

نصاب ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کا تعارف

الحمد للہ ”دی علم فاؤنڈیشن“ ۲۰۱۰ء سے نئی نسل تک قرآنِ حکیم کی تعلیمات کو پہنچانے کا فریضہ بغیر کسی مالی منفعت کے محض رضائے الٰہی کی خاطر سرانجام دے رہا ہے۔اس سلسلے میں ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے نام سے سات حصّوں پر مشتمل ایک جامع نصاب ترتیب دیا گیاہے۔ جس کے پہلے پانچ حصوں میں مکی سورتیں اور آخری دو حصوں میں مدنی سورتیں رکھی گئی ہیں۔ اب تک چھ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ آخری حصہ پر کام جاری ہے۔ یہ نصاب ادارے کی طرف سے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کو بلا ہدیہ فراہم کیا جاتا ہے۔اس نصاب کی موئثر تدریس کے ضمن میں اساتذہ کرام کی معاونت کے لئے مطالعہ قرآنِ حکیم کے ہر حصہ کے ساتھ ”رہنمائے اساتذہ“ کے عنوان سے مفصل تدریسی مواد بھی تیار کیا گیاہے۔ اس نصاب کی تیاری میں علماء کرام، اساتذہ کرام، والدین اور ماہرین تعلیم کی مشاورت اور تجاویز سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ درسی کتاب کی چند نمایاں خصوصیات

• ”پورے قرآنِ مجید“ کا معتبر اور معروف تراجم سے ”عام فہم اور آسان ترجمہ“	• ترجمہ اور عربی متن میں دو رنگوں کا استعمال
• مشکل الفاظ کے معنی	• بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی کا خصوصی خیال
• نوٹس لینے کے لئے سادہ صفحات	• سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا مختصر تعارف اور شان نزول
• انبیاء علیہم السلام کے قصّوں میں معتبر مواد کے ذریعے آسان انداز	• انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّوں میں نقشوں کا استعمال
• ہر سورت اور قصّے کے آخر میں ”علم و عمل کی باتیں“	• فرمانِ نبوی ﷺ، کیا آپ جانتے ہیں؟ معلوم کیجیے، سوچیے کے عنوانات سے معلومات
• ہر سبق سے متعلق ”سمجھیں اور حل کریں“ کے عنوان سے دلچسپ مشقیں	• عملی مشق کرانے کے لئے ”گھریلو سرگرمی“
• مسلکی اختلافات سے گریز	• ۷۰ سے زائد معروف تراجم اور تفاسیر سے استفادہ

تربیت اساتذہ کے لئے معاون تدریسی مواد

• تدریسی ہدایات (تحریری اور ویڈیو کی صورت میں)	• عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQ's) (تحریری اور اور ویڈیو کی صورت میں)
• Demo Class کی ویڈیو	• ماڈل پیپرز
• حصہ وار رہنمائے اساتذہ	• تربیتی ورکشاپ

رہنمائے اساتذہ کی نمایاں خصوصیات

• اسباق کی منصوبہ بندی	• ماہانہ جائزہ فارم
• طریقہ تدریس برائے اسباق	• مقاصد مطالعہ
• ربط سورت	• قرآن حکیم کے عملی پہلو
• شانِ نزول	• آیت بہ آیت سوالاً جواباً تشریحی نکات
• آیات قرآنی اور احادیث کے حوالہ جات	• علمی سائنسی حقائق پر مشتمل نوٹ
• عملی سرگرمیاں اور مشقوں کے جوابات	• مفید ویڈیوز اور معلومات کے ویب لنکس

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے اہم اعزازات

ا۔ الحمدللہ اس نصاب کے بارے میں تمام مکاتب فکر کے معروف علمائے کرام، ماہرینِ تعلیم اور معروف تعلیم اداروں کے تاثرات اور کلماتِ تحسین موصول ہوئے ہیں۔

۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی وزارت تعلیم نے اس نصاب کی تحسین فرمائی ہے۔

۳۔ حال ہی میں وفاقی سطح پر بنائی گئی تمام مکاتبِ فکر پر مشتمل کمیٹی "اتحاد تنظیمات المدارس" نے بھی اس نصاب کے پہلے پانچ حصوں پر اتفاقِ رائے کر لیا ہے۔

۴۔ اس نصاب کے حصہ اوّل و دوم کا سندھی زبان میں اور حصہ اوّل کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی حالیہ پیش رفت

سرکاری اسکولز (کل اسکولوں کی تعداد: 6,290 کل طلباو طالبات کی تعداد: 1,301,288)

- ❖ ضلع بہاولپور کے تمام 527 سرکاری اسکولز: 98,961 طلباء وطالبات
- ❖ وفاقی حکومت کے تحت اسلام آباد کے 220 اسکولز: 93,741 طلباء وطالبات
- ❖ خیبر پختونخوا کے تمام 5,543 سرکاری اسکولز: 1,108,586 طلباء وطالبات

نجی اسکولز (کل اسکولوں کی تعداد: 3,338 کل طلباو طالبات کی تعداد: 532,308)

- ❖ **کل طلباو طالبات کی تعداد تقریباً: 1,833,596**
- ❖ **کل اسکولوں کی تعداد تقریباً: 9,628**
- ❖ **۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۹ء تک کل شائع شدہ کتب کی تعداد تقریباً: 3,000,000**

نمایاں تعلیمی ادارے

دی سٹیزن فاؤنڈیشن (TCF)	پاکستان فضائیہ	پاکستان نیوی اور بحریہ فاؤنڈیشن	پرائیویٹ اسکولز نیٹ ورک اسلام آباد (PSN)
تعمیر ملت فاؤنڈیشن	دار ارقم اسکولز	الھدیٰ شعور اسکولز	ایس پی ایس اسکولز
پنجاب ایجوکیشنل نٹ ورک	اقرأ اسکولز سسٹم	حرا اسکولز سسٹم	پروگریسو ایجوکیشنل نیٹ ورک

”مطالعہ ٔقرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل بمع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) | **سورتیں: ۱۲، قصص: ۸** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد**

قصص: حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ہود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الصّٰفّٰت) ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَةُ الْفَاتِحَة، سُوْرَةُ الصّٰفّٰت، سُوْرَةُ الْفِيل، سُوْرَةُ قُرَيْش، سُوْرَةُ الْمَاعُوْن، سُوْرَةُ الْكَوْثَر، سُوْرَةُ الْكَافِرُوْن، سُوْرَةُ النَّصْر، سُوْرَةُ اللَّهَب، سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، سُوْرَةُ النَّاس

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) | **سورتیں: ۲۷، قصص: ۵** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد**

قصص: حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل ومکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَةُ النَّبَا، سُوْرَةُ النّٰزِعٰت، سُوْرَةُ عَبَس، سُوْرَةُ التَّكْوِيْر، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن، سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَةُ الْبُرُوْج، سُوْرَةُ الطَّارِق، سُوْرَةُ الْاَعْلٰى، سُوْرَةُ الْغَاشِيَة، سُوْرَةُ الْفَجر، سُوْرَةُ الْبَلَد، سُوْرَةُ الشَّمْس، سُوْرَةُ الَّيْل، سُوْرَةُ الضُّحٰى، سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَةُ التِّيْن، سُوْرَةُ الْعَلَق، سُوْرَةُ الْقَدْر، سُوْرَةُ الْبَيِّنَة، سُوْرَةُ الزِّلْزَال، سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت، سُوْرَةُ الْقَارِعَة، سُوْرَةُ التَّكَاثُر، سُوْرَةُ الْعَصْر، سُوْرَةُ الْهُمَزَة

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) | **سورتیں: ۲۲، قصص: ۲** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد**

قصص: شمائل النبی ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَةُ يُوْسُف، سُوْرَةُ الزُّخْرُف، سُوْرَةُ الدُّخَان، سُوْرَةُ الْجَاثِيَة، سُوْرَةُ قٓ، سُوْرَةُ الذّٰرِيَات، سُوْرَةُ الطُّوْر، سُوْرَةُ النَّجم، سُوْرَةُ الْقَمَر، سُوْرَةُ الرَّحْمٰن، سُوْرَةُ الْوَاقِعَة، سُوْرَةُ الْمُلْك، سُوْرَةُ الْقَلَم، سُوْرَةُ الْحَاقَّة، سُوْرَةُ الْمَعَارِج، سُوْرَةُ نُوْح، سُوْرَةُ الْجِنّ، سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَةُ الْقِيَامَة، سُوْرَةُ الدَّهْر، سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) | **سورتیں: ۱۷، قصص: ۵** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد**

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۂ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَةُ مَرْيَم، سُوْرَةُ طٰهٰ، سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، سُوْرَةُ الْحَجّ، سُوْرَةُ الْفُرْقَان، سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، سُوْرَةُ النَّمْل، سُوْرَةُ الْقَصَص، سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت، سُوْرَةُ الرُّوْم، سُوْرَةُ لُقْمٰن، سُوْرَةُ السَّجْدَة، سُوْرَةُ سَبَا، سُوْرَةُ فَاطِر، سُوْرَةُ يٰسٓ، سُوْرَةُ صٓ، سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) | **سورتیں: ۱۵، قصص: ۷** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد**

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعہ ٔمعراج، تاریخِ بنی اسرائیل (سورۂ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَةُ الْاَنْعَام، سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، سُوْرَةُ يُوْنُس، سُوْرَةُ هُوْد، سُوْرَةُ الرَّعْد، سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْم، سُوْرَةُ الْحِجْر، سُوْرَةُ النَّحْل، سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل، سُوْرَةُ الْكَهْف، سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَةُ الزُّمَر، سُوْرَةُ الْمُؤْمِن، سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة، سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) | **سورتیں: ۴، قصص: ۳** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد**

قصص: غزوہ احد (سورۂ آل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَةُ الْبَقَرَة، سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَةُ الْاَنْفَال، سُوْرَةُ التَّوْبَة

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) | **سورتیں: ۱۷، قصص: ۵** | **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد**

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل، (سورۃ المائدہ)، واقعہ افک (سورۃ النور)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَةُ النِّسَآء، سُوْرَةُ الْمَآئِدَة، سُوْرَةُ النُّوْر، سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، سُوْرَةُ مُحَمَّد، سُوْرَةُ الْفَتْح، سُوْرَةُ الْحُجُرَات، سُوْرَةُ الْحَدِيْد، سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة، سُوْرَةُ الْحَشْر، سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة، سُوْرَةُ الصَّف، سُوْرَةُ الْجُمُعَه، سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن، سُوْرَةُ التَّغَابُن، سُوْرَةُ الطَّلَاق، سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے نصاب کے حصول کا طریقہ کار

۱۔ الحمدللہ ”مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات“ کا نصاب مع معاون تدریسی مواد (رہنمائے اساتذہ، FAQs، DVD وغیرہ) بلامعاوضہ فراہم کیا جاتا ہے۔

۲۔ اس نصاب کے حصول کے لئے براہ راست ”دی علم فاؤنڈیشن“ ہی سے رابطہ کیا جائے۔

۳۔ یہ نصاب صرف تعلیمی اداروں (اسکولز اور مدارس وغیرہ) کو ہی تدریس کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

۴۔ فی الحال یہ نصاب انفرادی طور پر فراہم نہیں کیا جاتا اور نہ ہی قیمتاً دستیاب ہے۔

۵۔ انفرادی طور پر اس نصاب سے استفادہ کے لئے تمام سافٹ فائلز پر مشتمل DVD بلامعاوضہ فراہم کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ”دی علم فاؤنڈیشن“ کی ویب سائٹ سے بھی اسے ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت موجود ہے۔

۶۔ نصاب کے حصول کے لئے ادارہ کے سربراہ کو ”دی علم فاؤنڈیشن“ کی طرف سے فراہم کردہ درخواست فارم پُر کر کے ادارہ کے لیٹر ہیڈ پر اس نصاب کے بارے میں اپنے تاثرات کے ساتھ بھیجنا ہوگا۔

۷۔ اگر کوئی صاحب کسی ادارہ میں اس نصاب کو متعارف کرانا چاہیں تو وہ بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ ”دی علم فاؤنڈیشن“ کی طرف سے نمونہ (Sample) ان کے حوالہ سے اس ادارہ کو بھیج دیا جائے گا۔

۸۔ نصاب کے حصول کے بعد ادارہ کے لئے ماہانہ جائزہ فارم پُر کر کے بھیجنا لازمی ہوتا ہے تاکہ نصاب کی تدریس کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا رہے اور مشاورت کا عمل جاری رکھا جاسکے۔

۹۔ یہ نصاب اخبارات، رسائل وجرائد میں تبصرہ، نیز علماء کرام اور اہل علم حضرات کو نظر ثانی وتاثرات کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

۱۰۔ فی الحال یہ نصاب ”دی علم فاؤنڈیشن“ کے دفتر سے فراہم کیا جاتا ہے۔ مارکیٹ یا کسی اور جگہ دستیاب نہیں ہے۔

یہ نصاب دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کارِ خیر میں صدقۂ جاریہ کے طور پر ہر ممکنہ تعاون کرنے کے لئے ادارے سے براہِ راست رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ البتہ کسی بھی نمائندہ کو خود سے کوئی عطیہ (Donation) نہ دیا جائے۔ جزاک اللہ خیراً

اہم ہدایات برائے فراہمی نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات"

ا۔ اس نصاب کے بارے میں پرنسپل کے تاثرات ادارہ کے لیٹر ہیڈ پر اس درخواست فارم کے ساتھ منسلک کر کے فراہم کرنے ہوں گے۔ درخواست فارم کے ساتھ طلبہ کے موجود حاضری رجسٹر کی فوٹو کاپی ارسال کریں۔ یہ فارم بذریعہ ای میل (info@tif.edu.pk/tif1430@gmail.com) واٹس ایپ (0335-3399929) یا ڈاک بھیجا جاسکتا ہے۔

۲۔ اس نصاب کی درسی کتاب، رہنمائے اساتذہ میں دی گئی تدریسی ہدایات اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات کا اچھی طرح مطالعہ اور DVD سے استفادہ کر کے اطمینان حاصل کر لیجیے۔

۳۔ اس بات کی ضرور تسلی کر لیجیے کہ اساتذہ کرام نے بھی یہ نصاب دیکھا ہے اور وہ بھی اس سے مطمئن ہیں۔ مزید براں اس سلسلہ میں طلبہ کے والدین کو بھی اعتماد میں لینا ضروری ہے۔

۴۔ دیگر مضامین کی طرح "مطالعۂ قرآن حکیم" کا بھی باقاعدہ امتحان لیا جائے۔ جس کے لئے ادارے کی طرف سے تیار کیے گئے ماڈل پیپر سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ ہر ماہ رہنمائے اساتذہ میں دیا گیا "نصاب کا جائزہ فارم" بھی پُر کر کے دی علم فاؤنڈیشن کو بذریعہ ای میل، واٹس ایپ، یا ڈاک روانہ کرنا ہو گا۔

۶۔ فارم موصول ہونے کے بعد دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے اطلاع دے دی جاتی ہے۔ البتہ فارم بھیجنے کے بعد دس دن میں تصدیقی فون نہ آنے کی صورت میں دی علم فاؤنڈیشن سے خود رابطہ کر کے فارم کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ادارے کی طرف سے فارم کے تصدیق کی اطلاع کے بعد فارم قابل قبول ہو گا۔

۷۔ پرنسپل، متعلقہ استاذ، ایڈریس اور موبائل نمبرز کی تبدیلی کی صورت میں دی علم فاؤنڈیشن کو فوراً آگاہ کرنا لازمی ہو گا۔

۸۔ دورانِ تدریس وقتاً فوقتاً (کم از کم تین ماہ میں ایک مرتبہ) نصاب کے متعلق اپنے تاثرات (Feedback) ضرور دینا ہوں گے تاکہ کسی مرحلہ پر اگر مزید بہتری کے حوالے سے رہنمائی درکار ہو تو فراہم کی جاسکے۔

۹۔ ایک سے زائد کیمپس کی صورت میں ہر کیمپس کے لئے الگ درخواست فارم پُر کر کے بھیجنا ہو گا۔ تاہم ایسی صورت میں دی علم فاؤنڈیشن کے ساتھ تمام معاملات میں ہیڈ آفس ہی رابطہ کرے گا۔

۱۰۔ یہ نصاب صرف تعلیمی سال کے آغاز میں ہی فراہم کیا جائے گا۔ نیز کتابوں کی فراہمی مطلوبہ تعداد موصول ہونے اور فارم کی تصدیق کے بعد کم از کم پنتالیس (۴۵) دنوں کے دوران ہی ممکن ہو سکے گی۔

نوٹ: اگر آپ کو درج بالا ہدایات اور درخواست فارم میں سے کسی بات کی مزید وضاحت درکار ہو تو رابطہ کر کے مکمل اطمینان ضرور حاصل کر لیجیے۔

تصدیق نامہ:

میں ____________ تصدیق کرتا / کرتی ہوں کہ میں نے درج بالا ہدایت کو بغور پڑھ لیا ہے اور میں اس بات کی یقین دہانی کراتا / کراتی ہوں کہ درج بالا باتوں سے مکمل اتفاق ہے نیز ان پر ضرور عمل درآمد کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

دستخط پرنسپل: ____________ مہر و تاریخ: ____________

دی علم فاؤنڈیشن (TIF)

نوٹ: فارم ہر طرح سے مکمل پُر کریں۔
نامکمل فارم ناقابل قبول سمجھا جائے گا۔
نیز پشت پر دی گئی ہدایات ضرور پڑھ لیں۔

درخواست فارم برائے فراہمی نصاب مطالعۂ قرآنِ حکیم

ادارہ کا نام:____________________

پرنسپل کا نام:__________ موبائل نمبر:__________ ای میل:__________

ادارہ کا پتہ:____________________

فون نمبر (اسکول):__________ ادارہ کا ای میل:__________

تعلیمی سال کا آغاز (مہینے کا نام):__________ مطالعۂ قرآنِ حکیم پڑھانے والے اساتذہ کی تعداد:__________

(۱) مطالعۂ قرآنِ حکیم پڑھانے والے معلم / معلمہ کا نام:__________ موبائل نمبر:__________

(۲) مطالعۂ قرآنِ حکیم پڑھانے والے معلم / معلمہ کا نام:__________ موبائل نمبر:__________

ادارہ کی نوعیت کیا ہے؟ اسکول: ☐ کالج: ☐ یونیورسٹی: ☐ مدرسہ: ☐ ٹیکنکل سینٹر: ☐ اسٹڈی گروپ: ☐

ادارہ میں رائج تعلیمی نظام: میٹرک: ☐ کیمبرج: ☐ حفظ و ناظرہ: ☐ حفظ مع عصری تعلیم: ☐ درس نظامی: ☐

مطالعۂ قرآنِ حکیم کا کون سا ایڈیشن درکار ہے۔ اردو: ☐ انگریزی: ☐ سندھی: ☐

حصہ اوّل	حصہ دوم	حصہ سوم	حصہ چہارم	حصہ پنجم	حصہ ششم	حصہ ہفتم		کل تعداد/TOTAL
III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X	

مطالعۂ قرآنِ حکیم کا تعارف کیسے حاصل ہوا: ۱۔ بروشر: ☐ ۲۔ فیس بک: ☐ ۳۔ ویب سائٹ: ☐ ۴۔ انٹرنیٹ: ☐

۵۔ دیگر کوئی ذریعہ:____________________

دستخط پرنسپل:__________ مہر و تاریخ:__________

دفتری استعمال برائے دی علم فاؤنڈیشن:

تاریخ فارم وصول:__________ تصدیقی دستخط:__________ اسکول آئی ڈی:__________ دستخط ڈپٹی ہیڈ__________

- 3/63, Block-3, D.M.C.H. Society, Karachi-74800, (Pakistan)
- Phone :(+92-21) 3430 4450 – 51, 0335-3399929 (Whatsapp) • Facebook: /tif.quranproject
- Website: www.tif.edu.pk • Email: info@tif.edu.pk / tif1430@gmail.com